اذکار المسلم

صحیح اور ضعیف احادیث کے امتیاز کے ساتھ

وقال ربکم ادعونی استجب لکم

مرتب
طاہر عثمان بادوزئی
ایم ایس سی۔ ریاضی

تحقیق
فاروق رفیع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔
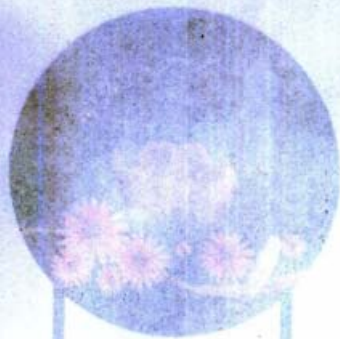
اذکار المسلم

صحیح اور ضعیف کے امتیاز کے ساتھ

نام کتاب

اذکار المسلم

مصنف: ____ طاہر عثمان بادوزئی (ایم ایس سی۔ ریاضی)

تحقیق: ____ فاروق رفیع

سن اشاعت: ____ نومبر 2013ء

تعداد اشاعت: ____ 1000 تعداد

ڈیزائننگ: ____ کرسٹل آرٹ لاہور 2-0323-7471861

پرنٹنگ: ____ کلر میجک پرنٹرز لاہور 03200-600031

دارالاصلاح

100 ے، ماڈل ٹاؤن لاہور 031/032/033/034/22777705

فہرست مضامین

معزز قارئین !السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

شریعت اسلامیہ میں عبادات اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان مناجات کا نام ہے اور بندے کا اپنے خالق سے قلبی تعلق کا اظہار ہے۔ایک مسلمان جب اپنی غمی، خوشی اور زندگی کے ہر معاملات میں اللہ سے راہنمائی حاصل کرتا ہے تو اس کا یہ تعلق اس کے رب سے اور بھی گہرا ہو جاتا ہے۔عبادات کا ایک حصہ ان دعاؤں پر مشتمل ہے جو ایک مسلمان چوبیس گھنٹوں میں شارع ﷺ کی دی ہوئی راہنمائی کے مطابق بجالاتا ہے۔اور یقیناً مؤمن کے لیے سب سے بہترین ہتھیار دعا ہی ہے جس کے توسل سے وہ اپنے رب کو منالیتا ہے اور اپنی دنیا و آخرت کی تمام مشکلات سے نجات پاتا ہے۔

آپ کے ہاتھوں میں موجود کتاب انہی دعاؤں پر مشتمل ہے، اس کی انفرادیت یہ ہے کہ آج تک چھپنے والی کتب کو اس مجموعہ میں سمیٹنے کی کوشش کی گئی ہے اور ان تمام احادیث کی تخریج و تحقیق کا حتی المقدور اہتمام کیا گیا ہے۔

جس کے لیے صحیح اور ضعیف احادیث کی پہچان کی خاطر صحیح اور ضعیف احادیث کو الگ الگ رنگوں سے ممیّز کیا گیا ہے۔تاکہ قارئین باآسانی ان احادیث کی اسناد میں فرق کر سکیں۔زیر مطالعہ کتاب میں صحیح احادیث کے حکم کو سبز رنگ اور ضعیف احادیث کے حکم کو سرخ رنگ دیا گیا ہے۔علاوہ ازیں حسن لذاتہٖ روایات کے ساتھ راویوں کے

نام بھی سبز رنگ کے ساتھ تحریر ہیں۔ اسی طرح ضعیف روایات کے حکم کو سرخ رنگ دیا گیا ہے۔ نیز وجہ ضعف کی شناخت کے لیے رواۃ بمع وجہ ضعف سرخ رنگ میں لکھے گئے ہیں۔

یاد رہے! صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی تمام روایات بالاجماع صحیح ہیں لہذا ان کے حکم پر صحیح لکھنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ روایات کی تحقیق محدثین کے مسلّمہ اصولوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کی گئی ہے۔ بشری تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اگر کسی اہل علم کو اس مجموعہ حدیث کے کسی حکم پر کوئی اعتراض ہو تو وہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ کسی سقم کی صورت میں تصحیح شکریہ کے ساتھ کر دی جائے گی۔

جن احادیث پر شیخ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تائید تھی اس کو بھی درج کر دیا گیا ہے۔ جن پر ان کی تائید نہیں تو اس کا مطلب یہ ہو گا اس حکم پر ان کی مخالفت ہے یا ان احادیث پر حکم موجود ہی نہیں۔

آپ اس مجموعہ حدیث کو پڑھتے ہوئے ضرور نوٹ کریں گے کہ ہم نے کسی مجموعہ حدیث کے حوالہ کی بجائے اصل کتاب کی طرف رجوع کیا ہے۔ سوائے ایک دو احادیث کے کیونکہ ان کی اصل کتب میسر نہیں ہو سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ کہیں حدیث نمبر یا صفحہ نمبر کا فرق محسوس ہو تو مختلف مکتبہ جات کی مطبوعات کے صفحات کو بھی پیش نظر رکھتے ہوئے مطلع فرمائیں۔

اس مجموعہ میں قرآنی دعائیں شامل نہیں کی گئیں کیونکہ وہ اس کتاب کی غرض وغایت میں شامل نہیں تھیں۔ ان شاء اللہ اس کتاب کے بعد صحیح احادیث اور قرآنی دعاؤں پر مشتمل کتاب صحیح اذکار المسلم جلد شائع ہو گی۔ اور علاوہ ازیں دعاؤں اور اذکار پر مشتمل ایک پاکٹ سائز کتاب "مختصر صحیح اذکار المسلم" بھی جلد منظر عام پر آنے والی ہے۔

جسے یاد کرنا عام لوگوں کے لیے بہت آسان ہو گا ان شاء اللہ۔

اس کتاب میں درج ذیل طبع شدہ کتابوں کو مکمل طور پر شامل کیا گیا ہے:

پیارے رسول کی پیاری دعائیں	محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی	المکتبۃ السلفیہ لاہور
حصن المسلم	سعید بن علی القحطانی	مؤسسہ الجریسی للتوزیع والإعلان
		دارالسلام لاہور
		مکتبہ قدوسیہ لاہور
		دارالاندلس لاہور
		مکتبہ اسلامیہ لاہور
		دارالفکر الاسلامی
		ترجمان الحدیث پبلیکیشنز لاہور
حرز المؤمن	ارشاد الحق اثری	ادارۃ العلوم الاثریہ
نماز کی مسنون دعائیں	بدیع الدین شاہ راشدی	جمعیت اہل حدیث سندھ
الکلم الطیب	شیخ الاسلام ابن تیمیہ	المکتب الاسلامی بیروت
الدعا المستجاب	عبداللہ بن احمد العلاف	دار الطرفین، الطائف

آپ کی تجاویز و تعاون کا طلبگار

دارالاصلاح

۱۰۰ اے جے ماڈل ٹاؤن لاہور

وجہ تالیف

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے ہیں جو تمام کائنات کا تنہا خالق و مالک اور مدبر ہے۔ اور صلاۃ و سلام ہو اس کے بندے اور آخری رسول محمد ﷺ پر جنہوں نے انسانیت کو صحیح راہ بتلائی۔

اللہ سے مانگنا ہی دراصل عبادت ہے اور اللہ سے کیسے مانگا جائے؟ یہ سوال ایسا ہے کہ جس کا جواب محمد عربی ﷺ کی سیرت طیبہ سے باآسانی تلاش کیا جاسکتا ہے۔

کتب احادیث محمد رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں سے بھری پڑی ہیں مگر سوائے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے تمام احادیث کی کتب میں صحیح ضعیف اور موضوع روایات مل جاتی ہیں۔ دعاؤں پر لکھی گئی بے شمار کتب موجود ہیں اور ان میں ایسی بھی ہیں جن میں ضعیف و موضوع روایات کی بھرمار ہے۔ اللہ تعالی جزائے خیر دے ان مکتبات کو جنہوں نے تخریج و تحقیق کے ساتھ ان روایات کی تطہیر کا اہتمام کیا اور ان علماء کو جنہوں نے اپنی بساط کے مطابق صحیح و ضعیف میں امتیاز کی نشاندہی کی۔ اور محقق ادارے آج بھی انہیں شائع کر رہے ہیں۔ زیر نظر کتاب میں ان تمام کتب کو یکجا کرنے، دوبارہ تمام احادیث کے تحقیق کے لیے مراجع کیا گیا ہے جس کے دوران بہت سی روایات کا حکم جو پہلے سے متداول تھا بدل گیا ہے۔ اس مجموعہ میں حصن المسلم، دعوات المسلمین، پیارے رسول کی پیاری دعائیں جو کہ عامۃ الناس میں مقبول ہیں، خاص طور ان کی روایات کا مراجع کیا گیا۔ جس کے بعد معلوم ہوا کہ پیارے رسول کی

پیاری دعائیں میں نصف، حصن المسلم میں پچاس سے زیادہ اور دعوات المسلمین میں بہت سی روایات کو غیر مستند پایا گیا۔ اللہ تعالی ان محققین کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے اپنی بساط کے مطابق روایات کی تحقیق کا بڑا حصہ ادا کر دیا جو ان سے رہ گیا عند اللہ ماجور رہیں۔ ان شاء اللہ

اللہ نے ہمیں موقع دیا کہ اس مجموعہ کا مراجع کیا گیا اور ضعیف اور صحیح روایات کو الگ الگ رنگ کیا گیا ہے اور اس کتاب کی ترتیب کا اصل محرک یہ جذبہ تھا کہ عامۃ الناس کے لیے ایسا دعاؤں کا مجموعہ تیار کیا جائے جو مشتبہ روایات سے پاک ہو۔

کتاب کے صفحہ قرطاس پر آنے میں تاخیر کی وجہ اچھے مخرج اور محقق کا نہ ملنا تھا کیوں کہ شیخ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق پر اعتراضات سامنے آئے اور ان اعتراضات کرنے والوں کی تحقیق پر بھی اعتراض سامنے آئے۔ لہٰذا ایسا محقق اور مخرج درکار تھا جو بغیر کسی سے متاثر ہوئے اسماء الرجال کے معیار پر حدیث کی تحقیق کرتا۔ اور وہ محقق (فاروق رفیع حفظہ اللہ کی شکل میں) اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے ایک سال پہلے مل گیا۔ اس کتاب پر تحقیق ہوئی اور تکمیل کے بعد چچی جان (بیوہ محمد خان رحمۃ اللہ علیہ) نے ایک کتاب "الدعا المستجاب" اور ایک پرنٹڈ کاغذ "ادعیہ الرئاسۃ العامۃ لإدارات البحوث العلمیۃ والإفتاء والدعوۃ والإرشاد" دیا کہ اس میں سے بھی صحیح اور ضعیف احادیث کو الگ کر کے شامل کروں۔ لہٰذا ان کے حکم کی تعمیل کر کے کتاب نئے سرے سے ترتیب دی۔ ابھی یہ سلسلہ مکمل ہی ہوا تھا کہ حافظ عبد المنان جو کہ استاذ محترم پروفیسر حافظ محمد عبد اللہ بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ کے منجھلے بیٹے ہیں، نے بتایا کہ ابو جان تہجد کے وقت "الترغیب والترہیب (أدعیہ مأثورۃ)" میں موجود دعائیں پڑھا کرتے تھے۔ لہٰذا وہ دعائیں بھی اس میں شامل کر لی گئیں۔

تمام احباب سے درخواست ہے کہ اس کتاب میں کسی قسم کا نقص پائیں خواہ وہ تحقیق کے حوالے سے، ترجمہ کے حوالے سے ہو یا حوالہ جات کے حوالے سے ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں، ان شاء اللہ اس کی اصلاح کی جائے گی۔

ان شاء اللہ آئندہ مزید کتب بھی اس کتاب میں شامل ہوں گی اور کوشش ہو گی کہ دعاؤں کی تمام مطبوعہ کتب کو اس میں شامل کیا جائے۔ تاکہ قارئین کو جب بھی کسی دعا کی صحت کا پتہ کرنا ہو اس کتاب سے رجوع کر سکیں۔ اور نبی ﷺ کی صحیح احادیث کی ترویج ہو سکے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنے ہاں شرف قبولیت سے نوازے اور اسے عوام و خاص میں تلقی بالقبول عطا فرمائے اور اس کتاب کے تمام معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے، خاص طور پر عزیزم ساجد الرحمن زاہد بن مولانا عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ جنہیں ڈاکوؤں نے کچھ عرصہ قبل شہید (ان شاء اللہ) کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی تمام خطائیں معاف فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی تمام مساعی جمیلہ کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

طاہر عثمان خان

سرائے سدھو تحصیل کبیر والا ضلع خانیوال

ذکر کے فضائل:

1۔ حضرت ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ جیسی ہے۔

صحیح: صحیح بخاری: ۶۴۰۷

2۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جو تمہارے تمام اعمال سے بہتر ہو، تمہارے مالک کو سب سے زیادہ پسند ہو، تمہارے اعمال کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا ہو، تمہارے لئے سونا چاندی خرچ کرنے سے زیادہ بہتر ہو اور اس عمل سے بھی زیادہ بہتر ہے کہ تم اپنے دشمنوں سے لڑو پھر تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور بتایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر۔

حسن: مسند احمد: ۵/ ۱۹۵، جامع ترمذی: ۳۳۷۷، سنن ابن ماجہ: ۳۷۹۰، مستدرک حاکم: ۱/ ۴۹۶۔

عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند صدوق راوی ہے اور باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (جامع ترمذی)

3۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں، جو وہ میرے ساتھ رکھتا ہے اور جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، چنانچہ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر (فرشتوں کی) مجلس میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں، اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔

صحیح: صحیح بخاری: ۷۴۰۵، صحیح مسلم: ۲۶۷۵، جامع ترمذی: ۳۶۰۳

۴۔ حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اسلام کے احکام مجھ پر بہت زیادہ ہیں۔ سو مجھے آپ ﷺ ایسا عمل بتلائیے جسے میں مضبوطی سے تھام لوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری زبان ہمیشہ اللہ کی یاد سے تر رہے۔

صحیح: جامع ترمذی: ۳۳۷۵، سنن ابن ماجہ: ۳۷۹۳، مسند احمد: ۴/ ۱۹۰

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (جامع ترمذی)

5۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن سے ایک حرف پڑھا اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے، میں نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

حسن: جامع ترمذی: ۲۹۱۰، سنن دارمی: ۳۳۱۱، ضحاک بن عثمان ابو عثمان المدنی

صدوق راوی ہے (تہذیب التھذیب: ۵/۳۲٦، میزان الاعتدال: ۴/۳۴۴)

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (جامع ترمذی)

6۔ عبد اللہ بن عمرو (بن العاص) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کے قاری سے کہا جائے گا: قرآن کی تلاوت کیجیے اور (اخروی منازل) چڑھتے جائیے اور قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھیے جیسے دنیا میں ترتیل سے تلاوت کیا کرتے تھے۔ بلاشبہ تیری منزل قرآن کی آخری آیت کے پاس ہے جو تو تلاوت کرے گا۔

حسن: مسند احمد: 2/192، سنن ابوداود: 1464، جامع ترمذی: 2914 عاصم بن بہدلہ صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن کہا ہے (الصحیحہ: 2240)

7۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جب کہ ہم صفہ میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ وہ ہر صبح وادی بطحان یا عقیق جائے اور بڑے کوہان والی دو اونٹنیاں بغیر گناہ اور حق تلفی کے لائے۔ ہم نے عرض کیا: ہم سب پسند کرتے ہیں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو کیوں نہیں تم میں سے کوئی مسجد میں جاتا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے دو آیتیں سیکھے یا تلاوت کرے، یہ (دو آیتیں سیکھنا یا تلاوت کرنا) اس کے لئے دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور تین آیات تین اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور چار آیات چار اونٹنیوں سے بہتر ہیں، جتنی آیتیں ہوں اتنی ہی اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

صحیح: صحیح مسلم: ۸۰۳، سنن ابوداؤد: ۱۴۵٦، صحیح ابن حبان: ۱۱۵

8۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی

مجلس میں بیٹھا اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو وہ مجلس اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے لیے نقصان کا باعث ہو گی اور جو کوئی بستر پر لیٹا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو یہ (کوتاہی) اس کے لیے باعث ہلاکت ہو گی۔

ضعیف: سنن ابوداود: ۴۸۵۶ ، السنن الکبری للنسائی: ۶/ ۱۰۷، محمد بن عجلان کی تدلیس ہے۔ صحیح ابن حبان: ۸۵۳ ، ولید بن مسلم کی تدلیس ہے

9۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں پھر اس میں اللہ کا ذکر کیے بغیر مجلس برخاست کر دیں تو یہ مجلس روزِ قیامت ان کے لیے انتہائی افسوس کا باعث ہو گی۔

حسن: مسند احمد: ۲ / ۴۹۵۔ سہیل بن ابی صالح صدوق راوی ہے۔

10۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھیں جس میں اللہ کا ذکر کریں نہ اپنے نبی ﷺ پر درود بھیجیں تو وہ مجلس (قیامت کے دن) ان کے لیے باعث حسرت ہو گی۔ پھر اگر اللہ چاہے گا تو انہیں سزا دے گا اور اگر چاہے گا تو معاف کر دے گا۔

حسن: عمل الیوم واللیلہ لابن السنی: 450۔ عمارہ بن غزیہ صدوق راوی ہے۔

11۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگ کسی ایسی مجلس سے اٹھیں جس میں انہوں نے اللہ کا ذکر نہ کیا ہو تو گویا وہ گدھے کی لاش سے اٹھے ہیں اور یہ مجلس ان کے لیے حسرت کا باعث ہو گی۔

حسن: سنن ابو داود: ۴۸۵۵ ، مسند احمد: ۳ / ۳۸۹ ، مستدرک حاکم: ۱ / ۴۹۲۔ سہیل بن ابی صالح صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ: 77)

12۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مفردون سبقت لے گئے۔ لوگوں نے عرض کیا: مفردون کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور کثرت سے ذکر کرنے والی عورتیں۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۶۷۶، صحیح ابن حبان: ۸۵۸

13۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: شیطان انسان کے دل کے ساتھ لگا رہتا ہے، جب وہ ذکر کرتا ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب دل (ذکر سے) غافل ہوتا ہے تو وہ وسوسہ ڈالتا ہے۔

صحیح: مصنف ابن ابی شیبہ :35919

اذکار کے اوقات

14۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ صبح نماز سے سورج طلوع ہونے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں مجھے ان کے ساتھ بیٹھنا اولاد اسماعیل علیہ السلام سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے اور جو لوگ نماز عصر سے مغرب تک اللہ کا ذکر کریں مجھے ان کے ساتھ بیٹھنا چار غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

ضعیف: سنن ابو داود: ۳۶۶۷، طبرانی کبیر: ۷۹۳۸، قتادہ بن دعامہ کی تدلیس ہے

شام کے آداب

15۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کا اندھیرا شروع ہونے پر یا رات شروع ہونے پر اپنے بچوں کو اپنے پاس (گھر میں) روک لو، کیونکہ شیاطین اس وقت پھیلتے ہیں، پھر عشاء کے وقت میں سے ایک گھڑی

گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو، پھر بسم اللہ کہہ کر اپنا دروازہ بند کر لو، بسم اللہ کہہ کر اپنا چراغ بجھادو، اور بسم اللہ کہہ کر پانی کے برتن ڈھک دو اور دوسرے برتن بھی بسم اللہ کہہ کر ڈھک دو اور (اگر ڈھکن نہ ہو تو) درمیان میں ہی کوئی چیز رکھ دو① (اس لیے کہ سال میں ایک رات ایسی آتی ہے جس میں وبا اترتی ہے پھر وہ وبا جو برتن کھلا پاتی ہے یا مشکیزہ کھلا پاتی ہے اس میں سما جاتی ہے)②

صحیح①: صحیح بخاری: ۳۲۸۰، صحیح مسلم: ۲۰۱۲، صحیح②: صحیح مسلم: ۲۰۱۴،

نماز مغرب کے بعد

16۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مغرب کی نماز سے فارغ ہو کر آتے اور دو رکعتیں پڑھتے پھر جو دعا کرتے اس میں یہ کہتے: یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی دِیْنِكَ " اے دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو دین پر قائم رکھ۔" میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ ہمارے دلوں کے بارے میں ڈرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر انسان کا دل اللہ عزوجل کی انگلیوں کے درمیان ہے اگر وہ سیدھا رکھے تو وہ سیدھا رہے گا اور اس نے ٹیڑھا کر دیا تو وہ ٹیڑھا ہو جائے گا۔

صحیح: مسند احمد: ۴/ ۱۸۲، سنن ابن ماجہ: ۱۹۹، ابن السنی: ۶۶۳

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح الجامع: 3081)

17۔ حضرت عمارہ بن شبیب سبائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات کہے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتَ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی

کے لیے سب تعریف ہے۔ وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے۔" تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے محافظ بھیجتے ہیں جو صبح تک اسے شیطان سے محفوظ رکھتا ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھتے ہیں، دس برائیاں مٹاتے ہیں اور یہ دعا اس کے لیے دس مومن لونڈیاں آزاد کرنے کے برابر ہے۔

ضعیف (مرسل): جامع ترمذی: 3534، السنن الکبری للنسائی: 6/149، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: 577

18۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے صبح کی نماز پڑھنے کے بعد دس مرتبہ یہ کہا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، تمام تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے۔" اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے، دس درجات بلند کر دیئے جائیں گے، یہ اس کے لیے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے دو غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے، اس کے لیے جہنم سے رکاوٹ ہوں گے اور اس کے لیے شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوں گے حتی کہ شام ہو جائے اور جو شخص شام (کی نماز پڑھنے) کے بعد یہ کلمات کہے تو اس کے لیے یہی ثواب ہے اور یہ کلمات صبح تک اس کے لیے شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوں گے۔

حسن: معجم ابن المقری: ۴۹۰، زوائد تاریخ بغداد: 1937، مجموع اجزاء الحدیثیہ: ۱/۲۷۶۔ احمد بن علی بن معبد شعیری کو خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں صدوق کہا اور قران بن تمام اور سہیل بن ابی صالح صدوق راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ: 113)

19۔ حضرت منیذر صحابی رسول رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص **صبح کے وقت** یہ کلمات کہے: رَضِیتُ بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِینًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا "میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوں۔" تو میں اس بات کا ضامن ہوں کہ میں اس کے ہاتھ کو اس وقت تک پکڑے رکھوں گا تاوقتیکہ اسے جنت میں داخل کرادوں۔

ضعیف: طبرانی کبیر: ۱۷۵۹۴۔ **رشدین بن سعد** ضعیف راوی ہے۔

20۔ حضرت ابو سلام رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی مسلمان **شام اور صبح** کو تین بار یہ کہے: رَضِیْتُ بِا للهِ رَبًّا ، وَّبِالْإِسْلَامِ دِیْناً ، وَّبِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم نَبِیًّا، "میں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوا۔" تو اللہ پر حق ہے کہ وہ اسے قیامت کے دن راضی کرے۔

ضعیف (مرسل): مسند احمد: ۴/ ۳۳۷، مستدرک حاکم: ۱ / ۵۱۸، سنن ابن ماجہ: ۳۸۷۰، سنن ابوداود: ۵۰۷۲

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفۃ: 5020)

21۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص **شام کو** یہ پڑھے: رَضِیْتُ بِا للهِ رَبًّا ، وَبِالْإِسْلَامِ دِیْناً، وَبِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم نَبِیًّا "میں

اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔"
تو اس کا اللہ پر حق ہے کہ وہ اس کو راضی کر دے۔

ضعیف: جامع ترمذی:۳۳۸۹، سعید بن مرزبان ضعیف راوی ہے

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 5020)

22۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ! مجھے بچھو کے کاٹنے کی وجہ سے کل رات بہت تکلیف پہنچی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو (صبح و) ① شام کو (تین مرتبہ) ② یہ کہہ لیتا: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ "میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔" تو بچھو تجھے تکلیف نہ دیتا۔ ③

صحیح ③: صحیح مسلم:۲۷۰۹، مؤطا امام مالک: ۱۷۰۵، صحیح ابن حبان: ۱۰۲۰

ضعیف ①: طبرانی اوسط: ۵۲۳، ابراہیم بن ابی بکر بن منکدر ضعیف راوی ہے۔ دار قطنی نے اسے ضعیف اور ازدی نے منکر الحدیث قرار دیا ہے۔ الضعفاء والمتروکین لابن جوزی۔

حسن ②: عمل الیوم واللیلہ للنسائی:۵۹۰ ۔ سہیل بن ابی صالح صدوق راوی ہے۔

23۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب صبح ہوتی تو نبی ﷺ یہ کلمات کہتے: أَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ، "اے اللہ! ہم نے تیرے (فضل کے) ساتھ صبح کی، تیرے (فضل کے) ساتھ شام کی، تیرے (فضل کے) ساتھ ہم زندہ ہیں، تیری (مشیت کے) ساتھ مریں گے اور تیری طرف ہی لوٹنا ہے" اور شام کو فرماتے: أَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا،

وبِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ، وَإِلَيْكَ الْـمَصِيْرُ ”اے اللہ! ہم نے تیرے (فضل کے) ساتھ شام کی، تیرے (فضل کے) ساتھ صبح کی، تیرے (فضل کے) ساتھ ہم زندہ ہیں، تیری (مشیت کے) ساتھ مریں گے اور تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔“

حسن: سنن ابو داود:٥٠٦٨، سنن ابن ماجہ:٣٨٦٨ ، ابن السنی:٣٥، سہیل بن ابی صالح صدوق مختلط راوی ہے، لیکن عبد العزیز بن ابی حازم ثقہ مدنی ہیں اور ان کی سہیل بن ابی صالح سے روایت قبل از اختلاط ہے، کیونکہ ان کو عراق میں اختلاط لاحق ہوا تھا۔ تہذیب التہذیب:٣ ٩٥۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ:262)

24۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت یہ کلمات کہتے: أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لله وَالْحَمْدُ لله، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْـمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ ”ہم نے شام کی اور اللہ کی تمام بادشاہت نے شام کی، تمام تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، تمام تعریف اسی کو سزاوار ہے اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے۔ اے میرے پروردگار! میں تجھ سے اس رات کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کی بھلائی کا

جو اس کے بعد ہے۔ میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اس رات میں ہے اور اس چیز کے شر سے جو اس کے بعد ہے۔ اے میرے رب! میں تیری پناہ میں آتا ہوں کاہلی سے اور بڑھاپے کی خرابی سے۔ اے میرے رب! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے۔" اور آپ ﷺ صبح کے وقت بھی یہی الفاظ کہتے۔

صحیح: صحیح مسلم:۲۷۲۳

25۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات کہے: بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ " اللہ کے نام سے، جس کے نام کے ساتھ زمین وآسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہ بہت سننے والا خوب جاننے والا ہے۔" تو شام تک اسے کوئی ناگہانی مصیبت نہیں پہنچے گی اور جس نے شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات کہے صبح تک اسے کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی۔

صحیح: مسند احمد:۱/ ۷۲، سنن ابو داود:۵۰۸۸، صحیح ابن حبان:۸۵۲

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح الترغیب:655)

26۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سید الاستغفار یہ ہے: أَللّٰهُمَّ أَنتَ رَبِّي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي ، فَاغْفِرْ لِي ، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ "اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو نے مجھے

پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں اپنی طاقت کے مطابق تجھ سے کیے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں۔ میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس چیز کے شر سے، جس کا میں نے ارتکاب کیا ہے، مجھ پر جو تیری نعمتیں ہیں ان کا میں اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ سو مجھے بخش دے، کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ تو ہی گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے دن کے وقت ان کلمات کو دل کے یقین سے ادا کیا اور اس دن شام ہونے سے پہلے فوت ہو گیا تو وہ جنتی ہے اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات میں ان کو پڑھ لیا پھر صبح ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔

صحیح: صحیح بخاری: ۶۳۰۶، جامع ترمذی: ۳۳۹۳، سنن نسائی: ۵۵۲۴

27۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح و شام ان کلمات کو کبھی ترک نہ کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَ آمِنْ رَوْعَاتِيْ وَاقْضِ عَنِّيْ دَيْنِيْ "اے اللہ! میرے عیوب ڈھانپ دے، مجھے خوف سے امن دے اور میرا قرض اتار دے۔"

ضعیف: طبرانی کبیر: ۱۰/۳

مجزاۃ بن ثور اسلمی اور ابراہیم بن خباب کے حالات نہیں ملے۔

28۔ حضرت عبد الرحمن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح و شام ان کلمات کا اہتمام کرتے تھے: أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الإِسْلَامِ، وَعَلٰى كَلِمَةِ الإِخْلَاصِ، وَعَلَى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ، وَعَلٰى مِلَّةِ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا، وَّمَاكَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنِ "ہم نے صبح کی فطرت اسلام پر، کلمہ اخلاص پر، اپنے نبی محمد ﷺ کے دین پر اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر، جو

یکسو مسلمان تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔"

حسن: ابن السنی: ۳۴، مسند احمد: ۳/ ۴۰۷، مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۶۵۳۱ ، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابزی صدوق راوی ہے۔ ابن حبان نے اسے کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے اور احمد نے اسے حسن الحدیث قرار دیا ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ: 2989)

29۔ حضرت عبد اللہ غنام بیاضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کے وقت یہ دعا پڑھی: أَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ،أَوْ بِأَحَدٍمِنْ خَلْقِكَ، فَمِنْكَ وَحْدَكَ، لاَ شَرِيْكَ لَكَ ، فَلَكَ الْحَمْدُ، وَ لَكَ الشُّكْرُ" اے اللہ! میں نے جس نعمت کے ساتھ یا تیری مخلوق میں سے جس نے صبح کی ہے وہ تیرے اکیلے کی طرف سے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تیری ہی تعریف ہے اور تیرے ہی لیے شکر ہے۔" تو اس نے یقیناً اس دن کا شکریہ ادا کیا، اور جس نے شام کے وقت یہ کلمات کہے تو اس نے یقیناً اس رات کا شکریہ ادا کر دیا۔

ضعیف: سنن ابو داود: ۵۰۷۳ ، صحیح ابن حبان: ۸۶۱، عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۴۱، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۷، السنن الکبری للنسائی ۹۸۳۵، عبد اللہ بن عنبسہ مجہول راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الترغیب: 385)

30۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح و شام یہ کلمات کہا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ أَنْتَ أَحَقُّ مَنْ ذُكِرَ، وَأَحَقُّ مَنْ أَعْطَى، أَنْتَ الْمَلِكُ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَالْفَرْدُ لَا تَهْلِكُ، كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَكَ لَنْ تُطَاعَ إِلَّا بِإِذْنِكَ، وَلَمْ تُعْصَ إِلَّا بِعِلْمِكَ، تُطَاعُ فَتَشْكُرُ، وَتُعْصَى

اذکار المسلم

فتَغْفِرُ، أَقْرَبُ شَهِيدٍ وَأَدْنَى حَفِيظٍ حُلْتَ دُونَ الثُّغُورِ، وَأَخَذْتَ بِالنَّوَاصِي، وَكَتَبْتَ الْآثَارَ، وَنَسَخْتَ الْآجَالَ، الْقُلُوبُ لَكَ مُفْضِيَةٌ، وَالسِّرُّ عِنْدَكَ عَلَانِيَةٌ، وَالْحَلَالُ مَا أَحْلَلْتَ، وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ، وَالدِّينُ مَا شَرَعْتَ، وَالْأَمْرُ مَا قَضَيْتَ، وَالْخَلْقُ خَلْقُكَ، وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ، وَأَنْتَ اللهُ الرَّءُوفُ الرَّحِيمُ، أَسْأَلُكَ بِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ لَهُ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ بِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ، وَبِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ أَنْ تَقْبَلَنِي فِي هَذِهِ الْغَدَاةِ، أَوْ فِي هَذِهِ الْعَشِيَّةِ، وَأَنْ تُجِيرَنِي مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِكَ" اے اللہ تو سب سے زیادہ حقدار ہے کہ تیرا ذکر کیا جائے اور دینے والوں میں تیرا شمار زیادہ حق رکھتا ہے۔ تو بادشاہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں اکیلا ہے، فقط تو ہلاک نہ ہوگا، تیرے چہرے کے علاوہ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔ تیری فرمانبرداری تیرے حکم کے بغیر نہیں کی جاسکتی اور تیری نافرمانی تیرے علم کے بغیر نہیں کی جاسکتی۔ تیری فرمانبرداری کی جاتی ہے تو تو قدر کرتا ہے اور نافرمانی کی جائے تو تو بخش دیتا ہے۔ حاضر ہونے کے لحاظ سے اور حفاظت کرنے کے لحاظ سے تو قریب تر ہے۔ تو گردن کے گڑھے کے درمیان حائل ہے (یعنی شہ رگ سے زیادہ قریب ہے)۔ تو نے پیشانیوں سے پکڑ رکھا ہے، تمام خبروں کو لکھ رکھا ہے اور تو نے اموات کے اوقات تحریر کردیے ہیں۔ دل تیرے طرف مشغول رہنے والے ہیں اور تیرے ہاں پوشیدہ بات بھی عیاں ہے۔ جو تو نے حلال کیا وہی حلال ہے اور جو تو نے حرام کیا وہی حرام ہے۔ جو تو نے مشروع کیا وہی دین ہے اور جس کا تو نے فیصلہ فرمادیا وہی طے شدہ معاملہ ہے۔ ساری مخلوق تیری پیدا کردہ ہے ہر بندے کا تو ہی مالک ہے۔ اور تو اے اللہ شفقت والا اور رحم کرنے والا ہے۔ میں تجھ سے تیرے چہرے کے نور کے

وسیلے سے سوال کرتا ہوں جس سے زمین و آسمان روشن ہیں ہر حق کے ساتھ، جو تجھے زیبا ہے اور سائلین کے اس حق کے ساتھ جو تجھ پہ لازم ہے کہ تو اس صبح کو یا اس شام کو میری دعا قبول فرما اور تو مجھے اپنی قدرت سے آگ سے بچالے۔"

ضعیف جداً: طبرانی الکبیر: 8027، فضال بن جبیر سخت ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف جداً کہا ہے (الضعیفہ: 6253)

31۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح و شام سات مرتبہ یہ (کلمات) پڑھے: حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلاَّ هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. "مجھے اللہ ہی کافی ہے اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں نے اسی پر توکل کیا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔" تو اللہ تعالیٰ اسے (دنیا اور آخرت کے) تمام غموں سے کافی ہو جاتا ہے۔ خواہ اس نے سچے دل سے یہ کلمات کہے ہوں یا جھوٹے دل سے۔

حسن: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۷۰، الدیلمی: ۵۴۷۲، سنن ابوداود: ۵۰۸۱

یزید بن محمد دمشقی اور عبد الرزاق بن مسلم دمشقی صدوق راوی ہیں۔

32۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح اور شام ایک بار یہ کہے: (صبح کے وقت اس طرح کہے) أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ، وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَ مَلاَ ئِكَتَكَ، وَ جَمِيْعَ خَلْقِكَ، أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ، وَحْدَكَ، لَاشَرِيْكَ لَكَ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ۔ "اے اللہ! میں نے اس حال میں صبح کی کہ تجھے گواہ بناتا ہوں، تیرے عرش کے حاملین کو، تیرے فرشتوں کو اور تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک

نہیں اور یقینا محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں۔" تو اللہ اس کا چوتھائی حصہ جہنم سے آزاد کردے گا، جو دو مرتبہ پڑھے گا اللہ اس کا نصف آزاد گا اور جو تین مرتبہ پڑھے گا اللہ اس کا تین چوتھائی حصہ جہنم سے آزاد کردے گا اور جو شخص چار مرتبہ پڑھے اللہ اسے مکمل آگ سے آزاد کر دیتا ہے۔

ضعیف: سنن ابو داود:۵۰۶۹، ابن السنی: ۷۳۶، مسند الشامیین:۱۵۴، عبد الرحمن بن عبد المجید سہمی مجہول راوی ہے۔ سنن ابو داود:۵۰۷۸، ابن السنی:۷۰، طبرانی اوسط:۷۴۰۹، الادب المفرد: ۱۲۰۱، مسلم بن زیاد حمصی مجہول راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ:1041)

33۔ حضرت عبد الرحمن بن ابو بکرہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ میں ہر صبح وشام آپ کو تین تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتے سنتا ہوں: أَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ ، أَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ، أَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ ، لَا إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ، "اے اللہ! مجھے میرے بدن میں صحت دے، اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں سلامتی دے، اے اللہ! میری آنکھوں کو سالم رکھ"، تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کلمات کہتے ہوئے سنا ہے سو میں آپ ﷺ کی سنت پر عمل کرنا پسند کرتا ہوں، عباس (راوی) نے بیان کیا کہ آپ ﷺ یہ کلمات بھی کہتے تھے: أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَ الفَقْرِ، أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ، لَا إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ "اے اللہ! میں کفر اور فقیری سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔" آپ ﷺ ان کو تین مرتبہ صبح کے وقت اور تین مرتبہ شام کے وقت دہراتے ہیں، پس ان کے ساتھ آپ ﷺ دعا کرتے ہیں، (تو انہوں نے

کہا)میں پسند کرتاہوں کہ آپ ﷺ کی سنت پر عمل کروں۔

ضعیف: مسند احمد:۵ /۴۲، سنن ابوداود:۵۰۹۰ ، مسند طیالسی: ۸۶۸، عمل الیوم واللیلہ ابن السنی:۲۲ ، عمل الیوم واللیلہ للنسائی:۵۷۲ جعفر بن میمون تمیمی ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (تحقیق مشکاۃ المصابیح)

34۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح و شام ان کلمات کو نہیں چھوڑتے تھے (یعنی ان کا ورد ہمیشہ کرتے تھے): أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِيْ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَ سْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَا فِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَأَهْلِيْ وَمَا لِيْ ، أَللّٰهُمَّ اسْتُرْعَوْرَا تِيْ ، وَآمِنْ رَوْعَا تِيْ ، أَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ ، وَمِنْ خَلْفِيْ ، وَعَنْ يَمِيْنِيْ ، وَعَن شِمَا لِيْ، وَمِنْ فَوْقِيْ، وَ أَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ۔ "اے اللہ! میں تجھ سے دنیاوآخرت میں عافیت کا سوال کرتاہوں، اے اللہ! میں اپنے دین، دنیا، مال اور اہل کے معاملے میں تجھ سے درگزر اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے عیوب ڈھانپ لے اور میری گھبراہٹوں سے مجھے امن دے۔ اے اللہ! میرے آگے، پیچھے، میرے دائیں، بائیں اور میرے اوپر سے میری حفاظت کر اور میں آپ کی عظمت کے سبب اس بات کی پناہ طلب کرتاہوں کہ میں نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔"

صحیح: مسند احمد:۲ /۲۵، سنن ابوداود:۵۰۷۴، سنن ابن ماجہ: ۳۸۷۱

35 ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تجھے اس بات سے کیا چیز مانع ہے کہ میں تجھ کو کوئی نصیحت کروں تو تو اس کو

سنے، وہ یہ ہے کہ صبح وشام یہ کہا کر: يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ! بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ "اے زندہ رہنے والے! اے قائم رہنے والے! میں تیری ہی رحمت سے فریاد کرتا ہوں۔ میرے تمام کام درست کردے اور آنکھ جھپکنے کے برابر مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کر۔"

حسن: عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۵۷۰، السنن الکبری للنسائی:6/ 147، مستدرک حاکم: 1/ 545، مسند بزار: 6368، ثمان بن موہب صدو راوی ہے۔ ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صالح الحدیث اور ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے ثقہ قرار دیا ہے نیز حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن کہا ہے (الصحیحہ:227)

36۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو یہ دعا پڑھے: أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ وَفَتْحَهُ، وَنَصْرَهُ، وَ نُوْرَهُ، وَ بَرَكَتَهُ، وَ هُدَاهُ، وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهُ "ہم نے صبح کی اور اللہ رب العالمین کی بادشاہت نے صبح کی، اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی خیر، اس کی فتح اور نصرت، اس کے نور و برکت اور اس کی ہدایت کا سوال کرتا ہوں، اور اس دن کے شر اور اس کے بعد والے دنوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔" اور شام کے وقت بھی اسی طرح کہے۔

ضعیف: سنن ابوداود: ۵۰۸۴، طبرانی کبیر: ۳/ ۲۹۶، مسند الشامیین: ۱۶۷۵، شریح بن عبید حضرمی کی ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت مرسل ہے۔ (کتاب المراسیل لابن ابی حاتم، ص:90، تحفۃ التحصیل فی ذکر رواۃ المراسیل لابی زرعہ۔)

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ:5606)

37۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسی دعا بتایئے جو میں صبح وشام پڑھوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کلمات کہیے: أَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَ مَلِيْكَهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ، أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ، وَ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ (وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِيْ سُوْءً أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ)① "اے اللہ! غیب اور حاضر کے جاننے والے! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے، ہر چیز کے پالنے والے اور ہر چیز کے مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی الہ نہیں، میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، شیطان کے شر اور اس کے شرک سے (اور اس بات سے کہ اپنے ہی خلاف کسی برائی کا ارتکاب کروں یا اسے کسی مسلمان کی طرف کھینچ لاؤں) ① آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کلمات صبح وشام پڑھو اور جب اپنے بستر پر جاؤ اس وقت بھی پڑھو۔

صحیح: مسند احمد: ۱/ ۱۰، صحیح ابن حبان: ۹۶۲، الادب المفرد: 1204۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ: 2753)

حسن ①: جامع ترمذی: ۳۵۲۹ ۔ اسماعیل بن عیاش صدوق راوی ہے۔

38۔ حضرت عبد اللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک تاریک اور شدید بارش والی رات باہر نکلے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھائیں۔ چنانچہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پالیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہو" میں نے کچھ نہ کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہو" میں نے کچھ نہ کہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہو" تو میں نے عرض کیا کہ کیا کہوں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر صبح اور

شام تین تین مرتبہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾، ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھو۔ تو یہ ہر چیز (تمام مصائب و آفات سے بچاؤ) سے تجھے کافی ہوں گی۔

حسن: سنن ابو داود: 5082، جامع ترمذی: 3575، سنن نسائی: 5430۔

معاذ بن عبد اللہ بن خبیب صدوق راوی ہے۔

39۔ حضرت ابن ابی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ان کے والد حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ ہمارا ایک کھلیان تھا جس میں خشک کھجوریں تھیں اور میرے والد ابی رضی اللہ عنہ ان کی دیکھ بھال کرتے تھے، انہوں نے محسوس کیا کہ وہ کم ہو رہی ہیں تو انہوں نے اس کا پہرہ دیا، تو اچانک وہ بالغ لڑکے کے مشابہ ایک جانور کے ساتھ تھے، ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اسے سلام کیا اور اس نے سلام کا جواب دیا، میں نے کہا: تم کون ہو؟ جن ہو یا انسان؟ اس نے کہا: جن، ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اپنا ہاتھ پکڑاؤ، اس نے مجھے اپنا ہاتھ پکڑا دیا تو اچانک اس کا ہاتھ اور بال کتے جیسے تھے، انہوں نے پوچھا: جنوں کی مخلوق اسی طرح ہوتی ہے؟ اس نے کہا: جنات کو علم ہے کہ ان میں مجھ سے زیادہ مضبوط کوئی نہیں، ابی رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: جو کچھ تم نے کیا تمہیں اس پر کس نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا: ہمیں یہ بات معلوم ہوئی کہ آپ صدقہ کرنے کو پسند کرتے ہیں تو ہم نے چاہا کہ تمہاری اناج سے ہم بھی حصہ لیں، ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: کون سی چیز ہمیں تم سے بچا سکتی ہے؟ اس نے کہا یہ آیت الکرسی، تم صبح کے وقت آیت الکرسی پڑھو گے تو شام تک جنوں سے محفوظ رہو گے اور شام کے وقت پڑھو گے تو صبح تک ان سے محفوظ رہو گے۔ پھر صبح کو ابی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس

واقعہ کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: خبیث نے سچ کہا ہے۔

صحیح: سنن الکبری للنسائی: 6/239، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۹۶۲، ۹۶۰، صحیح ابن حبان: 784، مستدرک حاکم: ۲۰۷۴،

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ: 3245)

40۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے شام تک اسے کوئی مصیبت نہ پہنچے گی اور جو شام کے وقت یہ کلمات کہے صبح تک اسے کوئی مصیبت لاحق نہ ہو گی: أَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَ أَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، مَا شَاءَ اللهُ كَانَ، وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، أَعْلَمُ أَنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَ أَنَّ اللهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْماً، أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ، وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ، أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا، إِنَّ رَبِّيْ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ۔ ”اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تجھ ہی پر میں نے توکل کیا اور تو عرش عظیم کا رب ہے۔ جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا وہ نہ ہوا۔ گناہ سے بچنے کی ہمت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی توفیق سے جو نہایت بلند اور عظیم تر ہے۔ میں جانتا ہوں کہ بے شک اللہ ہی ہر چیز پر پورا قادر ہے اور بلاشبہ اللہ علم کے لحاظ سے ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ میں اپنے نفس کے شر سے اور زمین پر رینگنے والے ہر جانور کے شر سے، جسے تو اس کی پیشانی سے پکڑنے والا ہے، تیری پناہ مانگتا ہوں۔ بے شک میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔“

ضعیف جداً: الاسماء و الصفات للبیہقی: ۳۴۰، کتاب الدعاء للطبرانی: ۳۴۳، عمل الیوم

والليلہ ابن السنی:۷۵۔ اغلب بن تمیم منکر الحدیث اور حجاج بن فرافصہ ضعیف ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف جداً کہا ہے (الضعیفہ: 6421)

41 ۔ حضرت ابوایوب الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کے وقت دس مرتبہ یہ کلمات: لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، "اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت و تعریف اسی کے لیے ہے۔ وہ زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔" کہے تو اللہ تعالیٰ ان کلمات کی ہر مرتبہ ادائیگی پر اس شخص کے لیے دس نیکیاں لکھے گا، ان کے سبب اس کے دس گناہ مٹا دے گا، اس کے دس درجات بلند کرے گا، یہ کلمات اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر اجر و ثواب کا باعث اور دن کے آغاز سے اختتام تک اس کی حفاظت کا ذریعہ ہوں گے نیز اس دن وہ اس سے بڑا کوئی عمل انجام نہیں دے گا اور اگر شام کو کہے تو بھی اسی کے مثل اجر و ثواب حاصل ہو گا۔

حسن: مسند احمد: ۵ / ۴۲۰، طبرانی کبیر: ۴/۱۲۷، کتاب الدعاءً لطبرانی: ۳۳۷

ہیثم بن خارجہ اور اسماعیل بن عیاش صدوق راوی ہیں۔

42۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح اور شام کو سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ "پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ "۱۰۰ سو بار کہے تو کوئی شخص قیامت کے دن اس سے بہتر عمل لے کر نہ آئے گا۔ مگر جو یہ کلمات اتنی مقدار میں کہے یا اس سے زیادہ کہے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۶۹۲، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۵۶۸، جامع ترمذی: ۳۴۶۹

43۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے صبح کے وقت سو بار یہ کہا: سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ "پاک ہے اللہ بڑی عظمت والا اپنی حمد کے ساتھ" اور شام کو بھی اسی طرح کہا تو مخلوق میں سے اس کے برابر کسی کا درجہ نہیں ہے۔

حسن: سنن ابو داؤد: ۵۰۹۱، صحیح ابن حبان: ۱۸۶۰۔

سہیل بن ابی صالح صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (سنن ابی داود)

44۔ حضرت ابو عیاش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے صبح کے وقت (ایک مرتبہ) کہا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَحْدَهٗ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی ہے، اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھنے والا ہے۔" تو اسے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی، اس کی دس برائیاں مٹا دی جائیں گی، دس درجات بلند کیے جائیں گے اور اس دن وہ شام تک شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا، اگر یہی کلمات شام کے وقت کہے تو یہی ثواب ملتا ہے اور صبح تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے

ضعیف: سنن ابو داود: 5077، سنن ابن ماجہ: 3867، مسند احمد: 4/60، مصنف ابن ابی شیبہ: 26546، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: 37، طبرانی کبیر: 4996، سہیل بن ابی صالح صدوق مختلط راوی ہے اور حماد بن سلمہ بصری اور وہیب بن خالد بن عجلان بصری کی سہیل بن ابی صالح سے روایت بعد از

اختلاط ہے، کیونکہ سہیل بن ابی صالح کو بغداد (کوفہ وبصرہ) میں اختلاط لاحق ہوا تھا اور بغداد کے علاوہ اہل مدینہ کی ان سے روایت قبل از اختلاط ہے۔ تہذیب التہذیب: 3/95

45۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح وشام دس دس مرتبہ مجھ پر درود پڑھے اسے قیامت کے دن میری شفاعت حاصل ہو گی۔

ضعیف: الصلاۃ علی النبی لابن ابی عاصم: 61، جلاء الافہام: 1/428، 127، ابراہیم بن محمد الالہانی مجہول راوی ہے اور خالد بن معدان کا ابو الدردا سے سماع ثابت نہیں۔ (کتاب المراسیل از ابو حاتم رازی ص: ۹۵۲)

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 5788)

46۔ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ ،لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ "اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، سب تعریف اسی کو زیبا ہے اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے۔" صبح وشام یہ کلمات سو سو مرتبہ پڑھے، اس سے بہتر کوئی بھی عمل نہیں لے کر آئے گا سوائے اس شخص کے جس نے اس سے بہتر پڑھا ہو۔

ضعیف: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۷۴، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۵۷۵، کتاب الدعا للطبرانی: ۳۳۳، السنن الکبری للنسائی: ۱۰۴۱۰، حکم بن عتیبہ کی تدلیس ہے۔

47۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ کہا: أَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

”میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، جو بہت سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔“ اور سورۃ حشر کی آخری تین آیات تلاوت کیں تو اس شخص پر اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرماتا ہے جو اس کے لیے شام تک دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر اس روز اس کی موت واقع ہو جائے تو وہ شہید مرے گا، اسی طرح جس شخص نے شام کے وقت اسے پڑھا اس کے لیے بھی یہی اجر و ثواب ہے۔

ضعیف: مسند احمد: ۵/ ۲۶، ابن السنی: ۶۸۰، شعب الایمان: ۲۰/ ۴۹۲ خالد بن طہمان مختلط راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الترغیب: 379)

48۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ آیات پڑھے ﴿فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ (17) وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ (18) يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ (19)﴾ ”اللہ تعالیٰ پاک ہے، جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو، اور آسمانوں اور زمین میں وہی لائق تعریف ہے، سہ پہر کے وقت اور جب تم ظہر کرتے ہو، وہی زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور وہی مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے، وہی زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے۔“ تو اسے دن کے ان کاموں کا ثواب دیا جائے گا جو اس کی غفلت سے چھوٹ جائیں، اور جو شام کے وقت پڑھے گا اسے رات کے ان کاموں کا ثواب دیا جائے گا جو اس کی غفلت سے رہ گئے ہوں۔

ضعیف جداً: طبرانی کبیر: ۱۲۹۹۱، عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۵۶، ۷۹، سعید بن

بشیر بخاری مجہول ہے، محمد بن عبد الرحمن بن بیلمانی انتہائی کمزور اور عبد الرحمن بن بیلمانی ضعیف راوی ہے۔ نیز عبد الرحمن بن بیلمانی کا کسی صحابی سے سماع ثابت نہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف جداً کہا ہے (ضعیف الترغیب)

49۔ حضرت طلق بن حبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہنے لگا: آپ کا گھر جل گیا ہے، ابو درداء رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا: میرا گھر نہیں جلا۔ اللہ تعالیٰ ان کلمات کی وجہ سے ایسا کبھی نہیں ہونے دے گا، جو کلمات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے یہ کلمات شروع دن میں پڑھے شام تک اسے ہرگز ہرگز کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی اور اگر شام کو پڑھے تو صبح تک کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی (وہ کلمات یہ ہیں): أَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَأَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ، وَمَالَمْ يَشَآءْ لَمْ يَكُنْ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْئٍ عِلْمًا، أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا، إِنَّ رَبِّيْ عَلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ، "اے اللہ تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تجھ ہی پر میں نے توکل کیا اور تو عرش عظیم کا رب ہے۔ جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا وہ نہ ہوا۔ گناہ سے بچنے کی ہمت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی توفیق سے جو نہایت بلند اور عظیم تر ہے۔ میں جانتا ہوں کہ بے شک اللہ ہی ہر چیز پر پورا قادر ہے اور بلاشبہ اللہ علم کے لحاظ سے ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ میں اپنے نفس کے شر سے اور زمین پر رینگنے والے ہر جانور کے شر سے، جسے تو اس کی پیشانی سے پکڑنے

والا ہے، تیری پناہ مانگتا ہوں۔ بے شک میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔

ضعیف جداً: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۵۷، طبرانی فی الدعاء: ۳۱۰، بیہقی فی الاسماء والصفات: ۳۴۰، بیہقی فی الدلائل: ۳۰۴۶، الخرائطی فی مکارم الاخلاق: ۸۲۰، اغلب بن تمیم شعوذی منکر الحدیث اور حجاج بن فرافصہ ضعیف راوی ہے۔ عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۵۸ اور مسند الحارث: ۱۰۴۰، رجل مجہول ہے اور حسن بصری جس غیر معروف صحابی سے روایت کر رہے ہیں ظن غالب یہ صحابی ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ہیں، جیسا کہ پچھلی روایت میں اس کی صراحت ہے، اگر یہ صحابی ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ہی ہیں تو یہ روایت منقطع ہے، کیونکہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت مرسل ہے (کتاب المراسیل ص: ۴۴)

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف جداً کہا ہے (الضعیفہ: 6420)

50۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ آیات: ﴿ حٰمٓ ، تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ مِنَ اللهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ، غَافِرِ الذَّنْبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِيْ الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴾ ”حم، یہ کتاب غالب اور علم والے کی طرف سے نازل ہوئی ہے، جو گناہ بخشنے والا ہے، توبہ قبول کرنے والا ہے، سخت سزا دینے والا، صاحب قدرت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔“ اور آیت الکرسی پڑھے وہ شام تک محفوظ رہے گا اور جو شام کے وقت یہ آیات پڑھے وہ صبح تک کسی ناگوار چیز سے محفوظ رہے گا۔

ضعیف: شعب الایمان للبیہقی: ۲۲۴۵، عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۶۷، اخبار

اصبہان:۸۵۱، جامع ترمذی:۲۸۷۹، عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ تیمی ضعیف راوی ہے۔ (تقریب التہذیب:۲۸۱۳)

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع:5769)

51۔ حضرت وہیب بن الورد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات ایک آدمی جنگل میں گیا، وہاں اس نے بڑی آوازیں سنیں اور دیکھا کہ ایک چارپائی لائی گئی، اس پر کوئی چیز آکر بیٹھ گئی اور اس کے حواری اس کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ اس نے گرجدار آواز میں کہا: عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ کو پکڑ کر کون لائے گا؟ اس پر کسی نے کوئی جواب نہ دیا، البتہ ان میں سے ایک نے کہا: میں یہ کام سر انجام دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوا جب کہ میں دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ شخص واپس لوٹ آیا اور کہنے لگا: عروہ رحمۃ اللہ علیہ تک میری رسائی نہیں ہو سکی۔ اس نے پوچھا: کیوں؟ وہ کہنے لگا: وہ صبح و شام کچھ پڑھتے ہیں اس لیے میں ان پر ہاتھ نہیں ڈال سکا۔ حضرت وہیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ شخص اس کے بعد مدینہ طیبہ میں حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا کہ آپ صبح و شام کیا پڑھتے ہیں؟ اور سارا ماجرا عرض کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں صبح و شام یہ کلمات تین تین بار پڑھتا ہوں: اٰمَنْتُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ، وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ، وَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى الَّتِيْ لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔ ”میں اللہ عظمت والے پر ایمان لایا، بت اور طاغوت سے کفر کیا اور میں نے مضبوطی سے مضبوط کڑا تھام لیا جو ٹوٹنے والا نہیں۔ اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔“

ضعیف جداً: اخبار اصبہان: ۱۱۹۳، الوابل الصیب:۱ /۱۱۱، حسین بن فرج خیاط

کذاب راوی ہے۔ میزان الاعتدال: 1 / 545

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس اثر کو ضعیف کہا ہے (ضعیف الترغیب: 400)

52۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کی انہیں تعلیم دی اور انہیں یہ کلمات سکھنے اور گھر والوں کو ان کلمات کا پابند بنانے کا حکم دیا کہ وہ صبح کے وقت روزانہ یہ کلمات کہا کریں: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَمِنْكَ وَإِلَيْكَ، أَللَّهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ، أَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلَفٍ، أَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيئَتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذَلِكَ كُلِّهِ، مَا شِئْتَ كَانَ، وَمَا لَمْ تَشَأْ لَا يَكُونُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، أَللَّهُمَّ مَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلَاةٍ فَعَلَى مَنْ صَلَّيْتَ، وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنٍ فَعَلَى مَنْ لَعَنْتَ، أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا، وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ، أَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ، وَشَوْقًا إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَعْتَدِيَ، أَوْ يُعْتَدَى عَلَيَّ أَوْ أَكْسِبَ خَطِيئَةً، أَوْ ذَنْبًا لَا تَغْفِرُ، أَللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، فَإِنِّي أَعْهَدُ إِلَيْكَ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا، وَأُشْهِدُكَ، وَكَفَى بِكَ شَهِيدًا، أَنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، لَكَ الْمُلْكُ، وَلَكَ الْحَمْدُ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَلِقَاءَكَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا، وَأَنَّكَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ، وَأَنَّكَ إِنْ تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي، تَكِلْنِي إِلَى ضَعْفٍ وَعَوْرَةٍ وَذَنْبٍ وَخَطِيئَةٍ، وَإِنِّي لَا أَثِقُ إِلَّا بِرَحْمَتِكَ، فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي كُلَّهَا، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ

الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ" اے اللہ! میں حاضر ہوں اور تیری اطاعت پر سعادت مند ہوں اور تمام بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے، تیری عنایت سے ہے اور تیری طرف ہے۔ اے اللہ! میں نے جو کوئی بات کی، جو کوئی قسم کھائی یا جو نذر مانی ہے، ان تمام چیزوں کے سامنے تیری مشیت ملحوظ ہے۔ جو تو چاہے وہ ہوتا ہے اور جو تو نہ چاہے وہ نہیں ہوتا اور تیری توفیق کے بغیر نہ نیکی کرنے کی ہمت ہے اور نہ برائی سے بچنے کی قوت، بلاشبہ تو ہر چیز پر مکمل قادر ہے۔ اے اللہ ! میں نے (کسی شخص کے لیے) جو بھی رحمت کی دعا کی ہے، یہ رحمت اسے نصیب ہو، جس پر تو رحمت کرے اور میں نے جو بھی لعنت کی ہے یہ لعنت اس شخص کو لاحق ہو، جس پر تو لعنت کرے، تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے، مجھے اسلام پر موت دے اور مجھے نیک لوگوں سے ملا۔ اے اللہ! میں تجھ سے قدر و قضا کے بعد رضامندی کا، موت کے بعد پرسکون زندگی کا، تیرے چہرے کی طرف دیکھنے کی لذت کا اور تیری ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں، کسی نقصان دہ تکلیف اور گمراہ کن فتنہ کے بغیر۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس بات کی پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم ہو، میں زیادتی کروں یا مجھ پر زیادتی ہو یا میں کسی ایسی غلطی یا گناہ کا ارتکاب کروں جسے تو معاف نہ کرے۔ اے آسمانوں اور زمین کے خالق، غیب اور حاضر کو جاننے والے، عزت و اکرام کے مالک! میں اس دنیا میں تجھ سے عہد کرتا ہے، تجھے اس پر گواہ بناتا ہوں اور تو بطور گواہ کافی ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کے تیرے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں، تو یکتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تیری ہی بادشاہت ہے، تیرے لیے ہی سب تعریف ہے اور تو ہر چیز پر پورا قادر ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ سچ ہے، تیری ملاقات حق ہے اور لاریب قیامت آنے والی ہے اور تو قبر والوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ اگر تو نے مجھے میرے نفس کے سپرد کیا تو تو مجھے ضعف، عیب، گناہ اور

خطا کے سپرد کرے گا جب کہ مجھے تیری رحمت ہی کا بھروسا ہے، سو میرے سارے گناہ بخش دے، کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کرتا اور میری توبہ قبول کر، بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے والا، بے حد مہربان ہے۔"

ضعیف: مستدرک حاکم: 1/516، طبرانی کبیر: 5/191، ابن السنی: 47، مسند الشامیین: 1481، الاسماء و الصفات: 339، الدعوات الکبیر: 42، ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی مریم غسانی ضعیف راوی ہے طبرانی کبیر: 4932، مسند الشامیین: 2012، الدعاء للطبرانی: 320۔ بکر بن سہل دمیاطی ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الترغیب: 397)

53۔ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت یہ کلمات کہا کرتے تھے: أَصْبَحْتُ وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ وَالْخَلْقُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيهِمَا لِلّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هَذَا النَّهَارِ صَلَاحًا، وَأَوْسَطَهُ فَلَاحًا وَآخِرَهُ نَجَاحًا، أَسْأَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔ "میں نے صبح کی اور سارے ملک نے صبح کی۔ تمام بڑائی، عظمتیں، ساری مخلوق، دن اور رات اور جو چیز ان میں سکونت پذیر ہے اللہ ہی کے لیے ہے، جو اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! اس دن کے پہلے حصے کو درستی والا، اس کے درمیانے حصے کو فلاح والا اور اس کے آخری حصے کو نجات والا بنا دے۔ میں تجھ سے دنیا و آخرت میں بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔"

ضعیف جداً: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۲۸، مصنف ابن ابی شیبۃ: ۲۹۸۸۸، معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم: ۳۵۵۸، مسند عبد بن حمید: ۵۳۱، الدعاء للطبرانی:

۲۹۶، الزہد لابن المبارک: ۱۰۸۵، فائد بن عبد الرحمن کوفی ابو الورقاء العطار متروک راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف جداً کہا ہے (الضعیفہ:2048)

54۔ حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سورہ یٰسین صبح کے وقت پڑھی اس کی حاجات پوری کر دی جاتی ہیں۔

مرسل: سنن دارمی: ۳۴۱۸

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (مشکاۃ المصابیح)

55۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی وہ آفات کی زد میں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو صبح کرے تو یہ کلمات کہہ: بِسْمِ اللهِ عَلَى نَفْسِيْ وَأَهْلِيْ وَمَالِيْ- "اللہ کے نام سے اپنی جان، اہل اور مال (کی امان طلب کرتا ہوں)" ان سے تیرا کچھ بھی نقصان نہ ہو گا۔ چنانچہ اس شخص نے یہ کلمات ادا کیے تو اس سے آفات ٹل گئیں۔

ضعیف: عمل الیوم واللیلہ لابن السنی: 51۔ سفیان ثوری کی تدلیس اور رجل مجہول راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع:4096)

56۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بیٹھے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: میں نے کبھی کوئی صبح نہیں گزاری مگر میں نے اس میں اللہ تعالیٰ سے سو مرتبہ استغفار ضرور کیا۔

حسن: مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۰۰۵۸، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: 441 کتاب الدعاً

للطبرانی:۱۸۰۹، مسند عبد بن حمید:۵۵۸، مغیرہ بن ابی حر کندی صدوق راوی ہے اور باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحۃ: 1600)

57۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم صبح ستر مرتبہ استغفار کریں۔

ضعیف: طبرانی اوسط:۹۴۸۴۔ حسن بن ابی جعفر الجفری ضعیف اور مرزوق مولی انس مجہول راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ:4410)

سونے سے قبل بستر جھاڑنا

58۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر لیٹے تو بستر کو ازار کے پلو سے جھاڑ لے اور بِسْمِ اللّٰہِ کہے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی بے خبری میں اس پر کیا چیز آگئی ہے۔

صحیح: صحیح بخاری: ۶۳۲۰، صحیح: مسلم ۲۷۱۴، الادب المفرد: ۱۱۲۵۸

59۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص باوضو ہو کر اپنے بستر پر لیٹے، اللہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ اسے نیند آجائے، پھر رات کو ذکر کرتے ہوئے بیدار ہو تو دنیا اور آخرت کی بھلائیوں میں سے جو بھی اللہ تعالیٰ سے مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے عطا کریں گے۔

حسن: سنن ابوداؤد: ۵۰۴۲، سنن ابن ماجہ: ۳۸۸۱، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۸۰۵

عاصم بن بہدلہ اور شہر بن حوشب صدوق راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ: 3288)

سوتے وقت تلاوت قرآن

60۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ! کیا میں تمہیں بہترین سورتیں نہ سکھاؤں جن کی مثل تورات،

انجیل، زبور اور فرقان عظیم (قرآن) میں نازل نہیں ہوئیں؟ میں نے کہا کیوں نہیں، اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔ وہ بیان کرتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے مجھے یہ سورتیں پڑھائیں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَد﴾، ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پھر فرمایا: اے عقبہ رضی اللہ عنہ! ان کو بھولنا مت اور ان کو ہر رات پڑھ کر سویا کر۔ عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کے اس فرمان کہ ان سورتوں کو بھولنا مت کے بعد کبھی ان سورتوں کو نہیں بھولا اور میں ہر رات ان سورتوں کی تلاوت کر کے ہی سویا ہوں۔

حسن: مسند احمد: ۴/ ۱۵۸۔ اسماعیل بن عیاش صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ: 2861)

61۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ہر رات جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھ اکٹھے کر کے ان میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَد﴾، ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھ کر دم کرتے، اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیر لیتے، پہلے سر، چہرے اور بدن کے اگلے حصے پر ہاتھ پھیرتے، آپ ﷺ یہ عمل تین مرتبہ کرتے۔

صحیح: صحیح بخاری: ۵۰۱۷، سنن ابوداؤد: ۵۰۵۶، جامع ترمذی: ۳۴۰۲

62۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رمضان کی زکوۃ کی حفاظت کے لیے مقرر کیا، (رات کو) ایک شخص اچانک میرے پاس آیا اور غلہ میں سے لپ بھر بھر کر اٹھانے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ اللہ کی قسم! میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے چلوں گا۔ اس پر اس نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں بہت محتاج ہوں، میرے بال بچے ہیں اور میں سخت ضرورت مند ہوں۔ حضرت

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا (اس کے اظہار معذرت پر) میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا، اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! گزشتہ رات تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! اس نے سخت ضرورت اور بال بچوں کا رونا رویا، مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ تم سے جھوٹ بول کر گیا ہے، وہ پھر آئے گا۔ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے مجھے یقین تھا کہ وہ پھر ضرور آئے گا، اس لئے میں اس کی تاک میں لگا رہا۔ جب وہ دوسری رات آکر غلہ اٹھانے لگا تو میں نے اسے پھر پکڑ لیا اور کہا کہ تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کروں گا۔ لیکن اب بھی اس کی وہی التجا تھی کہ مجھے چھوڑ دے، میں محتاج ہوں، بال بچوں کا بوجھ میرے سر پر ہے اب میں کبھی نہیں آؤں گا۔ مجھے اس پر رحم آگیا میں نے اسے پھر چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے کہا: اس نے پھر اسی سخت ضرورت اور بال بچوں کا رونا رویا، جس پر مجھے اس پر رحم آگیا اس لئے میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ وہ تم سے جھوٹ بول کر گیا ہے اور پھر آئے گا۔ تیسری مرتبہ پھر میں اس کے انتظار میں تھا کہ اس نے آکر پھر تیسری رات غلہ اٹھانا شروع کر دیا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ضرور پہنچاؤں گا، یہ تیسرا موقع ہے، ہر مرتبہ تم یقین دلاتے ہو کہ پھر نہیں آؤ گے، لیکن تم باز نہیں آئے۔ اس نے کہا: مجھے چھوڑ دے میں تجھے ایسے چند کلمات سکھاتا ہوں جن سے اللہ تعالیٰ تمہیں فائدہ پہنچائے گا، میں نے پوچھا، وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا: جب تم بستر پر آؤ تو آیت الکرسی ﴿اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾ پوری پڑھو۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجھ پر برابر محافظ مقرر ہو گا اور صبح تک شیطان

تمہارے پاس نہیں آسکے گا۔ چنانچہ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: گزشتہ رات تمہارے قیدی نے تم سے کیا معاملہ کیا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اس نے مجھے چند کلمات سکھائے اور یقین دلایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے فائدہ پہنچائے گا۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا کہ وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے عرض کی کہ اس نے بتایا تھا کہ جب تم بستر پر لیٹو تو آیت الکرسی شروع ﴿اللّٰهُ لَاۤ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾ سے آخر تک پڑھ لو۔ اس نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ (اس کے پڑھنے سے) اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر ایک نگران فرشتہ مقرر رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب بھی نہیں آسکے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم خیر کو سب سے آگے بڑھ کر لینے والے تھے۔ نبی ﷺ نے (ان کی یہ بات سن کر) فرمایا کہ وہ بہت جھوٹا ہے، لیکن تم سے بات سچ کہہ گیا ہے۔ اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! تم کو یہ بھی معلوم ہے کہ تین راتوں سے تمہارا معاملہ کس سے تھا؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔

صحیح: صحیح بخاری: ۲۳۱۱، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۹۵۹، صحیح ابن خزیمہ: ۲۴۲۴

63۔ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لے، وہ اسے (ہر آفت سے بچانے کے لیے) کافی ہو جائیں گی۔

صحیح: صحیح بخاری: ۵۰۰۹، صحیح مسلم: ۸۰۷، سنن ابوداؤد: ۲۸۸۱

64۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جو عقل رکھتا ہو اور سونے سے قبل سورہ بقرہ کی آخری تین آیات نہ پڑھے، یہ (آیات) عرش کے نیچے خزانہ سے ہیں۔

حسن: فضائل القرآن لابن الضریس: ۱۷۰۔ ابو اسحاق سبیعی صدوق راوی ہے۔

65۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر کی تلاوت کر کے سوتے۔

صحیح: جامع ترمذی: ۳۴۰۵، عمل الیوم واللیلہ لابن السنی: ۶۸۳، مسند احمد: ۶/ ۶۸، مستدرک حاکم: ۲/ ۴۳۴

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن کہا ہے (الصحیحہ: 641)

66۔ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے مسبّحات پڑھ لیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان میں ایک آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔

صحیح: سنن ابو داؤد: ۵۰۵۷، جامع ترمذی: ۳۴۰۶، سنن دارمی: ۳۴۲۷، عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۶۸۷، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۷۱۳، عبد اللہ بن ابی بلال ثقہ راوی ہے، حافظ ابن حبان نے اسے کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے اور حافظ عجلی نے اسے الثقات میں ثقہ قرار دیا ہے۔

وضاحت:۔ مسبّحات ان سورتوں کو کہتے ہیں جن کے شروع میں "سَبَّحَ" یا "یُسَبِّحُ" آتا ہے اور وہ چھ سورتیں ہیں (۱) الحدید (۲) الحشر (۳) الصف (۴) الجمعہ (۵) التغابن (۶) الاعلی)

67۔ حضرت نوفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پوچھا کہ کس لیے آئے ہو تو انہوں نے عرض کیا: میں اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ کلمات سکھائیں جو میں سوتے وقت ادا کیا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو بستر پر لیٹے تو ﴿ قُلْ یَا أَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ﴾ کی تلاوت کیا کر پھر اس کے اختتام پر سو، کیونکہ

(یہ سورت) شرک سے بری کرنے والی ہے۔

صحیح: عمل الیوم واللیلہ للنسائی:۸۰۱۔ زہیر کی ابواسحاق سبیعی سے روایت اتصال پر مبنی ہے، جب زہیر سے روایت کرنے والے یحیی بن سعید قطان ہوں (النکت علی ابن الصلاح لحافظ بن حجر: 1/252) اور یہ سند اسی قبیل سے ہے۔

68۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہ سوتے تھے جب تک ﴿الم تنزيل السجدة ...﴾ (سورۃ السجدہ) اور ﴿تبارك الذي بيده الملك ...﴾ (سورۃ الملک) کی تلاوت نہ کر لیتے تھے

ضعیف: مسند احمد: 3/340، جامع ترمذی: 2892، سنن دارمی: 2/455، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: 709، مستدرک حاکم: 2/412۔ لیث بن ابی سلیم ضعیف اور ابوزبیر مکی کی تدلیس ہے

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

69۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کے وقت سورہ دخان کی تلاوت کرے تو صبح کے وقت تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔

ضعیف جدا: جامع ترمذی: 2888 عمر بن عبد اللہ بن ابی خثعم منکر الحدیث اور یحیی بن ابی کثیر کی تدلیس ہے۔

سوتے وقت کی دعائیں

70۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب بستر پر لیٹتے تو یہ کہتے: بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا① / أَللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا②

"اے اللہ! میں تیرے نام سے مرتا ہوں اور زندہ ہوں گا۔" اور جب آپ ﷺ

بیدار ہوتے تو کہتے: أَلْحَمْدُ لله الَّذِیْ أَحْیَا نَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَیْهِ النُّشُوْرُ
"تمام تعریف اس اللہ کے لیئے ہے جس نے ہمیں زندہ کیا اس کے بعد کہ ہمیں موت دی اور اسی کی طرف لوٹنا ہے"

صحیح: صحیح بخاری:6314 ، صحیح مسلم:2711① / صحیح بخاری:۶۳۲۵②

71۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر لیٹے تو پہلے اپنا بستر اپنی چادر کے کنارے سے تین مرتبہ جھاڑ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی بے خبری میں اس پر کیا چیز آگئی ہے۔ پھر دائیں کروٹ لیٹے اور یہ دعا پڑھے: بِا سْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِی وَ بِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَا رْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِعِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ "اے میرے پروردگار! تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا ہے اور تیرے نام سے اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو میری جان کو روک لے تو اس پر رحم کرنا اور اگر چھوڑ دے تو اس کی اس طرح حفاظت کرنا جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔"

صحیح: صحیح بخاری: ۶۳۲۰، صحیح مسلم:2714

72۔ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا داہنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ کر تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے: أَللَّهُم قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ "اے اللہ! مجھے (اس دن) اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔"

صحیح: مسند احمد:4/281۔ ابو اسحاق سبیعی ثقہ مدلس راوی ہیں، لیکن شعبہ بن حجاج کی ان سے روایت اتصال پر مبنی ہے۔ (الفتح المبین، ص:43)

73۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جب وہ اپنے بستر پر لیٹے تو یہ کلمات کہے: أَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وأَنْتَ تَوَفَّاهَا، لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا، إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا، وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْلَهَا، أَللّٰهُمَّ (إِنِّيْ) أَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ ”اے اللہ! تو نے میری جان کو پیدا کیا ہے تو ہی اسے مارے گا، تیرے لئے ہی اس کا مرنا اور زندہ ہونا ہے، اگر تو اس کو زندہ رکھے تو اس کی حفاظت فرما اور اگر تو اس کو موت سے ہمکنار کرے تو اس کی بخشش فرما، اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔“ ایک شخص نے ان سے کہا کیا تم نے یہ دعا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے وہ کہنے لگے ان سے سنی ہے جو عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۷۱۲، مسند احمد: ۲ / ۷۹

74۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خادم مانگنے کے لئے حاضر ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کر: أَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْأَرْضِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ ، فَالِقَ الْحَبِّ وَ النَّوٰى، وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ، أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِه، أَللّٰهُمَّ أَنْتَ الأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ، اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ، وَ أَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ۔ ”اے اللہ! سات آسمانوں، زمین اور عرش عظیم کے رب! ہمارے پروردگار اور ہر چیز کے رب! دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے، تورات، انجیل اور قرآن کے اتارنے والے! میں ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، جس کی پیشانی کو تو پکڑے ہوئے ہے، اے اللہ! تو اول ہے تجھ سے

پہلے کوئی چیز نہیں، اور تو ہی آخر ہے کہ تیرے بعد کوئی چیز نہیں ہے، تو ہی ظاھر ہے کہ تیرے اوپر کوئی چیز نہیں ہے، اور تو ہی باطن ہے کہ تیرے سوا کوئی چیز نہیں، میرا قرض ادا کر دے، اور ہمیں محتاجی سے بے پروا کر دے۔"

صحیح: صحیح مسلم: ۲۷۱۳، سنن ابن ماجہ: ۳۸۳۱، مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۹۳۴

75۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ نے چکی پیسنے کی تکلیف کی شکایت کی، پھر انہیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں، اس لئے وہ بھی ان خدام میں سے ایک خادم کی درخواست لے کر حاضر ہوئیں۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہیں تھے، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق کہہ کر واپس چلی آئیں۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آمد کا مقصد بیان کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اسے سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں رات کو تشریف لائے، جب ہم بستروں پر لیٹ چکے تھے (جب ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا) تو ہم لوگ کھڑے ہونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس طرح ہو ویسے ہی لیٹے رہو، (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بیٹھ گئے اور اتنے قریب ہوگئے کہ) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں جس کا تم نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے؟ جب تم دونوں اپنے بستر پر لیٹو تو 34 مرتبہ اللہ اکبر، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ پڑھ لیا کرو۔ یہ عمل اس (خادم) سے بہتر ہے جس کا تم نے مطالبہ کیا ہے۔

صحیح: صحیح بخاری: ۳۱۱۳، صحیح مسلم: ۲۷۲۷، سنن ابوداؤد: ۵۰۶۲،

76۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو (بن العاص) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو خصلتیں ایسی ہیں، جو بھی مسلمان آدمی ان کی پابندی کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا، وہ ہیں تو آسان لیکن اس پر عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں، (پہلا وصف یہ ہے کہ) وہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہے۔ (پانچ نمازوں میں) یہ زبان سے ڈیڑھ سو کلمات ہوئے اور میزان میں ڈیڑھ ہزار نیکیاں ہوئیں اور جب وہ بستر پر لیٹے تو 34 مرتبہ اللہ اکبر، 33 مرتبہ الحمد للہ اور 33 مرتبہ سبحان اللہ کہے، یہ زبان پر سو کلمات ہوئے اور میزان میں ہزار نیکیاں ہوئیں۔ راوی (عبد اللہ بن عمرو (بن العاص) رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ ان تسبیحات کو اپنی انگلیوں پر شمار کرتے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ دو خصلتیں انتہائی آسان کیسے ہیں اور ان پر عمل کرنے والے لوگ تھوڑے کیوں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیند کے وقت شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور اسے یہ کلمات کہنے سے پہلے سلا دیتا ہے اور نماز میں اس کے پاس آتا ہے اور یہ کلمات کہنے سے قبل اسے کوئی کام یاد کرا دیتا ہے۔

صحیح: سنن نسائی:۱۳۴۹، سنن ابوداود: ۵۰۶۵، جامع ترمذی:۳۴۱۰

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ (صحیح الترغیب:606)

77۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر جاتے تو دعا پڑھتے: أَلْحَمْدُ لله الَّذِيَ أَطْعَمَنَا وَسَقَا نَا، وَكَفَا نَا وَاٰوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَّاكَافِيَ لَهُ وَلاَ مُؤْوِيَ "تمام تعریف اس ذات کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا، ہمیں کافی ہوا اور ہمیں ٹھکانا دیا، کتنے ہی لوگ ہیں جنہیں کوئی کفایت

کرنے والا اور جگہ دینے والا نہیں ہے۔“

صحیح: صحیح مسلم: ۲۷۱۵، سنن ابوداود: ۵۰۵۳، جامع ترمذی: ۳۳۹۶

78۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈر کی شکایت کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو وہ کلمات نہ سکھاؤں جو مجھے روح الامین جبرائیل علیہ السلام نے سکھائے، اس نے مجھ سے کہا کہ انتہائی سرکش جن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تاکید کرتا تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر جائیں تو یہ کہیں: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ، مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ يَّطْرُقُ اِلاَّ طَارِقًا يَطْرُقُ بَخَيْرٍ يَارَحْمٰنُ ”میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں جس سے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کر سکتا۔ اس شر سے جو آسمان سے اترتا ہے، اس شر سے جو آسمان کی طرف بلند ہوتا ہے، اس چیز کے شر سے جو زمین میں پیدا ہوا اور جو زمین سے نکلتا ہے۔ رات اور دن کو آنے والی چیزوں کے شر سے اور رات کو آنے والی ہر چیز کے شر سے جو رات کو آتی ہے، سوائے رات کو خیر سے آنے والے کے (ان تمام حوادث سے تیری پناہ چاہتا ہوں) اے نہایت رحم کرنے والے!“

ضعیف: مصنف عبدالرزاق: ۱۹۸۳۱، طبرانی اوسط: ۵۱۴۵۔

ہشام بن حسان کی تدلیس ہے۔

79۔ حضرت ابوازہر انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب اپنے بستر پر جاتے تو یہ کلمات کہتے: بِسْمِ اللهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ أَللّٰهُمَّ

اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ، وَأَخْسَا شَيْطَانِيْ وَفُكَّ رِهَانِيْ، وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْأَعْلَى "اللہ کے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا، اے اللہ! میرے لیے میرے گناہ معاف کر دے، میرے شیطان کو رسوا کر دے، میرے نفس کو (ذمہ داریوں) سے رہا کر دے اور مجھے اعلیٰ و افضل ہم نشینوں میں شامل کر دے۔"

صحیح: سنن ابوداود:5054، عمل الیوم واللیلہ لابن السنی:714، اخلاق النبی لابی الشیخ: 484۔

80۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اختیار کی حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا چھوڑ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے ہمیشہ ان چیزوں سے پناہ مانگتے تھے (یعنی یوں کہتے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ) مِنَ الْجُبْنِ، وَالْكَسَلِ، وَالسَّآمَةِ، وَالْبُخْلِ، وَسُوءِ الْكِبَرِ، وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ " (اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں) بزدلی، سستی، اکتاہٹ، بخل، برے بڑھاپے، اہل اور مال میں برے منظر، عذاب قبر اور شیطان اور اس کے شرک سے ہمیشہ پناہ طلب کی۔"

ضعیف جداً: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: 734،

سری بن اسماعیل ہمدانی متروک راوی ہے۔

81۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بستر پر آئے اور کہے: أَسْتَغْفِرُ اللهَ (الْعَظِيْمَ) الَّذِيْ لاَ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ اِلَيْهِ۔ (تین بار) "میں اللہ برتر سے بخشش طلب کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے اور میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔" تو اللہ اس کے گناہ بخش دیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ، درختوں کے

پتوں، صحرا کی ریت اور دنیا کے تمام ایام کی گنتی کے برابر ہوں

موضوع: جامع ترمذی: ۳۳۹۷، مسند احمد: ۳ / ۱۰، مسند ابو یعلی: ۱۳۳۹۔ عطیہ بن سعد بن جنادہ عوفی کذاب راوی ہے

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع: 5728)

82۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے بستر پر سونے کے لیے آئے اور یہ کلمات کہے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَه، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لله، وَلَاإِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ "اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور تمام تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ نہیں ہے گناہ سے بچنے کی طاقت اور نہ نیکی کرنے کی قوت، مگر اللہ کی توفیق سے۔ اللہ پاک ہے، تمام تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔"

تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

ضعیف: عمل الیوم و اللیلہ لابن السنی: ۷۲۷، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۸۱۱، مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۷۰۵۸، اخبار اصبہان: ۹۹۸، صحیح ابن حبان: ۵۵۲۸، حبیب بن ابی ثابت کی تدلیس ہے۔

83۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بستر سے اٹھے پھر اس پر لیٹنا چاہے تو اسے اپنے ازار سے تین مرتبہ جھاڑ لے، کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے بعد اس پر کیا چیز چڑھ آئی ہے۔ جب لیٹے تو کہے: بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَ بِكَ أَرْفَعُهُ فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِيْ

فَارْحَمْهَا ،وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ،
"میرے رب! تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیرے نام ہی سے اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو میری روح قبض کر لے تو اس پر رحم کرنا اور اگر اسے چھوڑ دے تو اس کی حفاظت کرنا، جس طرح تو اپنے صالح بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔" جب بیدار ہو تو یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ للهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ فِيْ جَسَدِيْ ،وَ رَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ، وَ أَذِنَ لِيْ بِذِكْرِهِ "سب تعریف اللہ کے لیے ہے، جس نے میرے جسم کو عافیت دی ،میری روح مجھے واپس لوٹائی اور مجھے اپنی یاد کی اجازت دی۔"

ضعیف: جامع ترمذی: 3401، السنن الکبری للنسائی: 6/217، ابن السنی: 9 سفیان بن عیینہ اور محمد بن عجلان کی تدلیس ہے۔

84۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تو یہ کلمات کہتے: أَلْحَمْدُ للهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ وَآوَانِيْ وَأَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ وَالَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ، وَالَّذِيْ أَعْطَانِيْ فَأَجْزَلَ أَلْحَمْدُ للهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، أَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ وَإِلَهَ كُلِّ شَيْءٍ، أَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ، "سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو مجھے کافی ہوا، مجھے ٹھکانا دیا، مجھے کھلایا پلایا اور مجھ پر احسان کیا اور بے تحاشا احسان کیا اور مجھے عطا کیا اور خوب نوازا۔ ہر حال میں سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اے اللہ! ہر چیز کے رب اور مالک اور ہر شے کے معبود! میں آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

حسن: مسند احمد: 2/117، سنن ابو داود: 5058۔

عبد الصمد بن عبد الوارث صدوق راوی ہے۔

85۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ دعا کرتے:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمْ، وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ، مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، أَللّٰهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ، أَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ، وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ "اے اللہ! میں تیرے عزت والے چہرے کی اور تیرے مکمل کلمات کی پناہ طلب کرتا ہوں اس چیز کے شر سے، جس کی پیشانی کو تو پکڑنے والا ہے۔ اے اللہ! تو گناہ اور معصیت دور کرتا ہے۔ اے اللہ! تیرا لشکر شکست نہیں دیا جاسکتا، تیرے وعدے کی خلاف ورزی نہیں ہو سکتی اور کسی رتبے والے کو کوئی رتبہ تیرے سوا نفع نہیں دے سکتا۔ تو پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ۔"

ضعیف: سنن ابو داود: 5052، السنن الکبری للنسائی: 4/413، 6/191، طبرانی اوسط: 6779، طبرانی صغیر: 998، ابواسحاق سبیعی کی تدلیس ہے

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

86۔ حضرت عبد الرحمان بن سابط رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید المخزومی رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ مجھے رات کو بے خوابی کا عارضہ ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں جنہیں ادا کرنے کے بعد تمہیں نیند آجائے گی یہ دعا پڑھ لیا کرو: أَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَ مَا أَظَلَّتْ، وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ وَمَا أَقَلَّتْ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضَلَّتْ، كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِّنْهُمْ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ، عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ "اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور ان چیزوں کے پروردگار جن پر یہ سایہ فگن ہیں، زمینوں اور ان چیزوں کے رب جن کو انہوں اٹھایا ہوا ہے، شیطانوں اور ان چیزوں کے رب جنہیں انہوں نے گمراہ کیا ہے،

تو اپنی تمام مخلوق کے شر سے میری پناہ گاہ بن جا کہ ان میں کوئی مجھ پر دست درازی کرے یا ظلم کرے۔ تیری پناہ مضبوط ہے، تیری تعریف بلند ہے، تیرے سوا کوئی معبود بر حق نہیں ہے، سچا معبود تو ہی ہے۔"

ضعیف: طبرانی صغیر: ۹۸۴، کتاب الدعا لابن فضیل: ۱۲۸۔ عبد الرحمان بن سابط رحمۃ اللہ علیہ کا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔

87۔ حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب نیند کا ارادہ کرتیں تو یہ کلمات کہتیں: أَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ رُؤْيَا صَالِحَةً، صَادِقَةً غَيْرَ كَاذِبَةٍ ، نَافِعَةً غَيْرَ ضَارَّةٍ ، "اے اللہ! میں تجھ سے ایسے اچھے خواب کا سوال کرتی ہوں، جو سچا ہو جھوٹا نہ ہو، مفید ہو نقصان دہ نہ ہو" اور عائشہ رضی اللہ عنہا جب یہ کلمات کہتیں تو اہل خانہ کو علم ہو جاتا کہ وہ صبح سے پہلے یا نیند سے بیدار ہونے سے قبل کوئی بات نہ کریں گی۔

صحیح: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: 741

سوتے وقت کی آخری دعا

88۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا: جب تو اپنے بستر پر آئے تو نماز والا وضو کر، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ اور یہ کلمات کہہ: أَللّٰھُمَّ! أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ، وَ وَجَّهْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَ نَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ۔ "اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی اور اپنا معاملہ تجھے تفویض کیا، میں نے اپنے چہرے کا رخ تیری طرف کیا اور میں نے تجھ پر اعتماد کیا

تیرے ثواب کے شوق اور تیرے عذاب کے ڈر سے۔ تجھ سے نہ پناہ کی کوئی جگہ ہے اور نہ نجات کی سوائے تیری ذات کے۔ میں تیری نازل کردہ کتاب پر ایمان لایا اور تیرے بھیجے ہوئے نبی ﷺ پر ایمان لایا۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے یہ کہا پھر اگر اس رات مر گیا تو فطرت (اسلام) پر مرے گا، **ان کلمات کو آخری کلمات بنا۔**

صحیح: صحیح بخاری: 6311 صحیح مسلم: 2710۔

رات بے چینی کی حالت میں کروٹ بدلتے وقت کی دعا

89۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو بے چینی کی وجہ سے پہلو بدلتے تو یہ کلمات کہتے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ، رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ "اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں جو اکیلا زبردست ہے، آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان والی چیزوں کا رب ہے، جو بہت غالب، بہت بخشنے والا ہے۔"

صحیح: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: 762، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: 864، مستدرک حاکم: 1/540، صحیح ابن حبان: 5530،

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ: 3637)

نیند میں گھبراہٹ یا وحشت کے وقت کی دعا

90۔ حضرت ولید بن ولید بن مغیرہ مخزومی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے شکایت کی کہ وہ پراگندہ خواب دیکھتے ہیں، جو اسے غمناک کر دیتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم جب بستر پر آؤ تو یہ کلمات کہو: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ، وَعِقَابِهِ، وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ

وَأَنْ يَحْضُرُوْنِ "میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ اس کے غضب سے، اس کے عذاب سے، اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور اپنے پاس ان کی حاضری سے۔" اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، صبح تک کوئی چیز تجھے نقصان نہ پہنچائے گی۔

صحیح: مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۴۰۶۴۔

91۔ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند میں ڈرے تو یہ دعا پڑھے: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ، وَعِقَابِهِ، وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنِ، "میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کی اس کے غضب سے، اس کے انجام سے، اس کے بندوں کے شر سے، شیاطین کے وسوسوں سے اور اپنے پاس ان کی حاضری سے۔" تو اس کو کوئی چیز تکلیف نہیں دے گی، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اپنے بالغ بچوں کو یہ کلمات یاد کراتے اور نابالغ بچوں کے لیے تختی پر لکھ کر ان کے گلے میں لٹکا دیتے تھے۔

ضعیف: مسند احمد: 2/181، سنن ابوداود: 3893، جامع ترمذی: 3528، سنن الکبری للنسائی: 6/191، محمد بن اسحاق کی تدلیس ہے۔

بے خوابی کا علاج

92۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بے خوابی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوں کہو: أَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ، وَهَدَأَتِ الْعُيُوْنُ، وَأَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ، لاَ تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلاَ نَوْمٌ، يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ، أَهْدِئْ لَيْلِيْ وَأَنِمْ عَيْنِيْ "اے اللہ! ستارے ڈوب گئے (لوگوں کی

آنکھوں نے سکون پایا، تیری ذات ہمیشہ زندہ اور ہمیشہ قائم ہے۔ تجھے نیند آتی ہے نہ اونگھ، اے زندہ اور قائم رہنے والے! میری رات پُر سکون بنا دے اور میری آنکھ کو سلا دے۔" راوی کہتے ہیں: میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ عزوجل نے مجھ سے وہ تکلیف دور کر دی۔

ضعیف جداً: ابن السنی: ۷۵۴، الدیلمی: ۱۹۹۸، طبرانی کبیر: ۵/ ۱۲۴: ۴۸ ۱۷ عمرو بن حصین عقیلی متروک اور محمد بن عبد اللہ بن علاثہ ضعیف راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف جداً کہا ہے (الضعیفہ: 1328)

خواب (اچھا یا برا)

93۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں، اور برے خواب شیطان کی طرف سے، پس جس نے ناپسندیدہ خواب دیکھا تو اپنی بائیں جانب تھوکے اور اللہ کی شیطان سے پناہ مانگے وہ اس کو نقصان نہیں دے گا اور کسی سے بیان نہ کرے، اگر اچھا خواب دیکھے تو خوش ہو اور صرف اپنے محبوب شخص کو بتائے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۲۶۱

94۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین بار تھوکے اور تین مرتبہ شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرے اور جس کروٹ لیٹا ہو اسے بدل لے (برا خواب آنے پر اٹھ کے نماز بھی ادا کر سکتا ہے۔) ①

صحیح: صحیح مسلم: ۲۲۶۲، سنن ابو داؤد: ۵۰۲۲، سنن ابن ماجہ: ۳۹۰۸

صحیح ①: صحیح مسلم: ۲۲۶۳

95۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اس پر وہ اللہ کی حمد کرے اور اسے بیان کرے، لیکن اگر اس کے سوا کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو یہ شیطان کی طرف سے ہے۔ چنانچہ اس کے شر سے پناہ مانگے اور کسی سے ایسے خواب کا ذکر نہ کرے تو یہ خواب اسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

صحیح: صحیح بخاری: ۶۹۸۵، جامع ترمذی: ۳۴۵۳، ابن السنی: ۷۷۳

96۔ حضرت ابو زمل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے، آپ ﷺ کو خواب پسند تھے، آپ ﷺ فرماتے: کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ ابو زمل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے نبی ﷺ! میں نے (دیکھا ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خَيْرًا تَلَقَّاهُ وَشَرًّا تَوَقَّاهُ خَيْرًا لَّنَا وَ شَرًّ لِّأَعْدَآئِنَا، وَالْحَمْدُ لله رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، ”تو خیر حاصل کرے، شر سے محفوظ ہو، (یہ خواب) ہمارے لیے خیر اور ہمارے دشمنوں کے لیے شر کا باعث ہو اور سب تعریف رب العالمین کے لیے ہے“۔ اب خواب بیان کر۔

ضعیف جداً: طبرانی کبیر: ۸۱۴۶، معرفۃ الصحابہ لابی نعیم: ۳۶۹۹۔ سلیمان بن عطاء بن قیس قرشی منکر الحدیث اور ابو مشجعہ بن ربعی مجہول راوی ہے۔

رات کو اچانک بیدار ہونے پر

97۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو چونکے اور بیدار ہو تو وہ یہ دعا پڑھے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لله

وسُبْحَانَ اللهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ (الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ) " اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے ، تمام تعریف اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے، اللہ پاک ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کی مدد کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی ہمت۔" پھر یہ پڑھے: أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ "اے میرے رب! مجھے بخش دے "یا (اور) کوئی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہو گی پھر اگر اس نے وضو کیا اور نماز پڑھے تو نماز بھی قبول ہو گی۔

صحیح: صحیح بخاری: ۱۱۵۴، سنن ابن ماجہ: ۳۸۷۸، سنن ابو داوٗد: ۵۰۶۰

رات کے آخری حصہ میں دعا قبولیت

98۔ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے اگر تم ان لوگوں میں شامل ہو سکو جو اس وقت اللہ کو یاد کرتے ہیں تو ہو جاؤ۔

صحیح: جامع ترمذی: 3579 ، صحیح ابن خزیمہ: 1147

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح الترغیب: 1647)

99۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا رب جو برکت والا اور نہایت بلند ہے ہر رات کو اس وقت آسمان دنیا پر آتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے وہ کہتا ہے: کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں؟ کوئی مجھ سے بخشش

طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کو بخش دوں؟

صحیح: صحیح بخاری: ۶۳۲۱، صحیح مسلم: ۷۵۸، جامع ترمذی: ۴۴۶

100۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے تہائی حصہ میں یہ کلمات کہتے تھے: أَللَّهُمَّ نَامَتِ الْعُيُونُ، وَغَارَتِ النُّجُومُ، وَأَنتَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ،لَا يُوَارِيْ مِنْكَ لَيْلٌ سَاجٍ، وَلَا سَمَاءٌ ذَاتُ أَبْرَاجٍ ،وَلَا أَرْضٌ ذَاتُ مِهَادٍ ،وَلَا بَحْرٌ لُجِّيٌّ، وَلَا ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ، تَدْلَحُ عَلَى يَدَيْ مَنْ تَدْلَحُ مِنْ خَلْقِكَ ،تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ- "اے اللہ! آنکھیں سو گئیں، ستارے غروب ہو گئے اور تو زندہ اور قائم ہے۔ کوئی پر سکون رات ،برجوں والے آسمان، تہ بہ تہ زمین، گہرا سمندر اور سخت اندھیرے، جو بعض سے شدید تر ہیں، تیری مخلوق میں سے جن کے سامنے (یہ اندھیرے) چلتے ہیں، (یہ تمام مخلوقات میں سے کوئی بھی چیز) تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ تو آنکھوں کی خیانت اور ان چیزوں کو جو سینے چھپاتے جانتا ہے۔"

ضعیف: الفردوس للدیلمی:1999، التہجد وقیام اللیل لابن ابی الدنیا:436۔ محمد بن حمید بن حیان رازی ضعیف اور محمد بن خالد ضبی کی انس بن مالک سے روایت مرسل ہے (تحفۃ التحصیل فی ذکر رواۃ المراسیل لابی زرعۃ)

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفۃ: 6731)

رات کی ایک گھڑی

101۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ رات میں ایک گھڑی ہے جو بھی مسلمان اس میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کے معاملے

کی بھلائی کا سوال کرتا ہے تو وہ اس کو عطا فرماتا ہے، اور یہ گھڑی ہر رات ہوتی ہے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۷۵۷، صحیح ابن حبان: ۲۵۶۱، مسند احمد: ۱۴۷۵۸

نیند سے بیدار ہونے کی دعائیں

102۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کے گُدی پر تین گرہیں باندھتا ہے اور ہر گرہ پر افسون پھونک دیتا ہے کہ ابھی بہت رات باقی ہے سو تا رہ، پھر اگر وہ شخص بیدار ہو کر اللہ کا ذکر شروع کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، بعد ازاں جب نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور صبح کو خوش مزاج، خوش دل رہتا ہے ورنہ بد مزاج سست رہ کر دن گزارتا ہے۔

صحیح: صحیح بخاری: ۳۲۶۹، صحیح مسلم: ۷۷۶، مسند احمد: ۷۳۲۷

70۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تو یہ کہتے: بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَمُوْتُ وَأَحْيَا ① / أَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيَا②

"اے اللہ! میں تیرے نام سے مرتا ہوں اور زندہ ہوں گا۔" اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوتے تو کہتے: أَلْحَمْدُ لله الَّذِيْ أَحْيَا نَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ

"تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں زندہ کیا اس کے بعد کہ ہمیں موت دی اور اسی کی طرف لوٹنا ہے"

صحیح: صحیح بخاری: 6314، صحیح مسلم: 2711① / صحیح بخاری: ۶۳۲۵②

103۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے، نیند دور کرنے کے لئے منہ پر ہاتھ پھیرا اور سورہ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت کیں۔

صحیح: صحیح بخاری: ۴۵۷۰، صحیح مسلم: ۷۶۳، سنن ابو داود: ۱۳۶۷

83۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بستر سے اٹھے پھر اس پر لیٹنا چاہے تو اسے اپنے ازار سے تین مرتبہ جھاڑ لے، کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے بعد اس پر کیا چیز چڑھ آئی ہے۔ جب لیٹے تو کہے: بِاِسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَ بِكَ أَرْفَعُهُ فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْن. ”میرے رب! تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیرے نام ہی سے اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو میری روح قبض کر لے تو اس پر رحم کرنا اور اگر اسے چھوڑ دے تو اس کی حفاظت کرنا، جس طرح تو اپنے صالح بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔“ جب بیدار ہو تو یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لله الَّذِیْ عَافَانِيْ فِيْ جَسَدِيْ ، وَ رَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ، وَ أَذِنَ لِيْ بِذِكْرِهِ ”سب تعریف اللہ کے لیے ہے، جس نے میرے جسم کو عافیت دی، میری روح مجھے واپس لوٹائی اور مجھے اپنی یاد کی اجازت دی۔“

ضعیف: جامع ترمذی: 3401، السنن الکبری للنسائی: 6/ 217، ابن السنی: 9 سفیان بن عیینہ اور محمد بن عجلان کی تدلیس ہے۔

104۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو کر یہ کلمات کہے: سُبْحَانَ الَّذِیْ یُحْیِ الْمَوْتَ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوبِیْ یَوْمَ تَبْعَثُنِیْ مِنْ قَبْرِی، اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ ”پاک ہے وہ ذات جو مردوں کو جلا بخشتی ہے اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے۔ اے اللہ! میرے لیے میرے گناہ معاف کر دے، جس دن تو مجھے قبر سے اٹھائے گا۔ اے اللہ! مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا“۔

موضوع: امر الیوم واللیلۃ لابن السنی: ۱۱، مسند ابن الجعد: ۲۰۳۷، مقارم الاخلاق

للخرائطی: ۹۷۵، عطیہ بن سعد بن جنادہ کوفی کذاب راوی ہے

105۔ حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بیداری کے وقت یہ کلمات: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ (بِيَدِهِ الْخَيْرُ①) وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ "اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت و تعریف اسی کے لیے ہے۔ وہ زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔" کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتے ہیں، خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

ضعیف: عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی:10، اسماعیل بن عیاش غیر شامیوں سے روایت کر رہے ہیں اور محمد بن اسحاق بن یسار کی تدلیس ہے۔

موضوع①: مسند حارث:1054۔ خالد بن قاسم متہم بالوضع اور اسحاق بن ابی فروہ متروک راوی ہے

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف جدا کہا ہے۔ (الضعیفۃ:6729)

106۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص سو کر اٹھے اور وضو کرے تو تین مرتبہ ناک جھاڑے، کیونکہ شیطان اس کی ناک کے بانسے میں رات بسر کرتا ہے ۔

صحیح: صحیح بخاری: ۳۲۹۵

107۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ، اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي، وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ، اَللَّهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا، وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي، وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔ "تیرے سوا

کوئی معبود برحق نہیں ہے، تو پاک ہے، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے گناہ کی بخشش طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما، مجھے ہدایت دینے کے بعد میرے دل کو ٹیڑھا نہ کر اور مجھے اپنے ہاں رحمت سے نواز، بلاشبہ تو بہت زیادہ نوازنے والا ہے۔"

ضعیف: سنن ابوداؤد: ۵۰۶۱، عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۷۵۴، صحیح ابن حبان: 5531 عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۸۶۵، کتاب الدعاء للطبرانی: ۷۶۲، الدعوات الکبیر: 461 عبداللہ بن ولید بن قیس تجیبی کمزور راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الکلم الطیب 45)

108۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھی نیند سے بیدار ہو کر یہ دعا پڑھتا ہے: اَلْحَمْدُ لله الَّذِیْ خَلَقَ النَّوْمَ وَ الْیَقْظَةَ، اَلْحَمْدُ لله الَّذِیْ بَعَثَنِیْ سَالِمًا سَوِیًّا، أَشْهَدُ أَنَّ اللهَ مُحْيِ الْمَوْتٰی، وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ "تمام تعریف اللہ کے لیے ہے، جس نے نیند اور بیداری کو پیدا کیا۔ سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے صحیح سالم اٹھایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر پورا قادر ہے" تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا ہے۔

ضعیف: الدیلمی: ۶۰۵۹، عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۱۳۰۔

جعفر بن محمد بن جعفر المدینی ضعیف راوی ہے۔

109۔ حضرت شریق الہوزنی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تو میں نے ان سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو پہلے

کیا پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا: تو نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے جس کے متعلق تجھ سے پہلے کسی نے بھی سوال نہیں کیا، آپ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو دس مرتبہ اَللّٰہُ أَکْبَرُ، دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، دس مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ، دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، دس مرتبہ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ، اور دس بار یہ دعا پڑھتے: أَللّٰھُمَّ! إِنِّيْ أَعُوْذُبِکَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ "اے اللہ میں تجھ سے دنیا اور قیامت کی تنگی سے پناہ مانگتا ہوں۔" پھر نماز شروع کرتے۔

ضعیف: عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۸۷۰، عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۷۶۷، مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۹۳۲۷، الدیلمی: ۱۹۴۷، صحیح ابن حبان: ۲۶۰۲، موارد الظمآن: ۶۴۹، سنن ابوداود: ۵۰۸۵، مسند احمد: ۲۵۱۵۵، شریق الھوزنی رحمۃ اللہ علیہ مجہول راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

نوافل میں استفتاح کی دعائیں

110۔ حضرت عاصم بن حمید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی ﷺ تہجد کی نماز کس طرح شروع کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: تو نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے جس کے متعلق تجھ سے پہلے کسی نے بھی سوال نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ دس مرتبہ اَللّٰہُ أَکْبَرُ، دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، دس مرتبہ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ اور دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، کہتے تھے پھر فرماتے: أَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِيْ وَاھْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَ عَافِنِيْ، أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ

ضِيْقِ الْمُقَامِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، ”اے اللہ مجھے بخش دے، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق عطا فرما اور مجھے عافیت دے۔ میں قیامت کے دن تنگی والی جگہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

حسن: سنن نسائی:۱۶۱۸۔

زید بن حباب، معاویہ بن صالح اور عاصم بن حمید صدوق راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح ابی داود:742)

111۔ حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو اپنی نماز کے شروع میں کیا پڑھتے تو انہوں نے فرمایا: أَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ، وَمِيْكَائِيْلَ وَ إِسْرَافِيْلَ، فَا طِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ !أَ نْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَا نُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ، اهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ”اے اللہ! جبرائیل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام کے رب! آسمانوں وزمین کے پیدا کرنے والے! ظاہر اور پوشیدہ کے جاننے والے! تو اپنے بندوں میں فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں، تو اپنے حکم سے مجھے سیدھی راہ بتا جس میں حق کے بارے میں اختلاف ہوا ہے۔ بے شک تو ہی جسے چاہے سیدھی راہ بتاتا ہے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۷۷۰

112۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، عمرو (راوی) کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون سی نماز تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا،

الْحَمْدُ لله كَثِيْرًا، الْحَمْدُ لله كَثِيْرًا، الْحَمْدُ لله كَثِيْرًا، سُبْحَانَاللهِ بُكْرَةً وَّأَصِيْلاً، سُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَّأَصِيْلاً، سُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَّأَصِيْلاً ”اللہ سب سے بڑا ہے اور بہت بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور بہت بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور بہت بڑا ہے، سب تعریفات اللہ کے لیے ہیں۔ سب سے زیادہ تعریفات اللہ کے لیے ہیں، سب سے زیادہ تعریفات اللہ کے لیے ہیں، سب سے زیادہ تعریفات اللہ کے لیے ہیں، اللہ ہر عیوب سے پاک ہے صبح وشام اسی کی ثنا ہے، اللہ ہر عیوب سے پاک ہے صبح وشام اسی کی ثنا ہے، اللہ ہر عیوب سے پاک ہے صبح وشام اسی کی ثنا ہے۔“ پھر یہ کلمات کہتے: أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، مِنْ نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ وَهَمْزِهِ۔ ”میں شیطان مردود کے دم، پھونک اور جنون سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

حسن: سنن ابوداود:764، سنن ابن ماجہ:807، مسند احمد:4/85، عاصم بن عمیر العنزی صدوق راوی ہے۔ ابن حبان نے کتاب الثقات میں ذکر کیا اور حاکم نے اس کی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ نیز ذہبی نے الکاشف میں اس کی توثیق کی طرف اشارہ کیا ہے۔

113۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آدمی نے یہ کلمات کہے: اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا والْحَمْدُ لله كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَّ أَصِيْلاً ”اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا، سب تعریف اللہ کے لیے ہے، بہت زیادہ اور صبح وشام اللہ کی تسبیح ہے۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟ تو لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ان کلمات سے متعجب ہوں کہ ان

کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے ہیں۔

صحیح: صحیح مسلم:601

114۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات میں تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: أَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ(أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَ مَنْ فِيْهِنَّ)، وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ و مَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ، وَ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَ قَوْلُكَ حَقٌّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، أَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَ إِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، (أَنْتَ إِلٰهِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ) "اے اللہ! ہر طرح کی تعریف تیرے ہی لئے ہے، تو آسمان اور زمین اور اس میں رہنے والی تمام مخلوق کا سنبھالنے والا ہے۔ اور حمد تمام کی تمام بس تیرے ہی لئے مناسب ہے تو آسمان اور زمین اور جو کچھ اس میں ہے اس کا نور ہے۔ اور تعریف تیرے لئے ہی ہے اور آسمان و زمین کی حکومت صرف تیرے ہی لئے ہے۔ اور تعریف تیرے ہی لئے زیبا ہے تو سچا ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیری ملاقات سچی ہے اور تیرا فرمان سچا ہے، اور جنت سچ ہے، دوزخ سچ ہے، انبیاء سچے ہیں، محمد ﷺ سچے ہیں، اور قیامت کا ہونا سچ ہے، اے میرے اللہ! میں تیرا ہی فرمانبردار ہوں، اور تجھ ہی پر ایمان رکھتا ہوں تجھ ہی پر بھروسہ ہے،

تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں، تیرے لئے ہی جھگڑتا ہوں، تجھ ہی کو حاکم مانتا ہوں پس میری اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دے، خواہ وہ ظاہر ہوئی ہوں یا پوشیدہ، مقدم و مؤخر تو ہی ہے، معبود صرف تو ہی ہے، (یا تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں) نہ نیکی کرنے کی طاقت اور نہ برائی سے بچنے کی قوت، مگر تیرے ساتھ۔

صحیح: صحیح بخاری:1120، 6317، صحیح مسلم:769

قنوت وتر کی دعائیں

115۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو چند کلمے سکھائے جن کو میں وتر کی قنوت میں کہا کروں: أَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ، وَ عَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ ، وَ تَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ ، وَ قِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ، إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ، (وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ)① ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ (نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ إِلَيْكَ② / أَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ إِلَيْكَ③) وَ صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ④ "اے اللہ! مجھے ہدایت دے ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے ہدایت دی، مجھے عافیت دے ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے عافیت دی، مجھ کو دوست بنا ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے دوست بنایا۔ جو کچھ تو نے مجھے دیا اس میں برکت عطا فرما اور مجھے اس چیز کے شر سے بچا جو تو نے مقدر کیا ہے اس لیے کہ تو فیصلہ کرتا ہے تجھ پر کوئی حکم نہیں چلا سکتا۔ جس کو تو دوست رکھے وہ ذلیل نہیں ہو سکتا (اور جس سے تو دشمنی رکھے وہ عزت نہیں پا سکتا)① اے ہمارے رب! تو برکت والا اور بلند و بالا ہے (ہم تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں② / میں تجھ سے بخشش طلب کرتا اور ہم تیری طرف رجوع کرتے ہیں)

اذکار المسلم

③ اور اللہ نبی محمد ﷺ پر رحمتیں نازل کرے ۔④

حسن: مسند احمد: 1/199، صحیح ابن خزیمہ: 1095، یونس بن ابی اسحاق صدوق اور تدلیس سے بری ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح ابی داود: 1281)

حسن①: سنن بیہقی: 3/38، ابو بکر عبد الرحمن بن عبد الملک بن شیبہ صدوق راوی ہے اور باقی تمام راوی ثقات ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح ابی داود: 1281)

لم یوجد②: قوسین کے الفاظ نہیں ملے

ضعیف جداً③: الاحاد والمثانی: 415،

عبد اللہ بن شبیب بن خالد منکر الحدیث ہے۔

ضعیف④: سنن النسائی: ۱۷۴۷،

عبد اللہ بن علی بن حسن کا اپنے دادا حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ارواء الغلیل: 431)

116۔ عبد اللہ بن حارث رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ابو حلیمہ معاذ رضی اللہ عنہ قنوت میں نبی ﷺ پر درود بھیجتے تھے۔

ضعیف: فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ لاسماعیل بن اسحاق القاضی: 107۔

قتادہ بن دعامہ کی تدلیس ہے۔

117۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز وتر کے آخر میں یہ فرماتے تھے: أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى

نَفْسِكَ ”اے اللہ! میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ طلب کرتا ہوں، تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ چاہتا ہوں اور تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری تعریف کا مکمل احاطہ نہیں کر سکتا، تو اسی طرح ہے جس طرح تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔“

صحیح: سنن ابو داود: 1427، جامع ترمذی: 3566، سنن نسائی: 1748

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح ابی داود: 1282)

نماز وتر کے بعد دعا

118۔ حضرت عبد الرحمن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے۔ ان میں (پہلی رکعت میں) ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾، (دوسری میں) ﴿قُلْ يٰٓأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور (تیسری میں) ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے تھے اور رکوع سے پہلے قنوت (وتر) پڑھتے، پھر جب سلام پھیرتے تو فرماتے: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ، اور تیسری بار لمبی آواز کرتے اور یہ (بھی) کہتے: رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الرُّوْحِ ”فرشتوں اور روح کا رب۔“

صحیح: سنن دار قطنی: ۲/ ۳۱، سنن نسائی: 1734

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا

119۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ (دعا) پڑھتے: (بِسْمِ اللهِ) ① أَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ، ” (اللہ کے نام کے ساتھ) اے اللہ! میں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

صحیح: صحیح بخاری: ۱۴۲، ۶۳۲۲، صحیح مسلم: ۳۷۵، سنن ابو داود: ۵

ضعیف ①: مصنف ابن ابی شیبہ: 29902، کتاب الدعاللطبرانی: 324، ابو معشر نجیح بن عبد الرحمن سندھی ضعیف راوی ہے۔ کتاب الدعاللطبرانی: 323، قتادہ بن دعامہ کی تدلیس ہے اور عدی بن ابی عمارہ صدوق راوی کی قتادہ سے روایت مضطرب ہے (میزان الاعتدال: 5598)

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا

120۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلا سے نکلتے تو کہتے: غُفْرَانَكَ ”اے اللہ میں تیری مغفرت چاہتا ہوں۔“

حسن: سنن ابو داود: 30، جامع ترمذی: 7، سنن ابن ماجہ: 300 یوسف بن ابی بردہ صدوق الحدیث اور باقی راوی ثقہ ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح ابی داود: 23)

121۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلا سے نکلتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لله الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنِّيْ الْأَذٰى وَعَافَانِيْ ”سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھ سے تکلیف دور کی اور مجھے عافیت دی“

ضعیف: سنن ابن ماجہ: ۳۰۱، مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۹۸۹۸، ۲۹۹۰۱، عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۲۲، طبرانی فی الدعاء: ۳۶۹، اسماعیل بن مسلم ضعیف اور حسن بصری اور قتادہ بن دعامہ کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ارواء الغلیل: 53)

وضو سے پہلے کی دعا

122۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا وضو

نہیں اس کی نماز نہیں اور جس نے وضو (کی ابتدا) میں اللہ کا نام (بِسْمِ اللهِ) ذکر نہ کیا اس کا وضو نہیں ہے۔

ضعیف: سنن ابن ماجہ:397، مسند ابو یعلیٰ:1060، مسند احمد:3/41 ربیح بن عبد الرحمن بن ابی سعید علی الراجح ضعیف راوی ہے۔

123۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بسم اللہ سے وضو (کا آغاز) کرو۔

صحیح: سنن نسائی:78، صحیح ابن خزیمۃ:144۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح ابن خزیمۃ)

وضو کے دوران دعا

124۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے وضو کے دوران یہ کلمات کہے: أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ، وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ "اے اللہ! میرے گناہ بخش دے، میرے گھر میں وسعت دے اور میرے رزق میں برکت فرما۔"

ضعیف: عمل الیوم والليلہ لابن السنی:28، عمل الیوم والليلہ للنسائی:80۔

ابو مجلز کا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔

وضو کے بعد کی دعائیں

125۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ذمے اونٹوں کی دیکھ بھال تھی۔ چنانچہ (ان کے چرانے کی) میری باری آئی تو میں انہیں شام کو واپس لایا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں پایا کہ آپ ﷺ کھڑے لوگوں کو حدیث بیان کر رہے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کے یہ کلمات پائے: جو

مسلمان اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھے، اس حال میں کہ اس کا دل اور چہرہ نماز کی طرف متوجہ ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔(یہ کلمات سن کر) میں نے کہا: یہ کتنے شاندار کلمات ہیں ؟ تو اچانک میرے سامنے ایک شخص کہہ رہا تھا کہ اس سے پہلی بات اس سے بھی عمدہ تھی، میں نے دیکھا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے کہا: لگتا ہے تو ابھی آیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر یہ دعا پڑھے: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُه (اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ)① " میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں (اے اللہ! مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں اور بہت زیادہ پاکی اختیار کرنے والوں میں کر دے۔)① " تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس میں سے چاہے داخل ہو جائے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۳۴، سنن ابوداود: ۱۶۹، مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۱

ضعیف①: جامع ترمذی:1055، ابو ادریس خولانی عائذ اللہ بن عبد اللہ کا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔(تحفۃ التحصیل فی ذکر رواۃ المراسیل لابی زرعہ)، عثمان مجہول راوی ہے (میزان الاعتدال:10414) نیز ابو عثمان کی عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات بھی ثابت نہیں (تحفۃ التحصیل فی ذکر رواۃ المراسیل لابی زرعہ) مصنف عبد الرزاق:731، سلیمان بن مہران اعمش کی تدلیس ہے، سالم بن ابی الجعد کا علی سے سماع ثابت نہیں (المراسیل لابن ابی حاتم، ص:80) طبرانی کبیر:5052 ، اعمش کی تدلیس ہے اور سالم بن ابی الجعد اور ثوبان کے درمیان انقطاع ہے۔(کتاب المراسیل، ص:80) عمل الیوم واللیلہ

لابن السنی: 32 سعید بن مرزبان ابو سعید البقال الاعور ضعیف مدلس راوی ہے۔

نوٹ ۱: یہ دعا پڑھتے وقت نگاہ آسمان کی طرف کرنے کے الفاظ ثابت نہیں۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ کیجیے:

ضعیف: مسند بزار: ۲۴۶، مسند احمد: ۱/ ۱۹، سنن ابوداود: ۱۷۰، مسند ابویعلی: ۲۴۹، ابن عم عقیل مجہول راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف ابی داود: 24)

نوٹ ۲: اس دعا کو تین مرتبہ پڑھنا چاہیے۔

ضعیف: ابن السنی: ۲۹، عبد الرحمن بن سوار ہذلی مجہول راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 4578)

126۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور کہا: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوْبُ إِلَيْكَ " پاک ہے تو اے اللہ! اپنی تعریف کے ساتھ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں " تو اس کے لیے ایک رقعہ لکھا جاتا ہے پھر اس پر مہر لگا دی جاتی ہے اور وہ مہر قیامت کے دن توڑی جائے گی۔

صحیح: السنن الکبری للنسائی: ۶/ ۲۵، عمل الیوم وا للیلہ للنسائی: 80، طبرانی اوسط: 1511، مصنف ابن ابی شیبہ ۲۹۸۸۴، ۱۹

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ: 2651)

اذکار المسلم

گھر سے نکلتے وقت

127۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر سے نکلے اور یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ”اللہ کے نام سے (نکلتا ہوں) اللہ پر میں نے بھروسہ کیا، نقصان سے بچنے کی طاقت اور فائدے کے حصول کی قوت اللہ کی توفیق کے بغیر (کسی میں نہیں ہے)۔“ اسی وقت اس کے حق میں یہ بات کہی جاتی ہے۔ (سارے کاموں میں) تیری رہنمائی کی گئی تو کفایت کیا گیا اور (ہر طرح کی برائی اور خسارے سے) بچا لیا گیا پس شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے تم اس شخص پر کیسے مسلط ہو سکتے ہو جس کی رہنمائی کی گئی، جو کفایت کیا گیا اور محفوظ کیا گیا۔

حسن: الاحادیث المختارۃ للضیاء المقدسی: ۱۵۴۰، یحی بن سعید بن ابان صدوق راوی ہے

128۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی میرے گھر سے باہر نکلتے تو اپنی نظر کو آسمان کی طرف اٹھاتے اور فرماتے: أَللّٰهُمَّ! إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ، أَوْأَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ ”اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں کہ میں گمراہ ہوں یا گمراہ کیا جاؤں، میں پھسلوں یا پھسلایا جاؤں، میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، میں جہالت کروں یا مجھ پر جہالت کی جائے۔“

ضعیف: مسند احمد: 6/318، سنن ابو داود: 5094، سنن نسائی: 5488، سنن ابن ماجہ: 3884، عامر بن شرحبیل شعبی کا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں۔ (تہذیب التہذیب: 3/341) ضعیف جداً: طبرانی کبیر: 19510 اور طبرانی

اوسط:2473 ابو بکر ہذلی متروک راوی ہے۔

129۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کا معاشی معاملہ مشکل ہو، اسے گھر سے نکلتے وقت یہ کلمات کہنے سے کون سی چیز مانع ہے: بِسْمِ اللّٰهِ عَلَى نَفْسِي وَمَالِي وَدِينِي، أَللّٰهُمَّ رَضِّنِي بِقَضَائِكَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا قُدِّرَ لِي حَتَّى لَا أُحِبَّ تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ، وَلَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ

''اللہ کے نام سے اپنی جان، اپنے مال اور اپنے دین پر، اے اللہ! مجھے اپنے فیصلے سے راضی کر، جو چیز میرے مقدر میں کی ہے، اس میں میرے لیے برکت دے، حتی کہ میں اس چیز کی تعجیل کو پسند نہ کروں جو تو نے مؤخر کیا ہے اور اس چیز کی تاخیر کو پسند نہ کروں جو تو نے (میرے لیے) جلد کیا ہے۔

ضعیف جداً: الدعاء للطبرانی:410، عمل الیوم وا للیلہ ابن السنی:349، یحیی بن سعید العطار متروک اور عیسی بن میمون مدنی واسطی ضعیف ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف جداً کہا ہے (الضعیفہ:6038)

گھر میں داخل ہونے کی دعا

130۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو اور داخل ہونے کے وقت اور کھانا کھانے کے وقت اللہ کا ذکر کرتا (یعنی بسم اللہ کہتا) ہے تو شیطان (اپنے رفقاء سے) کہتا ہے: نہ تمہارے سونے کی جگہ اور نہ تمہارے لیے شام کا کھانا ہے اور جب وہ داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنے رفقاء سے) کہتا ہے: تمہارے لیے سونے کی جگہ ہے اور جب وہ کھانا کھاتے وقت بھی اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ

تمھیں سونے کی جگہ بھی مل گئی اور کھانا بھی۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۰۱۸، سنن ابوداود: ۳۷۶۵، سنن ابن ماجہ: ۳۸۸۷

131۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین افراد کی حفاظت اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے (1)۔ ایسا آدمی جو اللہ عزوجل کے راستے میں جنگ کے لیے نکلے تو یہ شخص اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے تاوقتیکہ وہ اسے فوت کر کے جنت میں داخل کر دے یا اسے اجر و ثواب سے لوٹائے گا جو اس نے حاصل کیا ہو، (2)۔ ایسا شخص جو مسجد کی طرف چلے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہے حتی کہ وہ اسے فوت کر کے جنت میں داخل کر دے یا اسے اس اجر و ثواب سے لوٹائے گا، جو اس نے کمایا ہے (3)۔ وہ شخص جو گھر میں سلام کہہ کر داخل ہو اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے۔

صحیح: صحیح ابن حبان: 499 سنن ابوداود: 2492، سنن بیہقی: 9/166

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح ابی داود: 2253)

132۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے گھر داخل ہو تو اسے کہنا چاہیے: اَللّٰهُمَّ! إِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا، وَبِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا، وَعَلَى رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا "اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی بھلائی کا، اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے، اللہ کے نام سے ہم نکلے اور اپنے رب ہی پر ہم نے بھروسہ کیا۔" پھر اپنے گھر والوں پر سلام کہے۔

ضعیف: سنن ابو داود: 5096، طبرانی کبیر: 3374، محمد بن اسماعیل بن عیاش ضعیف ہے۔ شریح بن عبید کی ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت منقطع ہے (تہذیب

التھذیب: 3/155، کتاب المراسیل لابن ابی حاتم:327)

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ:5832)

نماز کے لیے مسجد آتے وقت کی دعا

133۔ حضرت ام رافع رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ایسا عمل بتایئے جس پر اللہ عزوجل مجھے اجر و ثواب سے نوازے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام رافع رضی اللہ عنہا! جب تو نماز کے لیے اٹھے تو: دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، دس مرتبہ الحمدللہ، دس مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اور دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہہ، چنانچہ جب تو دس مرتبہ سبحان اللہ کہے گی تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: یہ میرے لیے ہیں (یعنی ان کلمات میں میری تعریف ہے)، جب تو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے گی تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: یہ میرے لیے ہیں، جب تو الحمدللہ کہے گی تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: یہ میرے لیے ہے، جب تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ، کہے گی تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: یہ میری تعریف ہے اور جب تو استغفار کرے گی تو اللہ تعالیٰ کہیں گے: یقیناً میں نے تجھے معاف کر دیا۔

حسن: عمل الیوم واللیلہ لابن السنی:107، عطاف بن خالد صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن کہا ہے (الصحیحہ: 3338)

صبح کی نماز کو جاتے وقت کی دعا

134۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی) نماز کے لئے یہ کہتے ہوئے نکلے: أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا، وَ فِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا، وَ اجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْراً، وَ اجْعَلْ مِنْ خَلْفِيْ نُوْرا، وَ مِنْ أَمَامِيْ نُوْراً، وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْراً، وَمِنْ تَحْتِيْ

نُوْرًا، أَللَّهُمَّ أَعْطِنِيْ نُوْرًا۔ ’’اے اللہ! میرے دل کو نور سے معمور کر دے اور بھر دے میری زبان میں نور، میرے کانوں میں نور، میری آنکھوں میں نور، میرے پیچھے نور، میرے آگے نور، میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور بھر دے، اے اللہ مجھے نور عطا فرما۔‘‘

صحیح: صحیح مسلم: ۷۶۳،

134۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی سنتیں ادا کیں اور یہ دعا پڑھی: أَللَّهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرا، وَ فِيْ بَصَرِيْ نُوْراً، و فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا، وَعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا، وَ عَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا، وَفَوْقِيْ نُوْرًا، وَ تَحْتِيْ نُوْرًا وَ أَمَامِيْ نُوْرًا، وَخَلْفِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ لِيْ نُوْرًا، وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا، وَعَصَبِيْ نُوْرًا، وَلَحْمِيْ نُوْرًا، وَدَمِيْ نُوْرًا، وَشَعْرِيْ نُوْرًا، وَبَشَرِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا، وَّعَظِّمْ لِيْ نُوْرًا، أَللَّهُمَّ أَعْطِنِيْ نُوْرًا (أَللَّهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا، وَفِيْ قَبْرِيْ نُوْرًا، فِيْ عِظَامِيْ نُوْرًا①) (وَزِدْنِيْ نُوْرًا، وَزِدْنِيْ نُوْرًا، وَ زِدْنِيْ نُوْرًا②) (وَهَبْ لِيْ نُوْرًا عَلٰى نُوْرٍ③) ’’اے اللہ میرے دل میں نور کر دے، میری آنکھوں میں نور کر دے، میرے کانوں میں نور بھر دے، میرے دائیں اور بائیں نور کر دے، میرے اوپر، نیچے، سامنے اور پیچھے نور کر دے اور میرے لیے نور ہی نور کر دے۔ میری زبان، پٹھوں، گوشت، خون، بالوں اور چمڑی میں نور کر دے۔ میری روح کو نور سے بھر دے۔ میرے لیے نور کو بڑھا اور عطا فرما۔‘‘ (اے اللہ! میرے لیے نور کر دے، میری قبر میں نور بھر دے اور میری ہڈیوں میں نور بھر دے۔‘‘)①(اور میرے لیے نور بڑھا دے، اور میرے لیے نور بڑھا دے، اور میرے لیے نور بڑھا دے)② (اور عطا کر

مجھے نور پر نور) ③

صحیح: صحیح بخاری: ۶۳۱۶ ، صحیح مسلم: ۷۶۳،

ضعیف ①: جامع ترمذی: ۳۴۱۹، محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (جامع ترمذی)

ضعیف ②: طبرانی کبیر: ۱۰۶۶۸، طبرانی اوسط: ۳۶۹۶، صحیح ابن خزیمہ: 1119

محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی ضعیف راوی ہے۔

ضعیف ③: ابن ابی عاصم فی کتاب الدعا بحوالہ فتح الباری: ۱۱/ ۱۱۸۔ سند نہیں ملی

135۔ حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہی پڑھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلکی سی دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: أَللّٰهُمَّ! رَبَّ جَبْرَائِیْلَ وَمِیْكَائِیْلَ، وَإِسْرَافِیْلَ، وَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم، أَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ "اے اللہ! جبرائیل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب، میں آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

ضعیف: مستدرک حاکم: ۳/ ۶۲۲، طبرانی کبیر: ۵۲۰، ابن السنی: ۱۰۱ مبشر بن ابی الملیح اور عباد بن سعید بصری مجہول راوی ہیں اور یحیٰ بن ابو زکریا غسانی ضعیف راوی ہے۔

136۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات کہے: أَللّٰهُمَّ !إِنِّی أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ ،تَهْدِی بِهَا قَلْبِی وَتَجْمَعُ بِهَا أَمْرِی ،وَتَلُمُّ بِهَا شَعَثِی، وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِی وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِی، وَتُزَكِّی بِهَا عَمَلِی وَتُلْهِمُنِی بِهَا رَشَدِی، وَتَرُدُّ بِهَا أُلْفَتِی وَتَعْصِمُنِی بِهَا

مِنْ كُلِّ سُوءٍ ،أَللَّهُمَّ! أَعْطِنِى إِيمَانًا وَيَقِينًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ وَرَحْمَةً أَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِى الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ ، أَللَّهُمَّ! إِنِّى أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ فِى الْعَطَاءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ، وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الأَعْدَاءِ، أَللَّهُمَّ! إِنِّى أُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِى وَإِنْ قَصَّرَ رَأْيِى وَضَعُفَ عَمَلِى، افْتَقَرْتُ إِلَى رَحْمَتِكَ، فَأَسْأَلُكَ يَا قَاضِىَ الأُمُورِ! وَيَا شَافِىَ الصُّدُورِ! كَمَا تُجِيرُ بَيْنَ الْبُحُورِ أَنْ تُجِيرَنِى مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُورِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُورِ، أَللَّهُمَّ! مَا قَصَّرَ عَنْهُ رَأْيِى وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِى وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْأَلَتِى مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ ،أَوْ خَيْرٍ أَنْتَ مُعْطِيهِ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ، فَإِنِّى أَرْغَبُ إِلَيْكَ فِيهِ وَأَسْأَلُكَهُ بِرَحْمَتِكَ رَبَّ الْعَالَمِينَ، أَللَّهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ وَالأَمْرِ الرَّشِيْدِ! أَسْأَلُكَ الأَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ الرُّكَّعِ السُّجُودِ الْمُوفِينَ بِالْعُهُوْدِ، إِنَّكَ رَحِيْمٌ وَدُوْدٌ وَأَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ، أَللَّهُمَّ !اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّينَ وَلاَ مُضِلِّينَ سِلْمًا لأَوْلِيَائِكَ وَعَدُوًّا لأَعْدَائِكَ، نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ أَحَبَّكَ ،وَنُعَادِى بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ، أَللَّهُمَّ! هَذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الإِسْتِجَابَةُ وَهَذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلاَنُ، أَللَّهُمَّ! اجْعَلْ لِىْ نُوْرًا فِىْ قَبْرِىْ ،وَنُوْرًا فِىْ قَلْبِىْ، وَنُوْرًا مِنْ بَيْنِ يَدَىَّ وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِىْ، وَنُوْرًا عَنْ يَمِينِىْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِى، وَنُوْرًا مِنْ فَوْقِى وَنُوْرًا مِنْ تَحْتِى ،وَنُوْرًا فِى سَمْعِىْ وَنُوْرًا فِىْ بَصَرِىْ، وَنُوْرًا فِىْ شَعْرِىْ، وَنُوْرًا فِىْ بَشَرِىْ،وَنُوْرًا فِىْ لَحْمِىْ وَنُوْرًا فِىْ دَمِىْ، وَنُوْرًا فِىْ عِظَامِىْ، أَللَّهُمَّ! أَعْظِمْ لِىْ نُوْرًا،وَأَعْطِنِىْ نُوْرًا ،وَاجْعَلْ لِىْ نُوْرًا،

سُبْحَانَ الَّذِی تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهِ، سُبْحَانَ الَّذِی لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَکَرَّمَ بِهِ، سُبْحَانَ الَّذِی لاَ یَنْبَغِی التَّسْبِیحُ إِلاَّ لَهُ، سُبْحَانَ ذِی الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ، سُبْحَانَ ذِی الْمَجْدِ وَالْکَرَمِ، سُبْحَانَ ذِی الْجَلاَلِ وَالإِکْرَامِ" اے اللہ! میں تجھ سے ایسی ہدایت مانگتا ہوں جو تیرے پاس ہے جس سے میرا دل اور معاملہ جمع ہو جائے اور مجھے پریشانی سے جمعیت حاصل ہو جائے اور اس کی برکت سے میرا غائب سنور جائے اور میرے حاضر کا درجہ بلند ہو جائے اور میرا عمل اس کی وجہ سے پاک ہو جائے۔ مجھے سیدھی راہ سمجھا دے اور جمع کر دے اس میں میری الفت کو اور اس سے میری ہر برائی سے بچا لے۔ اے اللہ! مجھے ایسا ایمان اور یقین عطا فرما کہ اس کے بعد کفر نہ ہو اور ایسی رحمت عطا فرما کہ دنیا و آخرت میں کہ تیرے شرف و کرامت کو پالوں۔ اے اللہ! میں قضا میں اپنی مراد پہنچنا مانگتا ہوں اور شہیدوں کی مہمانی، نیکوں کی زندگی اور دشمن پر نصرت مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں اپنی حاجت تیرے سامنے پیش کرتا ہوں اگرچہ میری عقل کم اور عمل کمزور ہے۔ محتاج ہوں تیری رحمت کا اور تجھ ہی سے مانگتا ہوں اے ہر کام کے بنانے والے! اور سینوں کے درست کرنے والے! تاکہ تو مجھے دوزخ کے عذاب سے بچا لے جیسا تو دریاؤں کو ملنے سے بچاتا ہے اور ہلاک کرنے والی دعا سے بچاتا ہے اور قبروں کے فتنوں سے۔ اے اللہ! جو بھلائی میری سوچ میں نہ آئی ہو اور ابھی تک میرا اس معاملہ تک سوال نہ پہنچا ہو اور تو نے اپنی مخلوق میں سے بھلائی کا وعدہ بھی کیا ہو یا وہ چیز جو تو اپنے بندے کو عطا کرنے والا ہے تو میں تجھ سے وہ طلب کرتا ہوں اور تیری بڑی رحمت کے وسیلے سے تجھ سے وہ دعا مانگتا ہوں اے جہانوں کے پالنے والے بڑی قوت والے رب اور اچھے کام کرنے والے! میں تجھ سے قیامت کے دن کا امن اور رکوع

وسجود کرنے والے، عہد پورا کرنے والے مقربین کا جنت میں ساتھ مانگتا ہوں بے شک تو مہربان ہے، دوست رکھنے والا ہے۔ تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! ہمیں ہدایت یافتہ اور ہدایت کرنے والا بنا دے نہ کہ گمراہ اور گمراہ کرنے والا۔ ہم تیری محبت کے سبب تیرے دوستوں سے دوستی رکھنے والے اور تیرے دشمنوں سے دشمنی رکھنے والے۔ اے اللہ! یہ ایک دعا ہے اور تیرے ذمے ہے اسے قبول کرنا میری طرف سے کوشش اور تجھ پر ہی بھروسہ ہے۔ اے اللہ! میری قبر میں نور بھر دے، میرے دل کو نور سے معمور کر دے اور بھر دے، میرے پیچھے نور، میرے آگے نور، میرے دائیں نور اور میرے بائیں نور، میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور، میرے کانوں میں نور، میری آنکھوں میں نور، میرے بالوں میں نور، میرے بدن میں نور، میرے گوشت میں نور، میرے خون میں نور، میرے ہڈیوں میں نور۔ اے اللہ! بڑا نور بڑھا دے مجھے نور عطا فرما اور میرے لیے نور کر دے۔ پاک ہے وہ جس نے عزت کی چادر اوڑھی اور خاص کیا اسے اپنی ذات کے لیے۔ پاک ہے اور کوئی تسبیح کے لائق نہیں وہ فضل اور نعمتوں والا ہے۔"

ضعیف: کتاب الدعا للطبرانی:۴۸۲، طبرانی کبیر: ۱۰۶۶۸، طبرانی اوسط:۳۶۹۶، صحیح ابن خزیمۃ: ۱۱۱۹، الاسماء والصفات للبیہقی:۱۰۴، جامع ترمذی:۳۴۱۹، محمد بن ابی لیلی ضعیف راوی ہے، الاسماء والصفات للبیہقی: ۱۳۳، ۳۳۳، قیام رمضان للمروزی:۵ ، عیسی بن یزید بن داب لیثی منکر الحدیث ہے

ضعیف جداً: الدعوات الکبیر: ۶۹، حسن بن عمارۃ بجلی متروک راوی ہے

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع:119)

مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعائیں

137۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب مسجد میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تو فرماتے: أَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ، وَ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ، وَ سُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ، مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ " میں شیطان مردود سے عظمت والے اللہ کی، اس کے معزز چہرے کی اور اس کی قدیم بادشاہت کی پناہ چاہتا ہوں " راوی نے کہا " بس اتنا ہی کہا " میں نے کہا: 'ہاں' حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا جب کوئی یہ کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے اب وہ مجھ سے تمام دن کے لیے بچا لیا گیا

صحیح: سنن ابو داود: 466

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح ابی داود: 485)

138۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اللہ کے نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور کہے: أَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ " اے اللہ! میرے لیے رحمت کے دروازے کھول دے۔" اور جب مسجد سے باہر نکلے تو اللہ کے نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور کہے: أَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ " اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے بچا۔"

حسن: سنن ابن ماجہ: 773۔ ضحاک بن عثمان صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (سنن ابن ماجہ)

139۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لے جاتے تو فرماتے: بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ " میں اللہ کا نام لے کر (داخل ہو رہا ہوں) سلام ہو اللہ کے رسول ﷺ پر، اے اللہ! میرے لیے میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے

اپنی رحمت کے دروازے کھول دے" اور جب مسجد سے نکلتے تو فرماتے: بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ فَضْلِكَ " میں اللہ کا نام لے کر (نکل رہا ہوں) سلام ہو اللہ کے رسول ﷺ پر۔ اے اللہ! میرے لیے میرے گناہ معاف کر دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔"

حسن: سنن ابوداود:465، عبد العزیز بن محمد بن عبید دراوردی راوی صدوق ہیں۔ سنن ابن ماجہ:772، اسماعیل بن عیاش اور عمارہ بن غزیہ راوی صدوق ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الکلم الطیب:163)

140۔ حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو کہے: أَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ " اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔" اور جب نکلے تو کہے: أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ "اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔"

صحیح: صحیح مسلم:۷۱۳، سنن نسائی: ۷۳۰، مسند بزار: ۳۱۴۴

141۔ حضرت فاطمۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوتے تو حضرت محمد ﷺ پر درود اور سلام بھیجتے (یعنی فرماتے): (أَللّٰهُمَّ) صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ "اے اللہ! محمد ﷺ پر رحمت بھیج اور ان پر سلامتی نازل کر "پھر یہ دعا پڑھتے: رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ "اے پروردگار! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔" اور جب (مسجد سے) نکلتے تو حضرت محمد ﷺ پر درود اور سلام بھیجتے (یعنی فرماتے):

(أَللّٰهُمَّ) صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلِّمَ "اے اللہ! محمد ﷺ پر رحمت بھیج اور ان پر سلامتی نازل کر" پھر یہ دعا پڑھتے: رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ فَضْلِكَ۔ "اے میرے رب! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے"

ضعیف: مسند احمد: ٦/ ٢٨٣، مسند ابو یعلی: ٦٨٢٢، جامع ترمذی: ٣١٤۔ لیث بن ابی سلیم ضعیف راوی ہے اور فاطمہ بنت حسین کا اپنی دادی فاطمہ الزہرا سے سماع ثابت نہیں۔ مراسیل ابی زرعہ۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

142۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے: بِسْمِ اللهِ، أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ "اللہ کے نام سے، اے اللہ! محمد ﷺ پر رحمت نازل کر۔" اور نکلتے تو فرماتے: بِسْمِ اللهِ، أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ -اللہ کے نام سے، اے اللہ! محمد ﷺ پر رحمت نازل کر۔

ضعیف: عمل الیوم واللیلہ لابن السنی:88 ،زہری کی تدلیس ہے۔

اذان اور اس کے متعلقات

اذان

143۔ جو اذان حضرت بلال رضی اللہ عنہ دیتے تھے اس کے کلمات حسب ذیل ہیں:

اَللّٰہُ أَکْبَرُ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ   اَللّٰہُ أَکْبَرُ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ

أَشْھَدُ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ   أَشْھَدُ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ

أَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ   أَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ   حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ   حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ   لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ

حسن: سنن ابو داود: ۴۹۹، سنن ابن ماجہ: ۷۰۶، محمد بن اسحاق صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح ابی داود: 512)

دوہری اذان

144۔ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کلمات اذان سکھلائے تھے وہ حسب ذیل ہیں۔ اس اذان کو دوہری اذان کہا جاتا ہے۔

اَللّٰہُ أَکْبَرُ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ   اَللّٰہُ أَکْبَرُ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ

أَشْھَدُ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ   أَشْھَدُ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ   أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ

اَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ   أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ   أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ   حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ   حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ   لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ

صحیح: صحیح مسلم: ۳۷۹

تہجد کی اذان

145۔ صبح (تہجد) کی اذان میں حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ یہ الفاظ بھی کہے جائیں: اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ -

”نماز نیند سے بہتر ہے، نماز نیند سے بہتر ہے۔“

صحیح: سنن ابو داؤد: ۵۰۱

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح ابی داود:515)

اذان کا جواب

146۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اذان سنتے وقت (مؤذن کے شہادتین کہنے کے بعد ①) یہ کہے: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ، رَضِيْتُ بِا للهِ رَبًّا، وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا، وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا- ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے

اور رسول ہیں۔ میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر، محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر۔" تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۳۸۶ ،

حسن①: صحیح ابن خزیمہ: (۱/ ۲۲۰)، سعید بن کثیر بن عفیر، یحیی بن ایوب غافقی اور حکیم بن عبد اللہ بن قیس صدوق راوی ہیں۔

147۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! یقیناً مؤذن ہم سے فضیلت لے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس طرح مؤذن کہتا ہے تو تم بھی اسی طرح کہو۔ پھر جب تم اس (اذان کے جواب) سے فارغ ہو تو سوال کرو، دیے جاؤ گے۔

حسن: سنن ابو داود: ۵۲۴، یحیی بن عبد اللہ بن شریح المعافری صدوق اور باقی راوی ثقہ ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن کہا ہے (صحیح ابی داود: 537)

148۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مؤذن اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے تو تم اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہو اور جب وہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو (اس کے جواب میں) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہو اور جب وہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، کہے تو (اس کے جواب میں) اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ کہو اور جب وہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ کہے تو (اس کے جواب میں) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، کہو اور جب وہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو (اس کے جواب میں) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہو اور جب وہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے تو (اس کے جواب میں) اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہو اور جب وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

کہے تو (اس کے جواب میں) لَا اِلٰهَ اِلَّا الله کہو جو شخص یہ کلمات صدق دل سے کہے گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔

صحیح: صحیح مسلم: ۳۸۵، سنن ابو داود: ۵۲۷، صحیح ابن حبان: ۱۶۸۵

149۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم موذن کی اذان سنو تو تم وہی کہو جو موذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو، کیونکہ جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگو، کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے، جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کو دیا جائے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا اور جو کوئی میرے لئے وسیلہ طلب کرے گا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

صحیح: صحیح مسلم: ۳۸۴، جامع ترمذی: ۳۶۱۴، سنن ابو داود: ۵۲۳

150۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھے: أَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ، اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مُقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ (إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ)① ۔ "اے اللہ! اس کامل پکار اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو قیامت کے دن وسیلہ اور فضیلت نصیب کر، اور اسے مقام محمود پر فائز کر، جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ (بلاشبہ تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا)① " تو اسے قیامت کے دن میری شفاعت ضرور ملے گی۔

صحیح: صحیح بخاری: ۶۱۴، ۴۷۱۹، جامع ترمذی: ۲۱۱، سنن ابو داود: ۵۲۹

صحیح①: سنن بیہقی: 1/410

اذان اور تکبیر کے درمیان دعا

151۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان دعارد نہیں ہوتی لہذا (اس وقت) دعا کیا کرو۔

حسن: مسند احمد: 3/ 225، یونس بن اسحاق صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح ابی داود: 534)

152۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کیا کہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ سے دنیا اور آخرت کی عافیت طلب کرو۔

ضعیف: جامع ترمذی: ۳۵۹۴، یحیی بن یمان مختلط، زید بن حواری العمی ضعیف اور سفیان ثوری کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الکلم الطیب: 75)

153۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو (وقت کی دعائیں) رد نہیں کی جاتیں یا بہت کم رد کی جاتی ہیں، اذان کے وقت دعا اور جنگ کے وقت، جب لوگ ایک دوسرے سے ٹکرا رہے ہوں۔

حسن: سنن ابوداؤد: ۲۵۴۰، سنن بیہقی: ۱/ ۴۱۰، موسی بن یعقوب زمعی صدوق راوی ہے۔

مغرب کی اذان کے بعد کی دعا

154۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا کہ

مغرب کی اذان کے وقت یہ پڑھا کرو: أَللّٰهُمَّ! إِنَّ هٰذَا إِقْبَالُ لَيْلِكَ، وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ، وَ أَصْوَاتُ دُعَاتِكَ، فَاغْفِرْلِيْ ” اے اللہ! یہ تیری رات کے آنے اور تیرے دن کے جانے کا وقت ہے اور تیرے پکارنے والوں کی دعاؤں کا وقت ہے سو مجھے بخش دے۔“

ضعیف: سنن ابو داؤد: ۵۳۰، جامع ترمذی: ۳۵۸۹، مستدرک حاکم: ۱/ ۳۱۴، سنن بیہقی: ۱/ ۴۱۰، طبرانی کبیر: ۶۸۰ ابو کثیر مولیٰ ام سلمہ مجہول ہے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں: ابو کثیر مجہول راوی ہے۔ تہذیب التھذیب: ۷/ ۴۷۴، امام نووی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس حدیث کو ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا، لیکن اس کی سند میں مجہول راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس جیسی روایت کو سبب ضعف کے بغیر امت میں نشر کرنا جائز نہیں، (تمام المنہ ص ۱۴۹)

تکبیر (اقامت)

اذان کی طرح تکبیر بھی اکہری اور دوہری دونوں طرح ثابت ہے، تاہم اکہری اذان کے لیے اکہری اقامت اور دہری اذان کے لیے دہری اقامت مشروع ہے۔

اکہری تکبیر

155۔ اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَر لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ

صحیح: صحیح بخاری: ۶۰۵

دوہری تکبیر

156-اَللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ

صحیح: سنن ابوداود: ۵۰۱، ۵۰۲

تکبیر کا جواب

157۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنا شروع کی، چنانچہ جب انہوں نے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ” یقیناً نماز کھڑی ہوگئی، یقیناً نماز کھڑی ہوگئی“۔ کہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں یہ کلمات ارشاد فرمائے: أَقَامَهَا اللهُ وَ أَدَامَهَا ”اللہ تعالیٰ اسے قائم و دائم رکھے۔“

ضعیف: سنن ابوداود: ۵۲۸، سنن بیہقی: ۱/ ۴۱۱، ابن السنی: ۱۰۲، محمد بن ثابت عبدی ضعیف اور شامی شخص مجہول ہے۔

تکبیر کے بعد کی دعا

158۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب موذن کی اقامت سنتے تو یہ کلمات کہتے: أَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَةِ، وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآتِهِ سُؤَالَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ''اے اللہ! اس کامل دعا اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ پر رحمت وبرکت نازل کر اور روز قیامت انہیں ان کو سوال (مقام محمود) عطا کر۔''

ضعیف: عمل الیوم واللیلہ لابن السنی: ۱۰۵ غسان بن ربیع ضعیف راوی ہے، اسے دار قطنی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی: ۲/۲۴۶، المغنی فی الضعفاء: ۴۸۶۷

159۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر لوگ جان لیں کہ اذان اور پہلی صف میں کتنا اجر وثواب ہے، پھر قرعہ اندازی کے سوا کوئی اور حل نہ پائیں تو وہ ضرور قرعہ اندازی کریں۔

صحیح: صحیح بخاری: ۶۱۵، صحیح مسلم: ۴۳۷

160۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے حتی کہ وہ اذان نہیں سنتا۔ پھر جب اذان ہو جاتی ہے تو وہ (واپس) آجاتا ہے۔ حتی کہ جب تکبیر ہوتی ہے تو پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے اور جب تکبیر ہو جاتی ہے تو واپس آجاتا ہے اور نمازی اور اس کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ کہتا ہے: فلاں بات یاد کر، فلاں بات یاد کر، وہ اسے ایسی باتیں یاد دلاتا ہے جو نمازی کو یاد نہیں ہوتیں۔ حتی کہ اسے معلوم نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھیں۔

صحیح: صحیح بخاری: ۶۰۸، صحیح مسلم: ۳۸۹

161۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤذن کی آواز کو جو بھی جن، انسان یا کوئی دوسری چیز سنتی ہے قیامت کے دن وہ اس کے لیے گواہی دے گی۔

صحیح: صحیح بخاری:۶۰۹

مسجد میں خرید و فروخت اور گمشدہ چیز کے اعلان کی ممانعت

162۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھو تو کہو: لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ "اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے۔" اور جب کسی شخص کو (مسجد میں) گم شدہ چیز کا اعلان کرتے سنو تو کہو: لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ "اللہ تیری چیز کو نہ لوٹائے۔"

حسن: جامع ترمذی: ۱۳۲۱، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۱۷۶۔ عبد العزیز بن محمد بن عبید دراوردی صدوق راوی ہے۔

مسجد میں خلاف شرع شعر گوئی سننے پر

163۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کسی کو مسجد میں (خلاف شرع) شعر گوئی کرتے سنو تو اس کو تین مرتبہ یہ کہو: فَضَّ اللّٰهُ فَاكَ "اللہ تیرا منہ بند کرے۔"

ضعیف جداً: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۱۵۲، معرفہ الصحابہ لابی نعیم: ۱۳۲۳۔ معجم الکبیر طبرانی: ۱۴۵۴، عباد بن کثیر ثقفی متروک راوی ہے۔

صف میں پہنچ کر دعا

164۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے

تھے کہ ایک شخص نے صف میں پہنچ کر یہ دعا پڑھی: أَللّٰهُمَّ اٰتِنِيْ أَفْضَلَ مَاتُؤْتِيْ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ ”اے اللہ! مجھے وہ افضل چیز عطا فرما جو تو اپنے نیک بندے کو عطا کرتا ہے۔“ نبی ﷺ نے سن کر فرمایا کہ تو اور تیرا گھوڑا دونوں اللہ کی راہ میں شہید ہوں گے۔

حسن: عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۹۳، ابن السنی: ۱۰۵، مستدرک حاکم: ۲۴۸/۷، صحیح ابن حبان: ۴۶۴۰، صحیح ابن خزیمہ: ۴۵۳، ابو یعلیٰ: ۶۹۷/۶۹، محمد بن مسلم بن عائذ ثقہ راوی ہے، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کتاب الثقات میں اور امام عجلی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے الثقات میں ثقہ قرار دیا ہے۔

نماز میں شیطان سے پناہ

165۔ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! شیطان میری نماز، میری قراءت اور میرے درمیان حائل ہو کر انہیں خلط ملط کر دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ خنزب نامی شیطان ہے، جب تم اسے محسوس کرو تو اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ (یعنی أَعُوْذُ بِاللّٰهِ پڑھ) اور تین مرتبہ بائیں جانب تھوک۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۲۰۳، مسند احمد: ۱۷۹۱۸، ابن السنی: ۵۸۲

166۔ حضرت ابو الدردا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو ہم نے آپ ﷺ کو یہ کلمات: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ. ”میں اللہ کی تجھ سے پناہ چاہتا ہوں“ کہتے سنا، پھر آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ کلمات أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ

اللہ ”میں تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کے ساتھ لعنت کرتا ہوں“ کہے اور اپنا ہاتھ بڑھایا جیسے کوئی چیز پکڑتے ہوں۔ پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم نے نماز میں آپ ﷺ کو وہ باتیں کرتے سنا جو پہلے کبھی نہیں سنی ہیں اور یہ بھی ہم نے آپ ﷺ کو اپنا ہاتھ بڑھاتے دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا انگارہ لے کر آیا کہ اسے میرے منہ میں ڈال دے۔ چنانچہ میں نے تین بار کہا: میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں پھر میں نے کہا: میں تجھ پر اللہ کی مکمل لعنت کے ساتھ لعنت کرتا ہوں، لیکن وہ تینوں مرتبہ پیچھے نہ ہٹا۔ پھر میں نے اسے پکڑنے کا ارادہ کیا۔ اللہ کی قسم! اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح کے وقت بندھا ہوا ہوتا اور مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۵۴۲

نماز میں غیر ارادی طور پر کہے جانے والے کلمات

167۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا، وہ صف میں داخل ہوا جب کہ اس کا سانس پھولا ہوا تھا (اس نے صف میں داخل ہوتے وقت کہا) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ، ”سب تعریف اللہ کے لیے ہے، بہت زیادہ تعریف، جو پاک اور بابرکت ہو“ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے نماز مکمل کی تو پوچھا: یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟ لوگ خاموش رہے، آپ نے (دوبارہ) پوچھا: یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ اس نے کوئی برے کلمات نہیں کہے، اس پر ایک شخص گویا ہوا: میں (نماز کے لیے) آیا جب کہ میرا سانس پھولا ہوا تھا تو میں نے یہ کلمات کہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یقیناً میں نے بارہ فرشتے دیکھے، وہ جلدی کر رہے تھے

کہ ان میں سے کون ان کو اوپر لے جائے۔

صحیح: صحیح مسلم:۶۰۰

نماز میں چھینک

168۔ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، مجھے چھینک آئی تو میں نے یہ کلمات کہے "أَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَ يَرْضَى "اے اللہ! بہت زیادہ، پاکیزہ اور ایسی تعریف جس میں برکت ہو اور جس پر برکت ہو، ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے جیسا کہ ہمارا رب پسند کرتا اور راضی ہوتا ہے۔"

حسن: سنن ابوداود:۷۷۳، جامع ترمذی:۴۰۴، سنن نسائی:۹۳۲ ۔رفاعہ بن یحیی بن عبد اللہ اور معاذ بن رفاعہ صدوق راوی ہیں۔

نماز میں جمائی

169۔ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو نماز میں جمائی آئے تو بقدر استطاعت اسے روکے، کیونکہ شیطان (منہ میں) داخل ہو جاتا ہے۔

صحیح: صحیح مسلم:۲۹۹۵

نماز

170۔ نماز کا آغاز تکبیر تحریمہ سے کریں۔

صحیح: صحیح بخاری: ۶۲۵۱، صحیح مسلم: ۳۹۷

تکبیر تحریمہ کے بعد کی دعائیں

171۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قراء ت کے درمیان کچھ سکوت فرماتے تھے، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں آپ ﷺ تکبیر اور قراءت کے درمیان کیا پڑھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں (یہ) کلمات کہتا ہوں: أَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ، كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، أَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، أَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ”اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری کی ہے۔ یا اللہ! مجھے میرے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو برف، پانی اور اولوں سے دھو ڈال۔“

صحیح: صحیح مسلم: ۵۹۸، سنن نسائی: ۶۰، صحیح ابن خزیمہ: ۴۶۵

172۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تو اس دعا کا اہتمام کرتے: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ۔" اے اللہ! پاک ہے تو اپنی تعریف کے ساتھ، تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی اور معبود برحق نہیں ہے۔"

حسن: سنن ابوداود: 775، جامع ترمذی: 242، سنن ابن ماجہ: 804۔ عبد السلام بن مطہر، جعفر بن سلیمان ضبعی اور علی بن علی رفاعی صدوق راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح ابی داود: 748)

173۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا، وَّمَاأَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، أَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّاأَنْتَ، أَنْتَ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ، لَايَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَ اصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا، لَايَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ، وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ۔" میں نے یکسو ہو کر اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین بنائے اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ بلاشبہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، میں اسی بات کا حکم دیا گیا ہوں

اور میں مسلمانوں سے ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو میرا رب اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کیا، میرے سب گناہوں کو بخش دے کیوں کہ گناہوں کو تیرے علاوہ کوئی بخشنے والا نہیں۔ مجھے اچھی عادات سکھا دے، تیرے سوا اچھی عادات کی توفیق کوئی نہیں دے سکتا اور مجھ سے بری عادات دور کر دے، تیرے سوا مجھ سے بری عادات دور کرنے والا کوئی نہیں۔ میں حاضر ہوں اور تیرا فرمانبردار ہوں اور ساری خیر تیرے ہاتھوں میں ہے اور شر تیری طرف منسوب نہیں۔ میں تیرے ساتھ ہوں اور میری التجا تیری طرف ہے، تو بڑی برکت والا ہے اور بہت بلند ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف تائب ہوں۔"

صحیح: صحیح مسلم: ۷۷۱

174۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے پھر یہ کلمات کہتے: إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، أَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ وَأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَقِنِيْ سَيِّئَ الْأَعْمَالِ وَ سَيِّئَ الْأَخْلَاقِ لَا يَقِيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ۔ "بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں اس کا حکم دیا گیا ہوں اور میں اللہ کے فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اے اللہ! میری اچھے اعمال اور اچھے اخلاق کی طرف رہنمائی فرما، تیرے سوا ان کی اچھائی کی طرف کوئی راہنمائی نہیں کر سکتا اور مجھے برے اعمال اور برے اخلاق سے بچا لے، تیرے سوا ان

سے کوئی نہیں بچا سکتا۔"

حسن: سنن نسائی:۸۹۷ ۔ عمرو بن عثمان بن سعید صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ:3255)

سورہ فاتحہ کی تلاوت

175۔ حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں۔

صحیح: صحیح بخاری: ۷۵۶، صحیح مسلم: ۹۳۴، سنن ابوداؤد: ۸۲۳

سورہ فاتحہ کے بعد قرآنی تلاوت

176۔ سیدنا ابو سعید الخذری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ سورہ فاتحہ پڑھیں اور جو آسان ہو وہ پڑھیں۔

ضعیف: ابوداؤد:۸۱۸ ، قتادہ بن دعامہ کی تدلیس ہے۔

نوٹ: قران کی یہ آیت ﴿فاقرؤوا ماتیسر من القرآن﴾ اور وہ احادیث جن میں فاتحہ کے بعد دیگر سورتوں کی قرآت منقول ہے، کی رو سے سورہ فاتحہ کے بعد قرآن کی کسی سورت یا کچھ آیات کی تلاوت مشروع ہے۔

رکوع و سجود کی دعائیں

177۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو رکوع میں یہ کہا: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ "پاک ہے میرا رب بہت عظمت والا " اور جب سجدہ کیا تو یہ کہا: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى "پاک ہے میرا رب، جو سب سے بلند ہے" (یہ الفاظ کم

از کم تین مرتبہ کہے)①

صحیح: صحیح مسلم: ۷۷۲، سنن ابوداؤد: ۸۷۱، جامع ترمذی: ۲۶۲

ضعیف①: سنن ابو داود:870، جامع ترمذی:261، سنن ابن ماجہ 890 اس میں ایک راوی مجہول ہے اور امام ابو داود اس حدیث کے آخر میں لکھتے ہیں کہ ہمیں خدشہ ہے کہ یہ اضافی کلمات غیر محفوظ ہیں۔ نیز اس معنی کی روایات (جن میں کم از کم تین مرتبہ کہنے کی تعیین ہے) ضعیف ہیں۔ اس میں عون بن عبد اللہ بن عتبہ کی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں۔

178۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں یہ دعا تین دفعہ پڑھتے: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ "اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ۔"

ضعیف: سنن ابوداؤد: ۸۸۵، سعدی مجہول راوی ہے۔

179۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ أَللَّهُمَّ اغْفِرْلِيْ "پاک ہے تیری ذات اے اللہ! اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لئے تعریف ہے، اے اللہ! میری مغفرت فرما۔" پڑھا کرتے تھے۔

صحیح: صحیح بخاری: ۴۲۹۳، سنن ابوداؤد: ۸۷۷

180۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدہ میں فرماتے: سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ "بہت پاک ہے، نہایت مقدس ہے فرشتوں اور روح علیہ السلام کا رب۔"

صحیح: صحیح مسلم: ۴۸۷، سنن نسائی: ۱۱۳۵، سنن ابوداؤد: ۸۷۲

اذکار المسلم

181۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے تو کہتے:
أَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ، وَ مُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ (وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)① "اے اللہ! میں نے تیرے لیے ہی رکوع کیا، تجھ ہی پر ایمان لایا اور تیرا ہی فرمانبردار ہوا، میرے کان، آنکھیں، دماغ، ہڈیاں، اور پٹھے تیرے لیے ہی عجز گزار ہیں۔" (اور وہ چیز اللہ رب العالمین کے لیے عاجز گزار ہے جس کے ساتھ میرے قدم قائم ہیں۔)①

صحیح: صحیح مسلم: ۷۷۱، جامع ترمذی: ۳۴۲۲،

صحیح①: مسند احمد: 1/119

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو کہتے: أَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَ بِكَ اٰمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ "اے اللہ! میں نے تیرے لیے ہی سجدہ کیا، تجھی پر ایمان لایا، تیرا ہی فرمانبردار بنا، میرے چہرے نے اس ہستی کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، اس کی صورت بنائی اور اس کے کانوں اور آنکھوں کے شگاف بنائے۔ بہت برکت والا ہے اللہ جو تمام بنانے والوں سے اچھا ہے۔"

صحیح: صحیح مسلم: ۷۷۱، جامع ترمذی: ۳۴۲۱

182۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے مسواک کی، وضو کیا پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو سورہ بقرہ شروع کی جب رحمت کی آیت آتی تو رک کر رحمت کی دعا کرتے، جب عذاب کی آیت آتی تو رک کر اس سے پناہ مانگتے، پھر رکوع کیا اور قیام کے برابر رکوع کیا اور

رکوع میں یہ کلمات کہے: سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظْمَةِ" اللہ پاک ہے، طاقت، بادشاہت، برتری اور عظمت والا" پھر رکوع کے برابر سجدہ کیا اور سجدہ میں بھی یہی کہا: سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَ الْعَظْمَةِ "غلبے والا، بادشاہت، بڑائی اور عظمت والا (اللہ) پاک ہے۔"

حسن: سنن ابوداود: 873 ، سنن نسائی: 1050، مسند احمد: 6/ 24۔ معاویہ بن صالح اور عاصم بن حمید صدوق راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح ابی داود: 817)

رکوع اور سجود میں تلاوتِ قرآن کا حکم

183۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (مرض الموت میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے حجرہ کا) پردہ اٹھایا جب کہ لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنائے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگو! نبوت کی خوشخبریوں میں سے صرف نیک خواب باقی ہے جس کو مسلمان دیکھتا ہے یا وہ خواب اسے دکھایا جاتا ہے، خبردار مجھے رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع کر دیا گیا ہے، رکوع میں رب کی عظمت بیان کرو اور سجدہ میں کوشش سے دعا کرو پس زیادہ لائق ہے کہ تمہاری دعا قبول کر لی جائے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۴۷۹، مسند احمد: ۱/ ۲۱۹

رکوع کے بعد کی دعائیں

184۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ "اللہ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف

کی۔" کہے تو تم کہو: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ "اے ہمارے پروردگار! تمام تعریف تیرے لئے ہے۔"

صحیح: صحیح بخاری: ۶۸۹ ، سنن ابن ماجہ: ۸۷۶، سنن نسائی: ۷۹۵

185۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ "اللہ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔" کہے تو تم أَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ "اے اللہ! ہمارے پروردگار! سب تعریف تیرے لئے ہے۔" کہو، کیونکہ جس کے یہ کلمات فرشتوں کے کلمات کے موافق ہوئے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

صحیح: صحیح بخاری: ۷۹۶، صحیح مسلم: ۴۰۹

186۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے بعد یہ کلمات کہتے تھے: لِرَبِّيَ الْحَمْدُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ "سب تعریف میرے رب ہی کے لیے ہیں، سب تعریف میرے رب ہی کے لیے ہیں۔"

صحیح: سنن ابوداؤد: ۸۷۴، سنن نسائی: ۱۰۷۰، رجل من بنی عبس سے مراد صلہ بن زفر عبسی ہے، جیسا کہ السنن الصغیر للبیہقی: ۱/۳۵۸، اور مسند طیالسی: ۴۱۶، میں اس کی صراحت موجود ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح ابی داود: 874)

187۔ حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ "اللہ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔" فرماتے۔ ایک شخص نے پیچھے سے کہا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْداً كَثِيْرًا، طَيِّباً، مُبَارَكاً فِيْهِ "اے

ہمارے پروردگار! تیرے ہی لئے سب تعریف ہے، بہت زیادہ تعریف، پاکیزہ، جس میں برکت ہے۔" آپ ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا کہ یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ اس شخص نے جواب دیا کہ میں نے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ ان کلمات کے لکھنے میں وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے تھے۔

صحیح: صحیح بخاری: ۷۹۹، سنن نسائی: ۱۰۶۳، صحیح ابن حبان: ۱۹۱۰

188۔ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے اپنی پیٹھ اٹھاتے تو فرماتے: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، أَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ "سن لیا اللہ تعالیٰ نے اسے، جس نے اس کی تعریف کی۔ اے اللہ! ہمارے پروردگار! سب تعریف تیرے ہی لئے ہے آسمانوں اور زمین کے بھر اوے کے برابر اور اس کے بعد اس چیز کے بھر اوے کے برابر جو تو چاہے۔"

صحیح: صحیح مسلم: ۴۷۵، سنن ابن ماجہ: ۸۷۸، سنن ابوداود: ۸۴۶

189۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ (رکوع سے اٹھتے وقت) یہ کلمات کہتے تھے: أَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ بِالثَّلْجِ وَ الْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، أَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوْبِ وَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ "سن لیا اللہ تعالیٰ نے اسے، جس نے اس کی تعریف کی۔ اے اللہ! ہمارے پروردگار! سب تعریف تیرے ہی لئے ہے آسمانوں اور زمین کے بھر اوے کے برابر اور اس کے بعد اس چیز کے بھر اوے کے برابر جو تو چاہے۔ اے

اللہ! مجھے برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی سے پاک کر دے، اے اللہ! مجھے گناہوں اور غلطیوں سے اس طرح پاک کر دے جیسے سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک کیا جاتا ہے۔"

صحیح: صحیح مسلم: ۴۷۶، مسند احمد: ۴/ ۳۵۴

190۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءَ السَّمٰوٰتِ، وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءَ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، أَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَ لَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ "اے ہمارے پروردگار! تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے اتنی جس سے آسمان بھر جائیں اور زمین بھر جائے اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے بھر جائے۔ یا اللہ! تو لائق ہے تعریف اور بزرگی کے۔ بہت سچی بات جو بندہ نے کہی اور ہم سب تیرے بندے ہیں، اے اللہ! جسے تو دے اس سے کوئی روکنے والا نہیں۔ اور جس سے تو روک دے اسے دینے والا کوئی نہیں اور کسی مال دار کو اس کا مال تیری بارگاہ میں کوئی نفع نہ پہنچائے گا۔"

صحیح: صحیح مسلم: ۴۷۷، سنن نسائی: ۱۰۶۹، سنن ابوداؤد: 847۔

سجدہ میں دعا

191۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے۔ لہٰذا سجدہ میں کثرت سے دعا کیا کرو۔

صحیح: صحیح مسلم: ۴۸۲، صحیح ابن حبان: ۱۹۲۸، سنن ابوداؤد: ۸۷۵

سجدہ کی دعائیں

192۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سجدہ میں یہ دعا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِي كُلَّهُ، دِقَّهُ وَجِلَّهُ، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ۔ " اے اللہ! میرے چھوٹے بڑے، پہلے پچھلے، ظاہر اور پوشیدہ تمام گناہ بخش دے۔"

صحیح: صحیح مسلم: ۴۸۳، سنن ابوداود: ۸۷۸، صحیح ابن حبان: ۱۹۳۱

193۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر سے گم پایا پھر میں نے آپ ﷺ کو ڈھونڈا تو میرا ہاتھ آپ ﷺ کے تلوے پر پڑا، آپ ﷺ سجدے میں تھے، آپ ﷺ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ ﷺ یہ کلمات کہہ رہے تھے: أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ۔ "اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کی تیری ناراضگی سے، تیری بخشش کی تیرے عذاب سے، اور میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں تیری تعریف کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو ایسے ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی۔"

صحیح: صحیح مسلم: ۴۸۶، سنن نسائی: ۱۱۳۱، سنن ابوداود: ۸۷۹

194۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نماز یا سجدہ میں یہ کلمات کہتے تھے: أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا، وَ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا، وَ فِيْ بَصَرِيْ نُوْراً ، وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْراً وَ عَنْ شِمَالِيْ نُوْراً، وَأَمَامِيْ نُوْراً ، وَ خَلْفِيْ نُوْراً، وَفَوْقِيْ نُوْراً ، وَتَحْتِيْ نُوْراً، وَاجْعَلْ لِيْ نُوْراً، یا فرمایا:

وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا۔" اے اللہ! میرے دل میں نور بھر دے، میرے کان میں نور بھر دے، میری آنکھوں میں نور کر دے، میرے دائیں اور بائیں، اوپر اور نیچے نور بھر دے، میرے لیے نور کر دے یا فرمایا: اور مجھے نور کر دے۔"

صحیح: مسلم: ۷۶۳

نوٹ: رکوع اور سجدے کی دعائیں طاق تعداد پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

حدیث میں درمیانہ عدد تین بتلایا گیا ہے۔

ضعیف: سنن ابو داؤد: ۸۸۶، جامع ترمذی: ۲۶۱، سنن ابن ماجہ: ۸۹۰۔ اسحاق بن یزید ہذلی مجہول راوی ہے اور عون بن عبد اللہ کی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف جامع ترمذی:43)

دو سجدوں کے درمیان کی دعائیں

195۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے: رَبِّ اغْفِرْلِیْ، رَبِّ اغْفِرْلِیْ "اے میرے رب! مجھے بخش دے، اے میرے رب! مجھے بخش دے۔"

صحیح: سنن ابوداود:874، سنن نسائی:1070، مسند طیالسی:416۔ سنن ابو داود اور سنن نسائی کی سند میں بنو عبسہ قبیلہ کے شخص (نامعلوم) سے مراد صلہ بن زفر ثقہ راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح ابی داود:817)

196۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَ اجْبُرْنِي (وَارْفَعْنِيْ)، وَاهْدِنِيْ

(وَعَافِنِيْ)، وَارْزُقْنِيْ۔ "اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر، اور میرے نقصان پورے کر دے، اور مجھے ہدایت دے، اور مجھے روزی دے۔"

ضعیف: سنن ابوداود: 850 ، جامع ترمذی: 284 ، سنن ابن ماجہ: 898،
مستدرک حاکم: 1/ 2062۔ **حبیب بن ابی ثابت** کی تدلیس ہے۔

مغالطہ: بعض محققین صحیح مسلم کی ایک روایت اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي کو درج بالا روایت کا شاہد بنا کر صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ صحیح مسلم کی اس روایت اور دو سجدوں کے درمیان مذکور ذکر کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ صحیح مسلم میں مذکور یہ دعائیہ کلمات عام ذکر تھا جو رسول اللہ ﷺ ہر نو مسلم کو سکھاتے تھے۔ نماز میں یا دو سجدوں کے درمیانی جلسہ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔ دعا سکھانے سے مطلوب پچھلے گناہوں کا کفارہ تھا نہ کہ یہ کلمات کہنے کی تعلیم تھی۔

197۔ طارق بن اشیم اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا تو نبی ﷺ اسے نماز کی تعلیم دیتے پھر اسے یہ کلمات کہنے کا حکم ارشاد کرتے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي "اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر، مجھے ہدایت دے، مجھے عافیت عطا کر اور مجھے رزق سے نواز۔"

صحیح: صحیح مسلم: 2667

سجدہ تلاوت کی فضیلت

198۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب انسان سجدہ کی آیت تلاوت کرتا ہے پھر سجدہ کرتا ہے تو شیطان الگ ہو کر روتا ہے، وہ کہتا ہے:

ہائے بربادی! ابن آدم علیہ السلام کو سجدہ کا حکم ہوا اور اس نے سجدہ کیا تو اس کے لیے جنت ہے اور مجھے سجدہ کا حکم ہوا، لیکن میں نے انکار کیا تو میرے لیے آگ ہے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۸۱، سنن ابن ماجہ: ۱۰۵۲

سجدہ تلاوت کی دعائیں

199۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اتنے میں ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: گزشتہ رات میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک درخت کی جڑ میں نماز پڑھ رہا ہوں اور میں نے سجدے کی آیت پڑھی اور سجدہ کیا تو درخت نے بھی میرے سجدے کے ساتھ ہی سجدہ کیا، میں نے سنا درخت یہ کہتا تھا: أَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا، وَ ضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا، وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ "اے اللہ! اس سجدے کے بدلے میرے لیے اپنے ہاں اجر لکھ لے اور اس کے ذریعے مجھ سے (گناہوں کا) بوجھ اتار دے اور میرے لیے اسے اپنے پاس ذخیرہ بنا لے اور اسے مجھ سے اس طرح قبول کر جس طرح تو نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے یہ (سجدہ) قبول کیا۔"

حسن: جامع ترمذی: 579، سنن ابن ماجہ: 1053، صحیح ابن خزیمہ: 562، محمد بن یزید بن خنیس ثقہ راوی ہے۔ امام ابن ابی حاتم نے کتاب الجرح والتعدیل اور امام عجلی نے کتاب الثقات میں اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ حسن بن محمد بن عبید اللہ بن ابی یزید صدوق راوی حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کتاب الثقات میں ذکر کیا اور خلیلی رحمۃ اللہ علیہ نے الارشاد میں اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ (تہذیب التہذیب: 2/70)

200۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوں، میرے پاس دوات اور کاغذ ہے اور میں "سورہ ص" لکھ رہا ہوں یہاں تک کہ سجدہ آ گیا تو دوات، کاغذ اور درخت نے سجدہ کیا اور میں نے ان کو سجدہ میں یہ پڑھتے ہوئے سنا: أَللّٰهُمَّ احْطُطْ بِهَا وِزْرًا، وَاحْرُزْ بِهَا شُكْرًا، وَأَعْظِمْ بِهَا أَجْرًا، "اے اللہ! اس (سجدہ) کے سبب گناہ مٹا دے، اس کی وجہ سے شکر محفوظ کر اور اس کے ذریعے اجر بڑھا۔" اس کے بعد دوات، کاغذ اور درخت اپنی پہلی حالت میں لوٹ آئے۔ جب میں بیدار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ بیان کر دیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے اچھا خواب دیکھا ہے اور بہتری ہو گی، تجھے سکون نصیب ہو اور تیری آنکھوں کو پر سکون نیند میسر ہو، تو نے ایک نبی علیہ السلام کی توبہ بیان کی ہے، تم اس سے بخشش کا انتظار کرو اور ہم بھی اس چیز کے منتظر ہیں، جس کے تم منتظر ہو۔

ضعیف: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۷۷۱، محمد بن عبید اللہ العرزمی ضعیف راوی ہے۔

201۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب سجدہ تلاوت کرتے تو فرماتے: سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ (فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ) "میرے چہرے نے اس ہستی کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، اور اپنی طاقت و قدرت سے اس میں کان اور آنکھیں بنائیں۔ (اور اللہ برکت والا ہے اور سب سے بہتر خالق ہے)"

ضعیف: سنن ابوداود: 1414، جامع ترمذی: 580، سنن نسائی: 1130، مسند احمد: 6/30، مستدرک حاکم: 1/22، خالد بن مہران الحذا کا ابو العالیہ سے سماع ثابت نہیں۔ (مراسیل ابی زرعہ)

نوٹ: سجدہ تلاوت کی دعائیں تین مرتبہ پڑھنی چاہیں۔

(ابن السکن: ، تحفۃ الاحوذی:) حوالہ نہیں مل سکا۔

تشہد اور درود و سلام

202۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے تشہد یوں سکھایا جیسے آپ ﷺ مجھے قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے، دوران تعلیم میرا ہاتھ آپ ﷺ کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھا۔ (آپ ﷺ نے فرمایا: تشہد میں یہ کلمات کہا کرو): اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَ الطَّیِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُه' أَلسَّلَا مُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِیْنَ، "زبانی، بدنی اور مالی تمام عبادتیں صرف اللہ کے لئے ہیں، اے نبی ﷺ! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے صالح بندوں پر سلام ہو۔" أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ، وَرَسُولُهُ "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔" اس کے بعد دعا کا اختیار ہے، جو اسے پسند ہو' کرے۔

صحیح: صحیح بخاری:6265، صحیح مسلم:۴۰۲۔

203۔ ایک حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے تشہد میں یہ سکھایا جس کے شروع میں "بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ اَلصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اور آخر میں أَسْأَلُ اللهَ الْجَنَّةَ وَ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ" کے الفاظ ہیں۔

ضعیف: سنن نسائی:۱۱۷۶، ابو زبیر مکی کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (سنن نسائی)

204۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تشہد میں أَلسَّلَا مُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ کے الفاظ پڑھے جاتے تھے، لیکن جب آپ ﷺ اس دار فانی سے اپنے رب کی طرف رخصت ہوئے تو صحابہ رضی اللہ عنہم تشہد میں اس طرح کہنے لگے: أَلسَّلَا مُ عَلَى النَّبِيِّ۔ ”نبی ﷺ پر سلامتی ہو۔“

صحیح: صحیح بخاری: ۶۲۶۵، مسند احمد: ۱ / ۴۱۴، مسند ابو عوانہ: ۲۰۲۶

203۔ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں (حدیث کا) ایک تحفہ نہ دوں، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، میں نے عرض کیا: جی ہاں! مجھے یہ تحفہ عنایت کریں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کے اہل بیت پر کس طرح درود بھیجیں؟ اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے کا طریقہ ہمیں خود ہی سکھا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو: أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، أَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. ”اے اللہ! محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر رحمتیں بھیج، جیسا کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر، رحمتیں بھیجیں، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے اور محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر برکت کر، جیسا کہ تو نے برکت کی ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بہت بزرگی والا ہے۔“

صحیح: صحیح بخاری: ۳۳۷۰، مستدرک حاکم: ۴۷۱۰، سنن بیہقی: ۲ / ۱۴۸

206۔ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ ﷺ پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو: أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ "اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر، آپ ﷺ کی بیویوں پر اور آپ ﷺ کی اولاد پر جیسا کہ تو نے رحمت نازل فرمائی آل ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کی بیویوں پر اور ان کی اولاد پر، جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی آل ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بہت بزرگی والا ہے۔"

صحیح: صحیح بخاری: ۳۳۶۹، سنن ابوداؤد: ۹۷۹، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۵۹

سلام پھیرنے سے پہلے کی دعائیں

207۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز میں تشہد پڑھ لو تو چار چیزوں سے پناہ مانگو (یعنی یوں کہو: أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ) مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ "اے اللہ! میں جہنم کے عذاب، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کی آزمائش سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

صحیح: صحیح مسلم: ۵۸۸، سنن ابوداؤد: ۹۸۳

208۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے: أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، وَ أَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ، أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَ الْمَغْرَمِ "اے اللہ! قبر کے عذاب سے میں تیری پناہ

چاہتا ہوں، زندگی اور موت کے فتنوں سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں، دجال کے فتنہ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں گناہوں اور قرض سے۔" کسی نے آنحضور ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ تو قرض سے بہت ہی زیادہ پناہ مانگتے ہیں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مقروض ہو جائے تو وہ جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

صحیح: صحیح بخاری: ۸۳۲، صحیح مسلم: ۵۸۹، سنن ابو داود: ۸۷۱

209۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز میں تشہد کے بعد یہ کلمات کہتے تھے: أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللهِ وَأَحْسَنُ الْهُدَى هُدَي مُحَمَّدٍ ﷺ "بہترین کلام اللہ کا کلام ہے اور بہترین راستہ محمد ﷺ کا راستہ ہے۔"

حسن: سنن نسائی: ۱۳۱۲۔

جعفر بن محمد بن علی المعروف جعفر صادق صدوق اور باقی راوی ثقہ ہیں
شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

210۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ تشہد اور سلام کے درمیان یہ الفاظ کہتے: أَللَّهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَ مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ۔ "اے اللہ! میرے وہ گناہ معاف کر دے جو میں نے پہلے کیے اور جو پیچھے کیے ہیں، جو میں نے چھپ کر کیے اور جو میں نے علانیہ کیے اور جو میں نے زیادتی کی اور میرے وہ گناہ معاف کر دے جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔"

صحیح: صحیح مسلم: ۷۷۱، جامع ترمذی: ۳۴۲۲، صحیح ابن حبان: ۱۹۶۶

211۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی دعا سکھایئے جسے میں نماز میں پڑھا کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا پڑھا کرو: أَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْماً كَثِيْراً، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَ ارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ "اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی معاف کرنے والا نہیں۔ سو اپنے پاس سے میری خاص مغفرت کر اور مجھ پر رحم کر، بلاشبہ تو ہی بہت بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔"

صحیح: صحیح بخاری: ۸۳۴، جامع ترمذی: ۳۵۳۱، سنن نسائی: ۱۳۰۲

212۔ حضرت عطا بن سائب رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے مختصر نماز پڑھائی، بعض نے کہا تم نے ہلکی یا مختصر نماز پڑھی، انہوں نے کہا باوجود اس کے کہ میں نے اس میں کئی دعائیں پڑھیں، جن کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، جب وہ کھڑے ہوئے تو ایک شخص ان کے پیچھے گیا اور وہ دعا ان سے پوچھی، پھر لوٹ آیا اور لوگوں کو یہ دعا بتائی: أَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، أَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِّيْ، وَ تَوَفَّنِيْ إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِيْ، أَللّٰهُمَّ! وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِيْ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِيْ الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِيْ الْفَقْرِ وَالْغِنٰى، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَ أَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَ أَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظْرِ إِلَى وَجْهِكَ، وَ الشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، أَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْإِيْمَانِ، وَ اجْعَلْنَا

هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ ۔ ''اے اللہ! میں تیرے غیب جاننے اور خلق پر قدرت رکھنے کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تو زندگی میرے لیے بہتر جانے اور مجھے اس وقت فوت کر جب تو وفات میرے لیے بہتر جانے، اے اللہ! میں غیب اور حاضر ہونے کی حالت میں تجھ سے تیری خشیت کا سوال کرتا ہوں، راضی اور غصے ہونے کی حالت میں تجھ سے حق بات کہنے (کی توفیق) کا سوال کرتا ہوں، تجھ سے غنٰی اور فقر میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں، تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو، آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہوں، تجھ سے تیرے فیصلے پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں، تجھ سے موت کے بعد زندگی کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں، تجھ سے تیرے چہرے کی طرف دیکھنے اور تیری ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں بغیر کسی تکلیف دہ مصیبت اور گمراہ کن فتنے کے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما اور ہمیں ہدایت کی راہ بتانے اور پانے والے بنادے۔''

حسن: سنن نسائی:1306، صحیح ابن حبان:1971، مسند ابو یعلی:1624، عطاء بن سائب صدوق مختلط راوی ہے، لیکن حماد بن زید کا سماع قبل از اختلاط ہے۔ (الکواکب النیر ات)

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح الجامع:1301)

213۔ حضرت محجن بن الادرع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اور ایک آدمی نے اپنی نماز مکمل کی اور تشہد کی حالت میں یہ کلمات کہہ رہا تھا: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ يَا اللهُ بِأَنَّكَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ، أَنْ تَغْفِرَلِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّكَ أَنْتَ

الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمِ "اے اللہ! میں تجھ سے اس وسیلہ سے کہ تو واحد اکیلا ہے، بے نیاز ہے، جس نے نہ جنا ہے اور نہ جنا گیا ہے اور نہ اس کا کوئی شریک ہے کہ تو میرے لیے میرے گناہ معاف کر دے، یقیناً تو ہی بہت بخشنے والا، بے حد مہربان ہے۔" راوی کہتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو بخش دیا گیا، اس کو بخش دیا گیا۔ آپ ﷺ نے یہ کلمات تین بار کہے۔

صحیح: سنن ابوداود: 985، سنن نسائی: 1302۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح ابی داود: 905)

214۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو سنا وہ کہہ رہا تھا: أَللّٰهمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، الْمَنَّانُ، بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ، ذُوْالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ "اے اللہ! بے شک میں اس وسیلہ سے کہ سب تعریف تیرے لیے ہے، تو ہی معبود برحق ہے، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے بہت زیادہ احسان کرنے والے! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، جلال و عزت والے" آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے اس اسم اعظم کے وسیلہ سوال کیا ہے کہ جب کوئی اس وسیلہ سے سوال کرتا ہے تو اللہ تعالی عطا کرتا ہے اور جب اس وسیلہ سے دعا کرتا ہے تو قبول کرتا ہے۔

حسن: سنن ابن ماجہ: 3585، مصنف ابن ابی شیبہ: 29361۔ علی بن محمد بن ابی الخصیب صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح ابی داود: 1342)

215۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا

آپ ﷺ اپنی کسی نماز میں پڑھتے: أَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيْرًا، ”اے اللہ! میرا انتہائی آسان محاسبہ کر“ جب (آپ ﷺ نماز سے) پھرے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آسان حساب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کی کتاب (اعمال نامہ) پڑھے اور اس سے درگزر فرمادے، کیونکہ اس دن جس کے حساب کی جانچ پڑتال ہو گئی وہ ہلاک ہو گیا۔

حسن: صحیح ابن خزیمہ: ۸۴۹، ابن ابی عاصم فی السنہ: ۸۸۵، صحیح ابن حبان: ۲:۳۷۲، محمد بن اسحاق اور عبدالواحد بن حمزہ بن عبداللہ بن زبیر صدوق راوی ہیں مسند احمد: ۶/۴۸، اور مستدرک حاکم: ۷۴۳۶ میں محمد بن اسحاق کے سماع کی صراحت موجود ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

216۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز میں فرماتے تھے: أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ التَّثَبُّتَ فِي الْأَمْرِ، وَ الْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَ أَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا، وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَأَعُوْذُبِكَ مِن شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَ أَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ۔ ”اے اللہ! میں نیک امور میں پختگی کا اور بھلائی پر عزیمت کا سوال کرتا ہوں، میں تجھ سے تیری نعمت کے شکر اور تیری عبادت کی خوبی کا سوال کرتا ہوں، میں تجھ سے سلامتی والا دل اور سچی زبان مانگتا ہوں، تجھ سے اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو تیرے علم میں بہتر ہے اور جو چیز تیرے علم میں میرے لیے بری ہے اس سے پناہ چاہتا ہوں، نیز ان گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں جنہیں صرف تو جانتا ہے۔“

صحیح: سنن نسائی: ۱۳۰۵، صحیح ابن حبان: ۱۹۷۴، طبرانی: ۷۱۷۵

217۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا: تم نماز میں کیا پڑھتے ہو۔ تو اس نے کہا: میں تشہد پڑھتا ہوں، پھر اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔ (یعنی کہتا ہوں: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ) لیکن اللہ کی قسم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور معاذ رضی اللہ عنہ کی گنگناہٹ کو نہیں سمجھ سکتا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم بھی اسی کے گرد گنگناتے ہیں۔

ضعیف: سنن ابوداود: 792، سنن ابن ماجہ: 910، مسند احمد: 3/474، صحیح ابن حبان: 868، صحیح ابن خزیمہ: 725، سلیمان بن مہران اعمش کی تدلیس ہے۔ سنن ابوداود: 793، صحیح ابن خزیمہ: 1634، محمد بن عجلان کی تدلیس ہے۔ مسند احمد: 5/74، منقطع سند سے مروی ہے

218۔ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا کرتے ہوئے سنا وہ کہہ رہا تھا أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِأَنِّيْ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ، لاَ اِلٰهَ اِلاَّ أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ "اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں، کیونکہ میں گواہی دیتا ہوں تو اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ایک ہے تو بے نیاز ہے، نہ تو کسی کی اولاد ہے اور نہ تیری کوئی اولاد ہے اور تیری برابری کرنے والا کوئی نہیں۔" (بریدہ رضی اللہ عنہ نے) کہا کہ (یہ دعا سن کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم ہے! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے اللہ سے اس نام کے ساتھ دعا مانگی کہ جب اس کے ساتھ دعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ مانگا جائے تو وہ عطا کرتا ہے۔

صحیح: سنن ابوداود: 1493، جامع ترمذی: 3475، سنن ابن ماجہ: 3857، صحیح ابن

حبان:891، مسند احمد:5/349 ، مصنف ابن ابی شیبہ:2960۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح ابی داود:1341)

219۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو سناوہ کہہ رہا تھا: أَللّٰهمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ الْمَنَّانُ يا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يا ذَالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، يَاحَيُّ يَا قَيُّومُ! إِنِّي اَسأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ" اے اللہ! تعریف تیرے لیے ہے اور میں اس کے ساتھ تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود بر حق نہیں، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں، تو منان ہے۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، اے جلال و عزت والے، اے زندہ و قائم رکھنے والے! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے سوال کیا اللہ سے اس کا اسم اعظم لے کر، جب کوئی اس کے وسیلے سے سوال کرتا ہے تو اللہ تعالی دیتا ہے اور جب اس کے وسیلے سے دعا کرتا ہے تو قبول کرتا ہے۔

ضعیف جداً: حاکم مستدرک: 1/504 ۔ عیاض بن عبد اللہ بن عبد الرحمن فہری منکر الحدیث راوی ہے

نوٹ: تشہد کی دعائیں سری (آہستہ) پڑھنی چاہئیں۔

ضعیف: مستدرک حاکم:۱/۳۵۴، سنن بیہقی:۲/۱۴۶، صحیح ابن خزیمۃ:706۔ محمد بن اسحاق کی تدلیس ہے۔

سلام کے الفاظ

220۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ

دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے رخسار مبارک کی سفیدی دکھائی دیتی۔ آپ ﷺ فرماتے: أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ الله، أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ الله۔

حسن: سنن نسائی:۱۳۱۸، سنن دار قطنی:۱۳۶۲، مسند بزار:۱۱۰۰ عبد اللہ بن جعفر مخرمی صدوق راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح ابی داود:914)

221۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی، آپ نے دائیں طرف سلام پھیرا (اور) أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ الله وَ بَرَكَاتُهُ کہا اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ الله کہا۔

حسن: سنن ابو داود:۹۹۷۔ موسیٰ بن قیس حضرمی صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح ابی داود:915)

سلام پھیرنے کے بعد کی دعائیں

222۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی نماز کے اختتام کو تکبیر (اللہ اکبر) کی وجہ سے سمجھ جاتا تھا۔

صحیح: صحیح بخاری: ۸۴۲، صحیح مسلم:۵۸۳ ، سنن ابو داؤد: ۹۸۹

223۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز ادا کرتے اور نماز سے فارغ ہوتے تو اپنے سر پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور یہ کلمات کہتے: بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، اللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحَزَنَ ”اللہ کے نام سے، جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، بڑا مہربان نہایت

رحم کرنے والا ہے۔ اے اللہ! مجھ سے پریشانی اور غم دور کر دے۔"

ضعیف جدا: کتاب الدعاء للطبرانی :658، طبرانی اوسط:3173، الکامل لابن عدی: 7/198۔ کثیر بن سلیم ابوہشام متروک راوی ہے کتاب الدعاء للطبرانی: 659 ، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی :112، سلاماالطویل المدائنی متہم بالوضع اور زید بن حواری العمی ضعیف راوی ہے۔

224۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار (أَسْتَغْفِرُ اللهَ) کرتے اور یہ کلمات کہتے: أَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْإِ كْرَام "اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے، اے بزرگی اور عزت والے تو بڑی برکت والا ہے۔"

صحیح: صحیح مسلم: ۵۹۱، سنن ابوداؤد: ۱۵۱۲، جامع ترمذی: ۳۰۰

225۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا: اے معاذ رضی اللہ عنہ! اللہ کی قسم! میں تم سے محبت کرتا ہوں ہے۔ اس پر معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم ہر نماز کے بعد یہ کلمات ہرگز نہ چھوڑنا: رَبِّ/ أَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلَى ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ "اے اللہ! مجھے اپنا ذکر کرنے، شکر کرنے اور بہترین عبادت کرنے کی توفیق عطا کر۔"

صحیح: سنن ابوداؤد: ۱۵۲۲، مسند احمد: ۵/ ۲۴۴، صحیح ابن حبان: ۲۰۲۰، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح ابی داود:1362)

226۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وراد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھوایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، أَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، تمام تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے۔ اے اللہ! جو تو دے اس سے کوئی روکنے والا نہیں، جو تو نہ دے اسے دینے والا کوئی نہیں اور کسی مال دار کو اس کا مال تیری بارگاہ میں کوئی نفع نہ پہنچائے گا۔“

صحیح: صحیح بخاری: ۶۳۳۰، صحیح مسلم: ۵۹۳، سنن ابوداود: ۱۵۰۵

227۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز پڑھتے تو ہم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف اپنا چہرہ کرتے اور یہ کلمات کہتے: رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔ ”اے میرے رب! مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اکٹھا کرے گا۔“

صحیح: صحیح مسلم: ۷۰۹

228۔ حضرت مسلم بن ابو بکرہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ ہر نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ ”اے اللہ! میں کفر سے، محتاجی سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ میں بھی اس کو پڑھا کرتا تھا، انہوں نے مجھ سے پوچھا اے میرے

بیٹے! تونے یہ دعا کس سے سیکھی ہے میں نے کہا کہ آپ سے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

حسن: سنن نسائی: ۱۳۴۸، ابن السنی: ۱۰۹، صحیح ابن خزیمہ: 747

عثمان الشحام اور مسلم بن ابی بکرہ صدوق راوی ہیں۔

229۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وراد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھوایا کہ نبی ﷺ ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے تھے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، - "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے، تمام تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے۔"

صحیح: صحیح بخاری: ۶۴۷۳

230۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو یہ دعائیہ کلمات اس طرح سکھاتے جیسے معلم بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرماتے کہ نبی ﷺ نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے پناہ مانگتے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَ أَعُوْذُبِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ "اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ عمر کے سب سے ذلیل حصے میں پہنچا دیا جاؤں، میں دنیا کے فتنہ سے، قبر کے عذاب سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔"

صحیح: صحیح بخاری: ۲۸۲۲، جامع ترمذی: ۳۵۶۷، سنن نسائی: ۵۴۴۹

231۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہمیشہ جب سلام پھیرتے تو ہر نماز کے بعد یہ

کلمات کہتے تھے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنِ، وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے، تمام تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر پورا قادر ہے، اللہ کے توفیق کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ عبادت کرنے کی قوت، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے سوا ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے، اسی کی سب نعمتیں ہیں، اسی کے لئے بزرگی ہے اور اسی کے لئے اچھی تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہم خالص اسی کی عبادت کرتے ہیں، اگرچہ کافروں کو برا لگے۔'' ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہا کرتے تھے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۵۹۴، سنن ابو داود: ۱۵۰۷، طبرانی فی الدعاء: ۲/۱۰۷

232۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر یہ کلمات کہے: أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ، وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ ''اے اللہ! میرے گناہ بخش دے، میرے گھر میں وسعت دے اور میرے رزق میں برکت فرما۔''

ضعیف: مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۰۰۰۴، اتحاف الخیرۃ المھرۃ: ۵۸۱۔ ابو مجلز لاحق بن حمید کی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت مرسل ہے۔

233۔ عطاء بن ابو مروان رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت کعب

رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریا پھاڑا، بے شک ہم تورات میں پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو یوں کہتے: أَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ لِيْ عِصْمَةً، وَأَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِيْ، أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ أَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ، وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔" اے اللہ! میرے دین کی اصلاح کر جسے تو نے میرے لیے بچاؤ کا ذریعہ بنایا ہے، میرے لیے میری دنیا درست کر دے، جس میں تو نے میرا رزق رکھا ہے، اے اللہ! میں تیرے غصے سے تیری رضا مندی کی پناہ طلب کرتا ہوں، تیرے انتقام سے تیری معافی کی پناہ پکڑتا ہوں اور تجھ سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں۔ جو تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس سے تو روک دے اسے کو عطا کرنے والا نہیں اور تیرے ہاں کسی مالدار کو اس کا مال نفع نہیں دے سکتا۔" ابو مروان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ صہیب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

صحیح: سنن نسائی: ۱۳۴۷، صحیح ابن حبان: ۲۰۲۶، صحیح ابن خزیمہ: ۷۴۵۔ ابو مروان اسلمی ثقہ راوی ہے، حافظ ذہبی نے اسے الکاشف میں اور امام عجلی نے اسے الثقات میں ثقہ قرار دیا ہے۔

234۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھوں۔

حسن: سنن ابو داود: 1523، سنن نسائی: 1337، مسند احمد: 4/23۔ حنین بن ابی

حکیم صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح الجامع:1159)

235۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی (اور سورہ اخلاص ①) پڑھی اسے موت کے سوا کوئی چیز جنت میں جانے سے نہیں روک سکتی۔۔

حسن:السنن الکبری للنسائی:6/30 ، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: 100۔ حسین بن بشر طرطوسی اور محمد بن حمیر صدوق راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ:972)

ضعیف جداً ①:طبرانی کبیر:۸/۱۳۴، محمد بن ابراہیم بن العلاء ابو عبد اللہ الزاہد کذاب راوی ہے، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اور دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کذاب قرار دیا ہے۔(المغنی فی الضعفاء:۲/۵۴۴)اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اسے منکر الحدیث قرار دیا ہے(التقریب: ۵۶۹۸)

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ:6012)

236۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں جو بھی فرض نماز ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعائیہ کلمات ضرور کہے: أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي ذُنُوبِي وَ خَطَايَايَ كُلَّهَا أَللّٰهُمَّ انْعِشْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ فَإِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ۔ "اے اللہ!میرے گناہ اور میری تمام خطائیں معاف فرمادے۔اے اللہ! مجھے جنبش عطا کر اور میری کمزوری دور کردے اور مجھے صالح اعمال واخلاق کی راہ سمجھا دے۔ بے شک اچھائی کی راہ دکھانے اور ان کی برائی سے

روکنے والا تو ہی ہے۔"

حسن: طبرانی صغیر: ۶۱۰، طبرانی کبیر: ۳۸۷۵۔ عمر بن مسکین صدوق راوی ہے، ابن معین نے تاریخ بن معین میں صدوق قرار دیا ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن کہا ہے (صحیح الجامع:1266)

76۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ایسی ہیں، جو بھی مسلمان آدمی ان کی پابندی کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا، وہ ہیں تو آسان لیکن اس پر عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں، (پہلا وصف یہ ہے کہ) وہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہے۔ (پانچ نمازوں میں) یہ زبان سے ڈیڑھ سو کلمات ہوئے اور میزان میں ڈیڑھ ہزار نیکیاں ہوئیں اور جب وہ بستر پر لیٹے تو 34 مرتبہ اللہ اکبر، 33 مرتبہ الحمد للہ اور 33 مرتبہ سبحان اللہ کہے، یہ زبان پر سو کلمات ہوئے اور میزان میں ہزار نیکیاں ہوئیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تسبیحات کو اپنی انگلیوں پر شمار کرتے تھے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ دو خصلتیں انتہائی آسان کیسے ہیں اور ان پر عمل کرنے والے لوگ تھوڑے کیوں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیند کے وقت شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور اسے یہ کلمات کہنے سے پہلے سلا دیتا ہے اور نماز میں اس کے پاس آتا ہے اور یہ کلمات کہنے سے قبل اسے کوئی کام یاد کرا دیتا ہے۔

صحیح: سنن نسائی:۱۳۴۹، سنن ابوداؤد: ۵۰۶۵، جامع ترمذی:۳۴۱۰

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح الترغیب:606)

237۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ!

مالدار لوگ درجات اور دائمی نعمتیں لوٹ گئے، آپ ﷺ نے پوچھا: کیسے ؟انہوں نے عرض کی: وہ ہماری طرح نماز پڑھتے، ہماری طرح جہاد کرتے ہیں اور اپنے اضافی اموال سے خرچ کرتے ہیں جب ہمارے پاس اموال نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جس سے تم پہلے لوگوں کا مقام حاصل کر لوگے اور اپنے بعد والے لوگوں سے سبقت لے جاؤ گے اور تم جیسا عمل لے کر کوئی نہ آئے گا سوائے اس کے جس نے ایسا عمل کیا۔ تم نماز کے بعد دس مرتبہ سُبْحَانَ اللہ ، دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرَ کہا کرو۔

صحیح: بخاری: ۶۳۲۹

238۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فقراء رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: دولت مند لوگ بلند درجات اور دائمی نعمتیں لے گئے۔ وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی روزے رکھتے ہیں جب کہ ان کے پاس اضافی اموال ہیں ، جن سے وہ حج کرتے ، عمرہ ادا کرتے، جہاد کرتے اور صدقہ دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں اگر تم اسے بجالاؤ تو تم ان لوگوں کا مقام حاصل کرلو جو تم سے پہلے گزرے ہیں اور تمہارے مقام کو تمہارے پیچھے والوں میں سے کوئی نہ پاسکے اور تم اپنے زمانے میں سب سے اچھے ہو، سوائے اس شخص کے جو یہ کام کرے (وہ تمہارے برابر رہے گا)۔ تم ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللہ، 33 مرتبہ الحمد للہ اور 33 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرَ، کہا کرو۔

صحیح: صحیح بخاری: ۸۴۳، صحیح مسلم: ۵۹۵۔

239۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کے بعد کچھ تسبیحات ہیں جنہیں کہنے والا اجر و ثواب سے محروم نہیں ہوتا، ۳۳ بار

سُبْحَانَ اللهِ ، ۳۳ بار الحمد لله ،۳۴بار اَللهُ اَکْبَر۔

صحیح: صحیح مسلم:۵۹۶، سنن نسائی: ۱۳۵۰، جامع ترمذی: ۳۴۱۲

240۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمدللہ، 33 مرتبہ اللہ اکبر کہے، یہ ۹۹ کلمے ہوں گے اور 100 کا عدد پورا کرنے کے لیے یہ کہے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْـمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، تمام تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے۔'' تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

صحیح: صحیح مسلم:۵۹۷، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۱۴۵

241۔ حضرت زاذان رحمۃ اللہ علیہ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے بعد یہ پڑھتے ہوئے سنا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ''اے اللہ! مجھے بخش دے، میری توبہ قبول فرما، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔'' حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات سو بار کہے۔

حسن: عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۱۰۳، مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۹۲۵۷، ۳۵۰۶۴، الادب المفرد: ۵۹۱ ۔ زاذان رحمۃ اللہ علیہ صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ: 2603)

242۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے تو چند کلمے کہتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کلمات کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ نیک باتیں کرتا ہے تو

یہ کلمات مہر کی طرح قیامت تک ان پر ثبت رہتے ہیں اور اگر اس نے بری باتیں کی ہوں تو یہ کلمات ان کا کفارہ بن جاتے ہیں: (وہ کلمات یہ ہیں) سُبْحَانَكَ وَ بِحَمْدِكَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوْبُ إِلَيْكَ'' تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔''

حسن: عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۴۰۰۔ خالد بن ابی عمران صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ: 3164)

243۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے، اور سلمان (راوی) نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد فرمایا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، أَنَا شَهِيْدٌ أَنَّكَ أَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، أَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، أَنَا شَهِيْدٌ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، أَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، أَنَا شَهِيْدٌ، أَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ إِخْوَةٌ، أَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، اجْعَلْنِيْ مُخْلِصًا لَكَ وَأَهْلِيْ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ، إِسْمَعْ وَ اسْتَجِبْ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرِ، أَللّٰهُمَّ نُوْرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، اور سلیمان بن داؤد نے کہا: رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرِ، حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرِ۔ ''اے اللہ! ہمارے رب اور ہر شے کے رب! میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اکیلا ہی رب ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! ہمارے رب اور ہر ہر شے کے رب! میں گواہ ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! ہمارے رب اور ہر ہر شے کے رب! میں گواہ

ہوں کہ سارے بندے بھائی بھائی ہیں۔ اے اللہ! ہمارے رب اور ہر ہر شے کے رب! مجھے اور میرے اہل کو دنیا و آخرت کے اندر ہر گھڑی میں اپنا مخلص بنائے رکھ۔ اے جلال واکرام والے! میری دعا سن اور قبول فرما۔ اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا ہے۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے نور۔ اور سلمان بن داؤد نے نور کے بجائے رب کا لفظ استعمال کیا ہے۔ یعنی اے آسمانوں اور زمین کے رب! اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا ہے۔ مجھے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا ہے۔"

ضعیف: عمل الیوم واللیلہ للنسائی:۱۰۱، عمل الیوم واللیلہ ابن السنی:۱۱۲۔ ابوداؤد: ۱۵۰۸، مسند احمد:۴/ ۳۶۹ ، **داود بن راشد الطفاوی** ضعیف اور **ابو مسلم البجلی** مجہول راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف ابی داود:266)

244۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کئی مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ کلمات کہتے ہوئے سنا: سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ، وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ، وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، "تیرا عزت والا رب ان تمام عیوب سے پاک ہے جو کافر بیان کرتے ہیں، سلامتی ہو رسولوں پر، اور حمد کے لائق صرف رب العالمین کی ذات ہے۔"

ضعیف جداً: مسند عبد بن حمید: ۹۵۶، مسند طیالسی:۲۱۹۸، مسند حارث:۱۹۰، مسند ابو یعلی:۱۱۱۸۔ **ابو ہارون عبدی** متروک راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف جداً کہا ہے (الضعیفہ:4201)

245۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: جس نے ہر نماز کے بعد تین مرتبہ یہ کہا: أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمِ

وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ، "میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے، وہ زندہ اور قائم ہے اور میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔" تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دے گا اگرچہ وہ لڑائی سے بھاگا ہو۔

ضعیف جداً: مصنف عبدالرزاق:۳۱۹۵، ابن السنی: ۱۳۵ ، عمرو بن حصین عقیلی اور سعید بن راشد بصری متروک راوی ہیں ، حسن بن ذکوان ضعیف اور مدلس راوی اور ابواسحاق کی تدلیس ہے۔

246۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جب بھی فرض یا نفل نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَ خَطَايَايَ كُلَّهَا، أَللّٰهُمَّ ابْعَثْنِيْ وَاجْرُنِيْ ،وَاهْدِنِيْ لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ، فَإِنَّهُ لَا يَهْدِيْ لِصَالِحِهَا، وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، "اے اللہ! میرے تمام گناہ اور خطائیں بخش دے۔ اے اللہ! مجھے موت کے بعد زندہ کر اور (میرے اعمال) کو ثواب دینا، نیک اعمال اور اچھے اخلاق کی طرف میری راہنمائی فرما، بے شک تیرے سوا نیک اعمال کی طرف رہنمائی کرنے والا اور برے اعمال کو تیرے سوا دور کرنے والا کوئی نہیں۔"

ضعیف: ابن السنی:۱۱۴، طبرانی فی الصغیر:۶۱۰، طبرانی کبیر:۴/ ۱۲۵ ،

یہ روایت متعدد طرق سے مروی ہے، لیکن تمام سندوں میں کلام ہے۔

247۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد اس دعا کا اہتمام کیا کرتے تھے: رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ وَ رَبَّ إِسْرَافِيْلَ! أَعِذْنِيْ مِنَ حَرِّ النَّارِ وَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ " جبرائیل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام کے

رب! مجھے جہنم کی گرمی اور قبر کے عذاب سے پناہ دے۔“

ضعیف: سنن نسائی:۱۳۴۶۔ قدامہ بن عبداللہ بن عبدہ مجہول راوی ہے۔

248۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ فوت ہوئے تو میں آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے قریب تھا اور آپ ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو یہ کلمات کہتے: أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِيْ آخِرَهُ، وَخَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِمَهُ، وَاجْعَلْ خَيْرَ أَيَّامِيْ يَوْمَ أَلْقَاكَ ”اے اللہ! میری عمر کا آخر، میرے اختتامی اعمال اور میرے دنوں میں سے بہترین دن وہ بنا، جس دن میں تجھ سے ملاقات کروں“

ضعیف جداً: طبرانی اوسط:9411، عمل الیوم واللیلہ ابن السنی:121۔ ابو مالک نخعی عبدالمالک بن حسین متروک راوی ہے۔

فرض نماز کے بعد دعا

249۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سی دعا سب سے زیادہ قبول ہوتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آدھی رات کے وقت اور فرض نماز کے بعد۔

ضعیف: جامع ترمذی: ۳۴۹۹، عمل الیوم واللیلہ للنسائی:۱۰۸۔ ابن جریج کی تدلیس ہے اور عبدالرحمن بن سابط کا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔

صبح کی نماز کے بعد

250۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی پھر بیٹھ کر ذکر الٰہی کرتا رہا، یہاں تک کہ سورج نکل آیا، پھر دو رکعت نماز پڑھی، تو اس کو پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکمل، مکمل اور پورے

ضعیف: جامع ترمذی: ۵۸٦ ،ابو ظلال ہلال بن ابی ہلال ضعیف راوی ہے، طبرانی کبیر: ۱۳۷٦۴، احوص بن حکیم ضعیف راوی ہے، طبرانی اوسط: ۵۷٦۰، طبرانی کبیر: ۸۳۴ ، فضل بن موفق کمزور راوی ہے

251۔ ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ صبح نماز ادا کرنے کے بعد صبح سویرے ان کے ہاں سے نکلے جب کہ وہ اپنی نماز والی جگہ میں تھیں۔ پھر آپ ﷺ چاشت کے بعد تشریف لائے جب کہ جویریہ رضی اللہ عنہا وہیں بیٹھی تھیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: جب سے میں تم سے الگ ہوا ہوں تم مسلسل اسی حالت میں (اذکار میں مشغول) ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تیرے بعد تین مرتبہ چار کلمات کہے ہیں، اگر ان کلمات کا وزن ان کلمات سے کیا جائے جو تو نے دن بھر کہے ہیں تو ان کا وزن تیرے کلمات سے بڑھ جائے۔ (وہ کلمات یہ ہیں): سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَ رِضَانَفْسِهِ ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ و مِدَادَ كَلِمَاتِهِ، "اللہ پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، جو اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اس کی نفس کی رضامندی کے برابر، اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر ہے"

صحیح: صحیح مسلم: ۲۷۲٦، سنن ابن ماجہ: ۳۸۰۸

18۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے صبح کی نماز پڑھنے کے بعد دس مرتبہ یہ کہا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، تمام تعریف اسی کے لئے ہے اور

وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے۔" اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے، دس درجات بلند کر دیئے جائیں گے، یہ اس کے لیے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے دو غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے، اس کے لیے جہنم سے رکاوٹ ہوں گے اور اس کے لیے شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوں گے حتی کہ شام ہو جائے اور جو شخص شام (کی نماز پڑھنے) کے بعد یہ کلمات کہے تو اس کے لیے یہی ثواب ہے اور یہ کلمات صبح تک اس کے لیے شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوں گے۔

حسن: معجم ابن المقری: ۴۹۰، زوائد تاریخ بغداد: 1937، مجموع اجزاء الحدیثیہ: ۱/۲۷۶ ۔ احمد بن علی بن معبد شعیری کو خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں صدوق کہا اور قران بن تمام اور سہیل بن ابی صالح صدوق راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ: 113)

252۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز فجر کے بعد دوزانو حالت میں کسی سے ہم کلام ہوئے بغیر دس مرتبہ یہ کہا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ " اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے۔" تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور دس درجے بلند کئے جاتے ہیں، وہ سارا دن کسی بھی ناخوشگوار صورت حال اور شیطان کے اثرات سے محفوظ رہے گا اور اس دن شرک کے سوا کسی قسم کا کوئی بھی گناہ اس سے سرزد نہیں ہو گا۔

حسن: جامع ترمذی: 3474، عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: 143، عمل الیوم

واللیلہ للنسائی:۱۲۷، شہر بن حوشب صدوق راوی ہے۔

253۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز فجر کے بعد دوزانو حالت میں سو مرتبہ یہ کلمات کہے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، "اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہت ہے اور ہر قسم کی تعریف اسی کو سزاوار ہے، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے، اسی کا ہاتھ میں تمام خیر ہے اور وہ ہر چیز پر پورا قادر ہے۔" وہ تمام اہل زمین سے عمل میں افضل ہو گا سوائے اس کے جس نے اس کی مثل کلمات کہے۔

حسن: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۱۴۱، طبرانی کبیر :8075۔ عبد الصمد بن عبد الوارث بن سعید صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن کہا ہے (الصحیحہ:2664)

254۔ حضرت مسلم بن الحارث التمیمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو مغرب کی نماز سے فارغ ہو تو سات مرتبہ یہ کلمات کہہ: أَللّٰهُمَّ أَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ "اے اللہ! مجھے جہنم سے اپنی پناہ میں لے لے۔" اگر تو یہ کلمات کہے پھر اس رات فوت ہو جائے تو ان کے سبب تیری جہنم سے آزادی لکھی جائے گی اور جب تو صبح کی نماز پڑھے تو یہی کلمات کہہ، چنانچہ اگر تو اس دن فوت ہو گیا تو ان کے سبب تیری جہنم سے آزادی لکھی جائے گی۔

ضعیف: سنن ابوداؤد: ۵۰۷۹، ۵۰۸۰، سنن الکبری للنسائی: ۹۹۳۹، صحیح ابن حبان: ۲۰۲۲، مسند احمد: ۴/۲۳۴، حارث بن مسلم تیمی مجہول راوی ہے امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے مجہول قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے بھی اسی

قول کی توثیق کی ہے۔ (تہذیب التہذیب:٦/ ٢٥٣)

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ:1624)

255۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ کر سلام پھیرتے تو فرماتے: أَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَّرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلاً مُّتَقَبَّلاً ”اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم، پاکیزہ رزق اور قبول کیے گئے عمل کا سوال کرتا ہوں۔“

ضعیف: سنن ابن ماجہ:925، مسند ابو یعلی: 6930، مسند احمد: 6/ 294۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا مولی مجہول راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

256۔ حضرت عبد الرحمن بن غنم الاشعری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے فجر اور مغرب کی نماز کے بعد اسی جگہ پر تشہد کی حالت میں دس مرتبہ یہ کہا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ”اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے، اسی کے ہاتھ میں خیر ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے۔“ اس کے لیے یہ کلمات ایک مرتبہ کہنے کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اس کے دس گناہ مٹادیئے جاتے ہیں، اس کے دس درجات بلند کئے جاتے ہیں اور یہ کلمات اس کے لیے ہر ناپسند چیز اور شیطان مردود سے حفاظت کا ذریعہ ہوں گے اور اس دن شرک کے سوا کسی قسم کا کوئی بھی گناہ اس سے سرزد نہیں ہوگا اور یہ تمام لوگوں سے عمل میں افضل ہوگا سوائے اس شخص جو اس سے زیادہ

کلمات کہے۔

ضعیف (مرسل): مسند احمد: ۴/ ۲۲۷

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

257۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کی نماز کے بعد کسی سے کلام کرنے سے پہلے مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجات پوری فرمائے گا تیس دنیا میں اور ستر آخرت میں، اور مغرب میں بھی اسی طرح، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا آپ پر کیسے درود بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجو۔ اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم رحمت نازل فرما" حتیٰ کہ اس کو سو مرتبہ شمار کرے۔

ضعیف جداً: جلاء الأفہام: ص430۔ ابراہیم بن الاشعث منکر الحدیث راوی ہے

258۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رات کے آغاز یا دن کے ابتدائی حصہ میں یہ کلمات ادا کرے وہ شیطان اور اور اس کے لشکروں سے محفوظ رہے گا: بِسْمِ اللهِ ذِيْ الشَّأْنْ ، عَظِيمِ الْبُرْهَانِ، شَدِيْدِ السُّلْطَانِ، مَا شَاءَ اللهُ كَانَ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ "اللہ کے نام سے، بڑی شان والا، واضح اور ٹھوس دلیل والا ہے۔ جو اللہ نے چاہا وہ ہوا، میں اللہ کی شیطان سے پناہ طلب کرتا ہوں۔"

ضعیف جداً: تاریخ مدینہ دمشق: 40/ 268۔ عبد الرزاق بن ہمام کی تدلیس، محمد بن احمد بن غالب باہلی متروک اور جسر بن فرقد ضعیف راوی ہے۔

طلوع آفتاب کے وقت

259۔ حضرت ابووائل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (اپنی باندی سے) کہا: اے لڑکی! دیکھ سورج طلوع ہو گیا ہے، (ابووائل رحمۃ اللہ علیہ نے) کہا اس نے دیکھا تو سورج طلوع ہو چکا تھا تو انہوں نے یہ دعا پڑھی: اَلْحَمْدُ للهِ الَّذِيْ أَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا (وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا) ”سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے اس دن تک بچائے رکھا اور ہمارے گناہوں کے سبب ہمیں ہلاک نہیں کیا۔“

صحیح: صحیح مسلم: ۸۲۲، صحیح ابن حبان:۲۶۰۷

260۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلوع آفتاب کے وقت یہ کلمات کہتے تھے: الْحَمْدُ للهِ الَّذِي جَلَّلَنَا الْيَوْمَ عَافِيَةً، وَجَاءَ بِالشَّمْسِ مِنْ مَطْلِعِهَا،أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أَشْهَدُ لَكَ بِمَا شَهِدْتَ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ، وَشَهِدَتْ بِهِ مَلَائِكَتُكَ، وَحَمَلَةُ عَرْشِكَ، وَجَمِيعُ خَلْقِكَ، إِنَّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْقَائِمُ بِالْقِسْطِ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ، اكْتُبْ شَهَادَتِي بَعْدَ شَهَادَةِ مَلَائِكَتِكَ، وَأُولِي الْعِلْمِ، وَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ مِثْلَ مَا شَهِدْتُ بِهِ، فَاكْتُبْ شَهَادَتِي مَكَانَ شَهَادَتِهِ،أَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، وَإِلَيْكَ السَّلَامُ، أَسْأَلُكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ أَنْ تَسْتَجِيبَ لَنَا دَعْوَتَنَا، وَأَنْ تُعْطِيَنَا رَغْبَتَنَا، وَأَنْ تُغْنِيَنَا عَمَّنْ أَغْنَيْتَهُ عَنَّا مِنْ خَلْقِكَ،أَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي، وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي إِلَيْهَا مُنْقَلَبِي ”سب

تعریف اللہ کے لیے ہے، جس نے آج ہمیں عام عافیت دی اور سورج کو مشرق سے لایا۔ اے اللہ! میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں تیرے لیے اس چیز کی گواہی دیتا ہوں، جس کی گواہی تو نے خود دی، تیرے فرشتوں، تیرے حاملین عرش اور تمام مخلوق نے جس کے ساتھ گواہی دی ہے۔ بلاشبہ تو ہی معبود حقیقی ہے، جو انصاف کو قائم کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو بہت غالب، نہایت حکمت والا ہے۔ اپنے فرشتوں اور اہل کی شہادت کے بعد میری شہادت لکھ لے اور جو شخص ایسی گواہی نہ دے، جیسی گواہی میں نے دی ہے تو اس کی گواہی کی جگہ میری گواہی لکھ لے۔ اے اللہ! تو سلامتی والا ہے، تجھ سے سلامتی ہے اور تیری طرف سلامتی ہے۔ اے جلال واکرام والے! میں تجھ سے اس چیز کا سوال کرتا ہوں کہ تو ہماری دعا کو شرف قبولیت بخشے، ہماری پسندیدہ چیزیں ہمیں عطا کر اور ہمیں ان سے غنی کر دے، جنہیں تو نے ہم سے غنی کیا ہے۔ اے اللہ! میرا دین کی اصلاح کر جسے تو نے میرے لیے بچاؤ کا ذریعہ بنایا ہے، میرے لیے میری دنیا درست کر دے، جس میں تو نے میرا رزق رکھا ہے اور میری آخرت درست کر دے، جو میرا ٹھکانا ہے۔"

ضعیف (موضوع): عمل الیوم واللیلہ لابن السنی:146، الدعوات الکبیر:46۔

عطیہ بن سعد بن جنادہ عوفی کذاب راوی ہے۔

نماز چاشت اور اس کے بعد

261۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی صبح کرتا ہے تو اس کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے پھر سُبْحَانَ اللهِ کہنا صدقہ ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا صدقہ ہے اور ہر بار لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہنا صدقہ ہے اور اَللهُ أَكْبَرُ

کہنا صدقہ ہے، اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب سے چاشت کی دو رکعتیں کافی ہو جاتی ہیں جن کو وہ ادا کر دیتا ہے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۷۲۰، مسند احمد: ۲۱۵۳۱، مسند ابو عوانہ: ۲۱۲۱

262۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز چاشت ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات کہے: أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ "اے اللہ! مجھے بخش دے، میری توبہ قبول فرما، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔" حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات سو بار کہے۔

حسن: عمل الیوم واللیلہ للنسائی: 107۔ زاذان رحمۃ اللہ علیہ صدوق راوی ہے۔

دن کے اذکار

263۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی (دن میں) سات مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے کہ اے میرے رب! تیرے فلاں بندے نے مجھ سے تیری پناہ مانگ لی ہے تو تو اسے پناہ دے دے اور (دن میں) سات مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے کہ اے میرے رب! بے شک تیرے فلاں بندے نے تجھ سے میرا سوال کیا پس تو اسے مجھ میں داخل کر دے۔

صحیح: مسند ابو یعلیٰ: ۶۱۹۲۔ تمام راوی ثقہ ہیں اور جریر بن حازم تدلیس سے بری ہیں۔ الفتح المبین ص: ۲۱

264۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص

(دن میں) تین مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے اے اللہ! اسے جنت میں داخل فرما اور جو شخص (دن میں) تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے کہ اے اللہ! اسے آگ سے پناہ دے۔

حسن: مسند احمد: ۳ / ۲۶۲۔ یونس بن ابی اسحاق صدوق راوی ہے۔

265۔ حضرت ابو ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے (دن میں) دس مرتبہ یہ کلمات کہے: لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْـمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر۔ "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر مکمل قادر ہے۔" تو وہ اس شخص کی طرح ہو گا جس نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار گردنیں آزاد کیں۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۶۹۳

266۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کہے: أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُشْهِدُكَ، وَأُشْهِدُ مَلاَ ئِكَتَكَ، وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَأُشْهِدُ مَنْ فِيْ السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِيْ الْأَرْضِ،أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ، لَاإِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، وَحْدَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ،وَأُشْهِدُأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ۔ "اے اللہ! میں نے اس حال میں صبح کی کہ تجھے گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں۔" جس نے ان کلمات کو ایک مرتبہ پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کے تہائی حصہ کو جہنم سے آزاد فرما دے گا، جس نے دو مرتبہ کہا اللہ تعالیٰ اس کو دو تہائی جہنم سے آزاد کر دے گا اور جس نے ان کو تین مرتبہ پڑھا اللہ تعالیٰ اس کو مکمل جہنم

سے آزاد فرمادے گا۔"

ضعیف: مستدرک حاکم: ۱/۵۲۳، مسند بزار: ۲۲۱۱، کتاب الدعاء للطبرانی: ۳۰۰۔
حمید مکی مولی ابن علقمہ مجہول راوی ہے۔

267۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص روزانہ مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجات پوری کرے گا، ستر آخرت میں اور تیس دنیا میں۔

ضعیف جداً: جلاء الافہام: ص: 430،431۔ ابو بکر ہذلی متروک راوی ہے۔

268۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے (دن میں) یہ کلمات کہے: رَضِيْتُ بِا للهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْناً، وَبِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم رَسُوْلًا - "میں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوں۔" تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔

حسن: سنن ابوداود: ۱۵۲۹، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۵، صحیح ابن حبان: ۲۳۶، مصنف ابن ابی شیبہ: ۹۴۳۱۔ ابوہانی حمید بن ہانی صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحۃ: 334)

269۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص روزانہ ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے؟، اس پر مجلس نشینوں میں سے ایک مجلس نشین نے عرض کیا: ہم روزانہ ہزار نیکیاں کیسے کما سکتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ سو بار سبحان اللہ کہے تو اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس سے ہزار گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۶۹۸، جامع ترمذی: ۳۴۶۳، صحیح ابن حبان: ۸۲۵

270۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے دن میں سو مرتبہ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، "اللہ پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ"، تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

صحیح: صحیح بخاری: ۶۴۰۵، صحیح مسلم: ۲۶۹۱، جامع ترمذی: ۳۴۶۶

271۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ دعائیہ کلمات کہے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، تمام بادشاہت اس کی ہے، تمام تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر پورا قادر ہے۔" تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا، اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، اس کی سو برائیاں مٹا دی جائیں گی اور یہ کلمات اس دن شیطان سے اس کی حفاظت کا ذریعہ ہوں گے تاوقتیکہ شام ہو جائے اور کوئی شخص اس سے بہتر عمل لے کر نہ آئے گا، مگر جو اس سے زیادہ یہ کلمات پڑھے۔

صحیح: صحیح بخاری: ۶۴۰۳، صحیح مسلم: ۲۶۹۱، سنن ابن ماجہ: ۳۷۹۸.

272۔ حضرت عبداللہ بن عمرو (بن العاص) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے روزانہ دو سو مرتبہ یہ کلمات کہے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، تمام بادشاہت اس کی ہے، تمام تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر پورا قادر ہے۔" تو اس سے بہتر کوئی بھی

عمل نہیں لے کر آئے مگر وہ جس نے اس سے زیادہ عمل کیا۔

حسن: عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۵۷۷، السنن الکبری للنسائی: ۱۰۴۱۲، مسند احمد: ۲/ ۸۵ عمرو بن شعیب اور ان کے والد شعیب صدوق راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن کہا ہے (الصحیحۃ: 2762)

273۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ سے استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔

صحیح: صحیح بخاری: ۶۳۰۷، موارد الظمآن: ۲۴۵۶

274۔ حضرت اغر المزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کبھی میرے دل پر (غفلت کا) پردہ آجاتا ہے سو میں دن میں یقینا سو مرتبہ اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۷۰۲

275۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے روزانہ یہ کلمات کہے: أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ "اے اللہ! مجھے، مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بخش دے۔" اس کو ہر مومن کے بدلے ایک نیکی ملے گی۔

ضعیف: طبرانی کبیر: ۸۷۷، ابو امیہ بن یعلی ضعیف اور خیرہ ام سلمہ مجہولہ ہیں۔

276۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بوڑھی کمزور اور بھاری ہو چکی ہوں۔ چنانچہ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو میں (آسانی کے ساتھ کر سکوں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سو مرتبہ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہہ۔ یہ وظیفہ اللہ کے راستے میں سو لگام اور زین سے آراستہ گھوڑوں سے، سو اونٹنیوں

سے اور سو گردنوں سے بہتر ہے۔

ضعیف: سنن ابن ماجہ: 3810، ابو یحییٰ زکریا بن منظور ضعیف اور محمد بن عقبہ بن ابی مالک مجہول راوی ہے۔ مسند احمد 6: /344، ام ہانی کا آزاد کردہ غلام ابو صالح باذام یا باذان ضعیف راوی ہے، طبرانی اوسط: 6313، ابان متروک اور ابو صالح باذام ضعیف راوی ہے۔

277۔ حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص دس مرتبہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾، کی مکمل تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں محل تعمیر کرتے ہیں۔

ضعیف: مسند احمد: 3/437 ، رشدین بن سعد، زبان بن فاید ضعیف راوی ہیں اور سہل بن معاذ بن انس سے زبان بن فائد کی روایت ضعف پر محمول ہے۔

لباس سے متعلق دعائیں

لباس پہننے کی دعا

278۔ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کپڑا پہنے اور یہ کلمات کہے: اَلْحَمْدُ لله الَّذِيْ كَسَانِيْ هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْه مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِيْ وَلَا قُوَّةٍ - ''سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور مجھے میری طاقت اور قوت کے بغیر رزق دیا'' تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جو کوئی کھانا کھائے پھر یہ کلمات کہے: أَلْحَمْدُ لله الَّذِيْ أَطْعَمَنِيْ هَذَا وَرَزَقَنِيْه مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِيْ وَلَا قُوَّةٍ ''سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے میری طاقت اور قوت کے بغیر یہ کھانا کھلایا۔'' تو اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

ضعیف: سنن ابوداود: 4023، جامع ترمذی: 3458، سنن ابن ماجہ: 3285۔

عبدالرحیم بن میمون المدنی علی الراجح ضعیف راوی ہے۔

نیا لباس پہنتے وقت کی دعا

279۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو قمیص ہوتی یا عمامہ (اس کپڑے کا) نام لیتے اور یہ دعا کرتے: أَللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ كَسَوْتَنِيْه ، أَسْأَ لُكَ مِنْ خَيْرِه وَخَيْرِ مَاصُنِعَ لَهُ،

وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَ شَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ - "اے اللہ! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے، تونے مجھے یہ لباس پہنایا میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس چیز کے لیے بنایا گیاہے اس کی بھلائی طلب کرتاہوں اور میں تجھ سے اس کی برائی سے اور جس چیز کے لیے بنایا گیاہے اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتاہوں۔"

صحیح: سنن ابوداود:4020، جامع ترمذی: 1767

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہاہے (صحیح الجامع:4664)

280۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نئے کپڑے پہنے تو کہا: اَلْحَمْدُ لله الَّذِیْ مَا أُوَارِیْ بِه عَوْرَتِيْ وَأَتَجَمَّلُ فِيْ حَيَاتِيْ "شکر ہے اس اللہ کا جس نے مجھ کو پہنایا وہ، جس سے میں اپنا ستر چھپاتاہوں اور اپنی زندگی میں اسے زیب کرتاہوں۔" پھر کہا میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو کوئی نیا کپڑا پہنے تو یوں کہے: اَلْحَمْدُ لله الَّذِيْ كَسَانِيْ مَاأُوَارِيْ بِه عَوْرَتِيْ وَأَتَجَمَّلُ فِيْ حَيَاتِيْ پھر پرانے کپڑے کو جو اس نے اتارا اس کو صدقہ کر دے تو وہ اللہ کی حفاظت اور اس کی حمایت میں رہے گا۔ زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی۔ تین بار فرمایا۔

ضعیف: مسند احمد:۱/۴۴، ابن السنی: ۲۷۱، سنن ابن ماجہ: ۳۵۵۷، جامع ترمذی: ۳۵۶۰، مسند عبد بن حمید: ۱۸۔ ابو العلاء شامی مجہول ہے۔ مستدرک حاکم: ۴/۲۱۴، شعب الایمان:۶۲۸۷، مسند عبداللہ بن مبارک: ۲۲، عبید اللہ بن زحر اور علی بن یزید الہانی ضعیف راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہاہے (الضعیفہ:4649)

اذکار المسلم

لباس پہننے والے کے لیے دعائیں

281۔ حضرت ابو نضرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی (نیا) کپڑا پہنتا تو اسے ان کلمات سے دعا دی جاتی: تُبْلِيْ وَ يُخْلِفُ اللّٰهُ تَعَالٰى ”تو اسے پرانا کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اور عطا فرمائے۔“

صحیح: سنن ابو داود: 4020، مصنف ابن ابی شیبہ: 7/122

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح ترمذی: 1838)

282۔ حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوئی، میں اس وقت ایک زرد رنگ کی قمیص پہنے ہوئے تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا سنہ ، سنہ۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ لفظ حبشی زبان میں عمدہ کے معنی میں بولا جاتا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں مہر نبوت کے ساتھ کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے مت ڈانٹو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام خالد رضی اللہ عنہا کو (درازی عمر کی) دعا دی کہ: أَبْلِيْ وَأَخْلِقِيْ، ثُمَّ أَبْلِيْ وَأَخْلِقِيْ، ثُمَّ أَبْلِيْ وَأَخْلِقِيْ 'اس کو خوب پہن اور پرانا کر، پھر پہن اور پرانا کر، پھر پہن اور پرانا کر۔“ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ قمیص اتنے دنوں تک باقی رہی کہ زبانوں پر اس کا چرچا آگیا

صحیح: صحیح بخاری: ۳۰۷۱، ابن سعد: ۴/۹۹، عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۲۷۰

283۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک سفید کرتہ پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا تیرا یہ کپڑا دھویا ہوا ہے یا نیا ہے۔ انہوں نے کہا جی دھویا ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إِلْبِسْ جَدِيْدًا ، وَعِشْ حَمِيْدًا، وَمُتْ

شَهِيْدًا "نیا کپڑا پہن، اچھی طرح زندگی گزار اور شہید ہو کر مر۔"

ضعیف: سنن ابن ماجہ:3558، مسند احمد:2/88، مسند ابو یعلی: 5545، مسند عبد بن حمید:723، صحیح ابن حبان:6897، اخبار اصبہان:470، مصنف عبد الرزاق: 20382، السنن الکبری للنسائی: 6/55، طبرانی کبیر: 12948، کتاب الدعا للطبرانی:363، ابن السنی: 267، الدعوات الکبیر للبیہقی:412، العلل الکبیر للترمذی:465، امام زہری کی تدلیس ہے، امام زہری ثقاہت وجلالت کے باوجود مدلس راوی ہیں الفتح المبین، ص:62، الدعوات الکبیر للبیہقی: 413، سفیان ثوری کی تدلیس ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ:2590، 29755، الکنی والاسما للدولابی: 462، رجل من مزین مجہول راوی ہے۔ ابو اشہب جعفر بن حیان عطاردی کا کسی صحابی سے سماع ثابت نہیں۔ (تحفۃ التحصیل فی ذکر رواۃ المراسیل لابی زرعۃ) لہذا صحابی کا واسطہ نہ ہونے کی وجہ سے یہ روایت مرسل ہے

لباس اتارتے وقت کی دعا

284۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنات کی آنکھوں اور انسانوں کی شرم گاہوں کے درمیان رکاوٹ جب وہ بیت الخلا میں داخل ہوں ان کا بِسْمِ اللهِ "اللہ کے نام سے۔"

ضعیف: جامع ترمذی:606، سنن ابن ماجہ:297، طبرانی اوسط: 2604، الدعوات الکبیر للبیہقی:51، محمد بن حمید رازی ضعیف ہے اور عمرو بن عبد اللہ بن عبید ابو اسحاق سبیعی کی تدلیس ہے۔ ابن السنی:21، 272، العظمۃ لابی الشیخ: 1076، فوائد تمام:1592، 1593، سلیمان بن مہران اعمش کی تدلیس اور زید بن حواری العمی ضعیف راوی اور دیگر کئی اسباب ضعف کی وجہ سے ناقابل

احتجاج ہیں۔

285۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بنی آدم کپڑے اتارے تو جنوں اور بنی آدم کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ یہ کہنا ہے: بِسْمِ اللهِ "اللہ کے نام سے"۔

ضعیف: عمل الیوم واللیلہ لابن السنی:274

اعمش کی تدلیس اور زید بن حواری عمی ضعیف راوی ہے۔

آئینہ دیکھنے کی دعا

286۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آئینہ دیکھتے تو فرماتے: أَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ "اے اللہ! جس طرح تونے میری صورت اچھی بنائی ہے اسی طرح میرا اخلاق بھی اچھا بنادے۔"

ضعیف جداً: عمل الیوم واللیلہ لابن السنی: ۱۶۲۔

حسین بن ابی السری متوکل بن عبد الرحمن متروک راوی ہے۔

287۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آئینے میں اپنا چہرہ دیکھتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ للهِ الَّذِيْ سَوّٰى خَلْقِيْ فَعَدَلَهُ، وَكَرَّمَ صُوْرَةَ وَجْهِيْ فَحَسَّنَهَا، وَاجْعَلَنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ "تمام تعریف اللہ کے لیے ہے، جس نے میرے اعضاء ٹھیک اور برابر بنائے، میرے چہرے کی صورت کو تعظیم دی اور اسے خوب صورت بنایا اور مجھے مسلمانوں میں سے بنایا۔"

ضعیف: ابن السنی:۱۶۴، بیہقی فی شعب الایمان: ۴۴۸۴، ابن ابی الدنیا فی الشکر: ۱۱۷، الزہد والرقائق:۱۱۷۴، طبرانی فی الدعاء: ۳۶۶،۹۹۔ ابو معاویہ ہاشم بن عیسی حمصی منکر الحدیث اور امام زہری کی تدلیس ہے۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے

اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع:4459) مزید تفصیل کے لیے (ارواء الغلیل: ۱/۱۱۵،۱۱۴،۱۱۳) کا مطالعہ کیجئے۔

کھانا کھانے سے پہلے کی دعا

288۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے بسم اللہ پڑھنی چاہئے اور اگر کوئی شروع میں بسم اللہ بھول جائے تو یہ کہے: بِسْمِ اللهِ (فِي) أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ "اول اور آخر اللہ کے نام سے کھاتا ہوں۔"

ضعیف: سنن ابوداود:3767، جامع ترمذی: 1858، مسند احمد:6/207، صحیح ابن حبان:5214۔ام کلثوم لیثیہ مجہولہ ہیں سنن ابن ماجہ:3264، عبید اللہ بن عبید بن عمیر کا عائشہ سے سماع ثابت نہیں، عمل الیوم واللیلہ لابن السنی: 459عبدالرحمن بن عبد اللہ بن مسعود کے ارسال اور تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

289۔ حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اور ایک شخص کھانا کھا رہا تھا اس نے کھانے پر بسم اللہ نہ کہا حتیٰ کہ ایک لقمہ باقی رہ گیا جب اسے منہ کی جانب اٹھایا تو کہنے لگا بِسْمِ اللهِ اَوَّله وَآخِرَه تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے ساتھ شیطان شروع سے کھا رہا تھا جب اس نے بسم اللہ کہا تو جو کچھ اس نے کھایا تھا وہ سب قے کر دیا۔

ضعیف: سنن ابوداؤد: ۳۷۶۸، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۲۸۲، مستدرک حاکم: ۷۰۸۹۔ مثنیٰ بن عبدالرحمن خزاعی مجہول راوی ہے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے (تخریج الکلم الطیب:184)

290۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت ابو الہیثم رضی اللہ عنہ کے گھر گئے اور کھجوریں اور گوشت کھایا اور ٹھنڈا پانی پیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے متعلق تم سے قیامت کے دن سوال کیا جائے گا، یہ بات صحابہ رضی اللہ عنہم پر شاق گزری تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم ایسا کھانا پاؤ اور شروع کرنے لگو تو یہ دعا پڑھو:

بِسْمِ اللهِ وَعَلَى بَرْكَةِ اللهِ "اللہ کے نام سے اور اس کی برکت سے کھاتا ہوں۔"

اور جب کھانا کھا چکو تو یہ دعا پڑھو: اَلْحَمْدُ للهِ الَّذِيْ هُوَ أَشْبَعَنَا، وَأَرْوَانَا، وَأَنْعَمَ عَلَيْنَا وَ أَفْضَلَ "تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہم کو سیر کیا، ہمیں سیر اب کیا اور ہم پر انعام اور فضل کیا۔"

ضعیف: مستدرک حاکم: ۴/۱۰۷۔ عبداللہ بن کیسان مروزی ضعیف راوی ہے اور اس کی عکرمہ سے روایت غیر محفوظ ہے۔ (تہذیب التہذیب: ۳/۶۱۹)

اجتماعی کھانا کھانے کی فضیلت

291۔ حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کھاتے ہیں، لیکن سیر نہیں ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید تم الگ الگ کھاتے ہو۔ انہوں نے کہا: جی ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک ساتھ کھانا کھاؤ اور اللہ کا نام لو تو وہ اس میں برکت ڈال دے گا۔

ضعیف: سنن ابن ماجہ: ۳۲۸۶، سنن ابوداود: ۳۷۶۴، صحیح ابن حبان: ۵۲۲۴
ولید بن مسلم تدلیس تسویہ کرتے ہیں، ان کا مسلسل سماع مذکور نہیں اور وحشی بن حرب بن وحشی مجہول راوی ہے

کھانا اپنے سامنے سے کھانا

292۔ حضرت عمرو بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بچپن سے رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا اور میرا ہاتھ برتن کے چاروں طرف گھومتا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے بیٹے! بسم اللہ پڑھ کر داہنے ہاتھ کے ساتھ اپنے آگے سے کھاؤ۔

صحیح: صحیح بخاری: ۵۳۷۸، صحیح مسلم: ۲۰۲۲، مؤطا امام مالک: ۱۶۶۹

کھانے پینے پر شکر کی فضیلت

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَارَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴾ (البقرۃ: ۱۷۲) اے ایمان والو! پاک چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

293۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے سے خوش ہوتا ہے جب وہ کھانا کھاتا ہے تو اس پر اس کی تعریف کرتا ہے اور جب پیتا ہے تو اس پر اس کی تعریف کرتا ہے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۷۳۴، جامع ترمذی: ۱۸۱۶، ابن السنی: ۴۸۷

کھانے کے بعد کی دعائیں

294۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھانے یا پینے کے بعد یہ دعا پڑھتے: أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَ وَسَقٰى، وَسَوَّغَهُ، وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا "تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے کھلایا، پلایا، آسانی سے حلق سے اتارا اور اس کے نکلنے کی جگہ بنائی۔"

صحیح: عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۲۸۵، عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۴۷۱ سنن

ابو داؤد: ۳۸۵۱، صحیح ابن حبان: ۵۲۲۰،

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ: 705)

295۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دستر خوان اٹھایا جاتا تو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا) پڑھتے تھے۔ أَلْحَمْدُ لله حَمْداً كَثِيْراً، طَيِّباً، مُبَارَكاً فِيْه، غَيْرَ مَكْفِيٍّ، وَّلَا مَوَدَّعٍ، وَلَا مُسْتَغْنىً عَنْهُ رَبَّنَا "تمام تعریف اللہ کے لئے، بہت زیادہ پاکیزہ برکت والی، ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے اور یہ ہمیشہ کے لئے رخصت نہیں کیا گیا (اور یہ اس لئے کہا تاکہ) اس سے بے پروائی برتی گئی ہے، اے ہمارے رب!۔"

صحیح: صحیح بخاری: ۵۴۵۸، عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۴۸۵

296۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان کے ساتھ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے دوضب (سانڈے) بھنے ہوئے دو لکڑیوں پر رکھے ہوئے لائے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ کر تھوک دیا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا شاید آپ کو اس سے نفرت ہے، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو یہ کہے: أَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْه وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ "اے اللہ! اس میں برکت ڈال اور اس سے بہتر ہمیں کھلا۔" اور جسے اللہ دودھ پلائے اسے چاہیے کہ کہے: أَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْه وَزِدْنَا مِنْهُ "اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت ڈال اور اس میں اضافہ فرما۔"۔ پس میں نہیں جانتا کہ کوئی چیز دودھ کے سوا ایسی ہے جو کھانے اور پینے

دونوں کے لیے کفایت کرے۔

ضعیف: سنن ابوداود:3730، جامع ترمذی:3455، مسند احمد:1 /225، السنن الکبری للنسائی: 6/79، عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: 473، مسند طیالسی: 2723،

علی بن زید بن جدعان ضعیف راوی ہے۔ سنن ابن ماجہ: 3322، اسماعیل بن عیاش کی غیر شامیوں سے روایت ضعیف اور یہاں وہ ابن جریج مکی سے روایت کر رہے ہیں جو ضعیفونا قابل حجت ہے اس کے علاوہ ابن جریج مکی اور ابن شہاب زہری کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

278۔ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کپڑا پہنے اور یہ کلمات کہے: اَلْحَمْدُ لله الَّذِيْ كَسَانِيْ هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ - ”سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور مجھے میری طاقت اور قوت کے بغیر رزق دیا“ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جو کوئی کھانا کھائے پھر یہ کلمات کہے: أَلْحَمْدُ لله الَّذِيْ أَطْعَمَنِيْ هَذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ ”سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے میری طاقت اور قوت کے بغیر یہ کھانا کھلایا۔“ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

ضعیف: سنن ابوداود:4023، جامع ترمذی:3458، سنن ابن ماجہ:3285۔

عبدالرحیم بن میمون المدنی علی الراجع ضعیف راوی ہے۔

297۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانا کھا لیتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لله الَّذِىْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

”شکر اس ذات کا جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا۔“

ضعیف: سنن ابو داود: ۳۸۵۰۔ اسماعیل بن رباح مجہول ہے۔ جامع ترمذی: ۳۴۵۷، سنن ابن ماجہ: ۳۲۸۳، ابو سعید کا مولیٰ مجہول ہے اور حجاج بن ارطاۃ ضعیف مدلس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع:4436)

298۔ حضرت عبد الرحمن بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے کسی خادم نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا، جب کھانا آپ کے قریب کیا جاتا تو آپ ”بسم اللہ“ کہتے اور جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ کلمات کہتے: أَللّٰهُمَّ أَطْعَمْتَ، وَأَسَقَيْتَ، وَ أَغْنَيْتَ، وَأَقْنَيْتَ، وَهَدَيْتَ، وَأَحْيَيْتَ، فَلَكَ الْحَمْدُ عَلىٰ مَا أَعْطَيْتَ ”اے اللہ! تو نے کھلایا، پلایا، غنی کیا، راضی کیا، ہدایت دی اور زندگی دی، چنانچہ سب تعریف تیرے لیے ہے اس پر جو تو نے عطا کیا۔“

صحیح: مسند احمد: ۴ / ۶۲، عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۴۶۶۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ:71)

مہمان کی میزبان کے لیے دعا

299۔ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور یہ کلمات (میزبان کے لیے) کہے: أَللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ سَقَا نِيْ ”اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۰۵۵، مسند ابو عوانہ: ۸۳۹۷، مسند احمد: ۲۳۸۷۴

300۔ حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نبی ﷺ سے میزبانی پر دعا کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے یہ دعا دی: أَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ ”اے اللہ! ان کے رزق میں برکت دے، انہیں بخش دے اور ان پر رحم کر۔“

صحیح: صحیح مسلم 2042، سنن ابوداؤد: ۳۷۲۹، جامع ترمذی: ۳۵۷۶

301۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے تو وہ آپ کے لیے روٹی اور سالن لائے، آپ ﷺ نے کھانا تناول کیا اور انہیں یہ دعا دی: أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ، وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ ”روزہ دار تمہارے پاس روزہ افطار کریں، نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے لیے دعائے رحمت کریں۔“

صحیح: سنن ابوداود: 3854، مصنف عبد الرزاق: 7907۔

شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح الجامع: 1137)

نیا پھل دیکھے تو کیا کہے؟

302۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو نبی ﷺ کے پاس لاتے، رسول اللہ ﷺ اسے پکڑتے اور یہ کلمات کہتے: أَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا، وَ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا ”اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے پھل میں برکت دے، ہمارے لیے ہمارے مدینہ میں برکت ڈال، ہمارے لے ہمارا صاع مبارک بنا اور ہمارے لیے ہمارے مد میں برکت دے۔“

صحیح: صحیح مسلم: ۱۳۷۳، سنن ابن ماجہ: ۳۳۲۹، جامع ترمذی: ۳۴۵۴

چھینک اور اس کا جواب

303۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو تم اس کا جواب دو اور جب الحمد للہ نہ کہے تو تم اس کا جواب نہ دو

صحیح: صحیح مسلم: ۲۹۹۲، مستدرک حاکم: ۷۶۹۰، مسند احمد: ۱۹۷۱۸

304۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی چھینکے تو أَلْحَمْدُ لله (عَلٰی كُلِّ حَالٍ ①) "ہر حال میں تمام تعریف اللہ کے لیے ہے۔" کہے اور اس کا بھائی یا اس کا ساتھی (راوی کو شبہ تھا) يَرْحَمُكَ اللهُ "اللہ آپ رحم فرمائے۔" کہے تو اس کے جواب میں چھینکنے والا يَهْدِيْكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ کہے "اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست کرے۔"

صحیح: صحیح بخاری: ۶۲۲۴، سنن ابن ماجہ: 3715

صحیح ①: سنن ابو داؤد: ۵۰۳۳

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح الجامع: 687)

کافر کی چھینک

305۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس اس امید سے چھینکتے کہ آپ ﷺ ان کے لیے یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ ”اللہ تم پر رحم کرے۔“ کہیں، لیکن آپ ﷺ ان کو جواب دیتے: یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَ یُصْلِحُ بَالَکُمْ ”اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حال کی اصلاح کرے۔“

حسن: مسند احمد: 4/400، سنن ابوداود: 5038، جامع ترمذی: 2739، حکیم بن دیلم صدوق راوی ہے اور الادب المفرد: 972 میں سفیان ثوری کے سماع کی صراحت ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح الادب المفرد: 723)

306۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اس کا ساتھی اس کو جواب دے اور اگر تین بار سے زیادہ چھینکے تو اسے زکام ہے اور تین بار کے بعد جواب نہ دیا جائے۔

ضعیف: عمل الیوم واللیلہ لابن السنی: ۲۵۱۔ سلیمان بن ابی داود الحرانی سخت ضعیف راوی اور زہری کی تدلیس ہے۔ سنن ابن ماجہ: ۳۷۱۴ عکرمہ بن عمار کی تدلیس ہے۔

جمائی

307۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اس لئے جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اسے روکے، کیونکہ جب جمائی کے وقت ہاہا کہتا ہے تو شیطان اس سے ہنستا ہے۔

صحیح: صحیح بخاری: ۶۲۲۳، جامع ترمذی: ۲۷۴۷

توبہ واستغفار کی دعا

308۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی توبہ استغفار شمار کرتے تھے، آپ ﷺ ایک مجلس میں سو مرتبہ یہ کلمات کہتے: رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ”اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول کر، یقیناً تو بہت توبہ قبول کرنے والا، بے حد بخشنے والا ہے۔“

صحیح: جامع ترمذی: 3434، سنن ابن ماجہ: 3814 ، مسند احمد: 2/21، مصنف ابن ابی شیبہ: 29443

مجلس میں اللہ کا ذکر اور نبی ﷺ پر درود

11۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگ کسی ایسی مجلس سے اٹھیں جس میں انہوں نے اللہ کا ذکر نہ کیا ہو تو گویا وہ گدھے کی لاش سے اٹھے ہیں اور یہ مجلس ان کے لیے حسرت کا باعث ہو گی۔

حسن: سنن ابو داود: ۴۸۵۵ ، مسند احمد: ۳/ ۳۸۹ ، مستدرک حاکم: ۱/ ۴۹۲۔

سہیل بن ابی صالح صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ: 77)

10۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھیں جس میں اللہ کا ذکر کریں نہ اپنے نبی ﷺ پر درود بھیجیں تو وہ مجلس (قیامت کے دن) ان کے لیے باعث حسرت ہو گی۔ پھر اگر اللہ چاہے گا تو انہیں سزا دے گا اور اگر چاہے گا تو معاف کر دے گا۔

حسن: عمل الیوم واللیلہ لابن السنی: 450

691۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھی ہو اور وہ نبی ﷺ پر درود نہ پڑھے تو ان پر یہ (مجلس) باعث نقصان ہو گی۔

حسن: مسند احمد: ۲/ ۴۵۳، صالح بن نبہان مولی التوأمہ صدوق مختلط راوی ہے لیکن اس حدیث میں ان سے روایت کرنے والے راوی محمد بن عبد الرحمان بن مغیرۃ بن حارث بن ابی ذئب قرشی کا ان سے سماع اختلاط سے پہلے ہے۔ (تقریب التہذیب: ۲۸۹۲)

شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ (الصحیحہ: 4035)

مجلس سے اٹھتے وقت کی دعا

309۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کبھی بھی رسول اللہ ﷺ کسی مجلس سے اٹھتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے ان کلمات کے ساتھ دعا ضرور فرماتے:

أَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ مَعَاصِيْكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ، وَ مِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا، وَمَتِّعْنَا بِأَ سْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا، وَ اجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا، وَلاَ تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا، وَلاَ تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا، وَلاَ مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلاَ تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لاَّ يَرْحَمُنَا۔

”اے اللہ! ہمارے درمیان اپنا خوف بانٹ دے جو ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اور اتنی فرمانبرداری بانٹ دے جو ہمیں تیری جنت میں پہنچا دے اور اتنا یقین بانٹ دے جو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر۔ ہمارے کانوں کو، آنکھوں کو
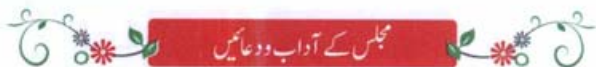
اور ہماری قوتوں کو ہمارے لیے اس وقت تک ہمارے لیے مفید بنا جب تک تو ہمیں زندہ رکھے اور انہیں (اعضا کو) ہمارا وارث بنا اور ہمارا انتقام اس پر کر جو ہم پر ظلم کرے، ہم پر زیادتی کرنے والے کے خلاف ہماری مدد فرما۔ ہمارے دین میں ہماری آزمائش نہ کر اور دنیا کو ہمارے لیے ہمارا بڑا مقصد اور ہمارے علم کی انتہا نہ بنا اور ہم پر اسے مسلط نہ کرنا جو ہم پر رحم نہ کرے۔"

ضعیف: جامع ترمذی: ۳۵۰۲، عمل الیوم واللیلہ للنسائی:۴۰۱، ۴۰۲، عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۴۴۸، الزہد والرقائق: ۴۳۱، مستدرک حاکم: ۱/۵۲۸۔ عبید اللہ بن زحر ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

کفارۂ مجلس کی دعا

310۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جہاں فضول باتیں ہوئی ہوں اور اٹھنے سے پہلے وہ یہ دعا پڑھ لے: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ "اے اللہ! تو اپنی حمد کے ساتھ (ہر خطا سے) پاک ہے، میں گواہی دیتا ہوں تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں، میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔" تو اس مجلس میں (کئے گئے) اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

حسن: سنن ابو داود: 4859، جامع ترمذی: 3433، حجاج بن دینار صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح الجامع: 2073)

311۔ حضرت نافع بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ دعا پڑھے: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوْبُ إِلَيْكَ "اللہ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، اے اللہ! تو پاک ہے، اپنی حمد کے ساتھ، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں تیری بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف تائب ہوتا ہوں۔" پھر اگر اس نے یہ کلمات مجلس ذکر میں (ذکر کے بعد) کہے تو یہ مہر کی طرح ہوں گے اس کے ذکر پر مہر لگا دی جائے گی اور اگر کسی فضول مجلس میں کہے تو اس کا کفارہ ہو جائے گا۔

ضعیف: معجم الکبیر: ۱۵۸۶، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۴۲۵، ۴۲۴۔ محمد بن عجلان کی تدلیس ہے۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۵۳۷، حسن بن علی بن زیاد ضعیف راوی ہے۔

استخارہ کی دعا

312۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اپنے تمام معاملات میں استخارہ کرنے کی اس طرح تعلیم دیتے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی معاملہ درپیش ہو تو وہ فرض کے علاوہ دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد اس دعا کا اہتمام کرے: أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، أَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِي وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ أَمْرِيْ - أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهِ - فَاقْدُرْهُ لِيْ،

وَيَسِّرْهُ، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِيْ فِيْ دِيْنِي وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ أَمْرِيْ – أو قال: فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَأَجِلِه - فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ أَرْضِنِيْ بِهِ "اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کی بدولت خیر طلب کرتا ہوں، تیری قدرت کے سبب تجھ سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کا طلب گار ہوں، کہ تو قدرت رکھتا ہے اور مجھے کوئی قدرت نہیں۔ علم تجھ ہی کو ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔ اے میرے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام جس کے لئے استخارہ کیا جا رہا ہے میرے دین، دنیا اور میرے کام کے انجام کے اعتبار سے میرے لئے بہتر ہے، یا (آپ ﷺ نے یہ فرمایا) میرے لئے وقتی طور پر اور انجام کے اعتبار سے یہ (خیر ہے) تو اسے میرے نصیب میں کر دے، اس کا حصول میرے لئے آسان کر اور پھر اس میں مجھے برکت عطا کر اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، دنیا اور میرے کام کے انجام کے اعتبار سے برا ہے، یا (آپ ﷺ نے یہ کہا کہ) میرے معاملہ میں وقتی طور پر اور انجام کے اعتبار سے (برا ہے) تو اسے مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور کر دے۔ پھر میرے مقدر میں خیر کر دے، جہاں بھی وہ ہو اور اس سے میرے دل کو مطمئن بھی کر دے۔ "آپ ﷺ نے فرمایا کہ (هٰذَا الْأَمْرَ) کی جگہ اس کام کا نام لے۔

صحیح: صحیح بخاری: ۶۳۸۲، جامع ترمذی: ۴۸۰، سنن ابوداود: ۱۵۳۸

مختصر استخارہ

313۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کام کا ارادہ

کرتے تو یہ فرماتے: أَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْ لِيْ "اے اللہ! میرے لیے میرا معاملہ بہتر بنا اور میرے لیے ان میں سے بہتر کام منتخب کر۔"

ضعیف: جامع ترمذی: ۳۵۱۶، عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۶۰۲، الدیلمی: ۱۹۳۶، مسند ابو یعلی: ۱۴۔ زنفل عرفی ضعیف ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ:1515)

استخارہ کتنی بار کیا جائے

314۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس رضی اللہ عنہ! جب تو کسی کام کا ارادہ کرے تو اپنے پروردگار سے سات دفعہ استخارہ کر، پھر جو چیز تیرے دل میں اول اول آئے اسے اختیار کر، کیونکہ اسی میں خیر ہے۔

ضعیف جداً: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۶۰۳۔ ابراہیم بن براء بن نضر سخت ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف جداً کہا ہے (الضعیفہ:6908)

315۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص استخارہ کرے وہ نامراد نہیں ہوگا، جس نے مشورہ کیا وہ نادم نہیں ہوگا اور جس نے میانہ روی اختیار کیا وہ فقیر نہیں ہوگا۔

موضوع: طبرانی اوسط:6627، طبرانی صغیر:980۔ عبدالقدوس بن عبدالسلام بن عبدالقدوس بن حبیب متہم بالکذب، عبدالسلام بن عبدالقدوس وضاع اور عبدالقدوس بن حبیب کذاب راوی ہے نیز حسن بصری کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے موضوع کہا ہے (الضعیفہ:611)

دعائے حاجت

316۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ سے کچھ حاجت یا اس کی مخلوق میں کسی سے کوئی ضرورت درپیش ہو، تو وہ وضو کرے اور دو رکعت پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور نبی ﷺ پر درود پڑھے، پھر کہے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لله رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، أَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْباً إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَماً إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضاً إِلَّا قَضَيْتَهَا، يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اللہ پاک ہے عرش عظیم کا رب ہے۔ سب تعریفیں جہانوں کے رب کے لیے ہیں۔ میں تیری رحمت کے موجبات کا سوال کرتا ہوں اور تیری مغفرت کے ارادوں کا اور ہر نیکی میں سے حصے کا اور گناہ سے سلامتی کا، اپنی بخشش کے بغیر میرے گناہ نہ چھوڑنا۔ نہ میرا کوئی غم رہنے دے مگر تو اسے آسان کر دے۔ اور ہر وہ حاجت جس میں تیری رضا ہے پوری کر دے اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے!“

موضوع: شعب الایمان للبیہقی: ۲۹۹۵، مسند بزار: ۳۳۷۴ **فائد بن عبد الرحمن ابو الورقاء متہم** بالکذب راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے موضوع کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

نماز مؤمن کے لیے پناہ گاہ

317۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ کو جب بھی کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو
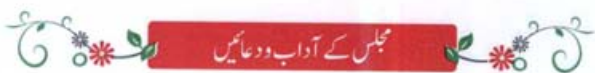
آپ نماز پڑھتے۔

ضعیف: سنن ابوداؤد: ۱۳۱۹، مسند احمد: ۳۸۸۵۔ عکرمہ بن عمار کی تدلیس اور محمد بن عبداللہ بن ابی قدامہ حنفی مجہول راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

318۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رات کو جب کبھی تیز ہوا چلتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کا رخ کرتے اور جب تک آندھی تھم نہ جاتی مسجد میں تشریف رکھتے۔

نوٹ: اس روایت کا حوالہ نہیں ملا۔

319۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر اور غزوہ احزاب کی رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہے اور اللہ سے دعا کرتے رہے۔

نوٹ: اس روایت کا حوالہ نہیں ملا۔

320۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے غزوہ بدر کی رات دیکھا کہ ہم میں سے ہر انسان سویا ہوا تھا سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم درخت کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے اور دعا کرتے رہے حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔

صحیح: مسند احمد: 1/125

321۔ سورج یا چاند گرہن ہو تو اس وقت تک نماز جاری رکھی جائے یہاں تک کہ گرہن دور ہو جائے۔

صحیح: صحیح بخاری: ۱۰۴۰، صحیح مسلم: ۹۱۱

322۔ بارش نہ ہونے پر قحط سالی ہوتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء پڑھتے۔

صحیح: صحیح بخاری: 1011

نماز تسبیح

323۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عباس رضی اللہ عنہ! اے چچا! کیا میں تمہیں عنایت نہ کروں؟ کیا میں تم سے صلہ رحمی نہ کروں؟ کیا میں تم کو فائدہ نہ پہنچاؤں؟ کیا میں تم کو دس خصلتیں نہ دوں؟ کہ جب تو وہ کرے تو اللہ تعالیٰ تیرے اگلے پچھلے گناہ بخش دے، کیا میں تم کو دس خصلتیں نہ دوں؟ کہ جب تو وہ کرے تو اللہ تعالیٰ تیرے اگلے پچھلے، پرانے اور نئے، بھول کر اور قصداً کیے ہوئے، چھوٹے اور بڑے، پوشیدہ اوراعلانیہ گناہوں کو بخش دے، یہ کہ تو چار رکعتیں پڑھ اور ہر رکعت میں سورہ الفاتحہ اور کوئی سورہ پڑھ، جب تو پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائے تو قیام کی حالت میں ہی پندرہ مرتبہ یہ پڑھ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ للهِ وَلاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ، پھر رکوع کر اور حالت رکوع میں دس مرتبہ کہہ، پھر رکوع سے سر اٹھا اور اس کو دس بار کہہ، پھر سجدہ کر اور حالت سجدہ میں دس بار کہہ، پھر سجدے سے سر اٹھا اور پھر دس بار کہہ، پھر سجدہ کر اور دس بار کہہ، پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دس بار کہہ، تو یہ ہر رکعت میں پچھتر بار ہوئے، تو چار رکعتیں پڑھ، اگر تم ہر روز ایک بار پڑھنے کی طاقت رکھو تو ایسا کرو، اگر نہیں تو جمعہ میں ایک بار، اگر تو نہ کر سکے تو زندگی میں ایک بار پڑھ۔

حسن: سنن بیہقی: ۳/ ۵۱، مستدرک حاکم: ۱/ ۴۶۳ موسیٰ بن عبدالعزیز مدنی اور حکم بن ابان صدوق راوی ہے اور باقی راوی ثقہ ہیں۔ نیز ابن مندہ، آجری، خطیب بغدادی، ابو سعد سمعانی، ابو موسی مدینی، ابو الحسن بن مفضل منذری، ابن صلاح اور نووی نے اس حدیث کو حسن قرار دی ہے۔ (الآثار الموضوعہ فی الأخبار الموضوعہ للکھنوی: ۱/ ۱۲۵)

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح الجامع: 3031)

خطبہ نکاح

324۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان کلمات میں خطبۃ الحاجۃ سکھایا: أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (نَحْمَدُهُ وَ) نَسْتَعِينُهُ، وَ نَسْتَغْفِرُهُ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا، وَ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، (وَفِي رِوَايَةٍ زِيَادَةٌ: أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَ نَذِيْرًا، بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ، وَمَنْ يَعْصِمْهُمَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ، وَلَا يَضُرَّ اللّٰهُ شَيْئًا)، يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَاءً وَاتَّقُوْا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُوْنَ بِهِ وَ الْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا) (النساء: ۱) (يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ) (آل عمران: ۱۰۲) (يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا) (الأحزاب: ۷۰، ۷۱) "سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اسی سے مدد طلب کرتے ہیں اور اسی سے بخشش مانگتے ہیں، ہم اپنے نفسوں کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ راہ دیکھا دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا کوئی نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں۔" پھر یہ آیات تلاوت کرتے " اے لوگو! اللہ سے ڈر جاؤ جیسا اس سے ڈرنے کا حق

ہے اور تم فرمانبرداری حالت میں ہی مرنا۔" اے لوگو! اپنے رب سے ڈر جاؤ جس نے تمہیں اکیلی جان سے پیدا فرمایا اور اس سے اس کا زوج پیدا کیا اور ان دونوں سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں اور اللہ سے ڈر جاؤ جس کے نام کے ساتھ تم رشتوں کا سوال کرتے ہو۔ بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔"" اے ایمان والو! اللہ سے ڈر جاؤ اور سیدھی بات کرو وہ تمہارے اعمال کی اصلاح کرے گا۔ اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی تابعداری کرے گا وہ بہت بڑی کامیابی ہے۔"

حسن: مسند احمد: ۱/ ۳۹۳ ، عمرو بن عبد اللہ ابو اسحاق سبیعی مدلس راوی ہیں، لیکن شعبہ بن حجاج کی ان سے روایت اتصال پر مبنی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (تخریج الکلم الطیب:206)

دلہا کو مبارک باد دینے کی دعا

325۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دلہا کو مبارکباد دیتے تو یوں فرماتے: بَارَكَ اللهُ لَكَ، وَ بَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ "اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے، تم پر برکت ڈالے اور تم دونوں کو خیر پر جمع رکھے۔"

حسن: سنن ابو داود:2130، جامع ترمذی:1091، سنن ابن ماجہ:1905 عبد العزیز بن محمد دراوردی اور سہیل بن ابی صالح مدنی صدوق راوی ہیں اور سہیل بن ابی صالح سے غیر عراقیوں کی روایت صحت پر محمول ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح الجامع:4729)

دلہن کے لئے دعا

326۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھ سے شادی کی تو میری والدہ (ام رومان بنت عامر رضی اللہ عنہا) میرے پاس آئیں اور مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر

کے اندر لے گئیں، گھر کے اندر قبیلہ انصار کی عورتیں موجود تھیں، انہوں نے (مجھ کو) یوں دعا دی: عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ "(تیری آمد) خیر و برکت اور نیک شگون پر ہو۔"

صحیح: صحیح بخاری: ۵۱۵۶

شادی کرنے والے کی اپنی بیوی کو دعا

327۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے رایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو کوئی عورت سے نکاح کرے یا لونڈی، غلام یا سواری خریدے تو یوں کہے: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُکَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جُبِلَتْ عَلَيْهِ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جُبِلَتْ عَلَيْه "اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کی خلقت اور طبیعت کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور پناہ مانگتا ہوں تیری اس کی برائی سے اور اسکی خلقت اور طبیعت کی برائی سے۔"

حسن: خلق افعال العباد للبخاری: ۱۵۷۔ محمد بن عجلان، عمرو بن شعیب اور شعیب صدوق راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن کہا ہے (صحیح الجامع: 360)

بیوی کے پاس آنے کی دعا

328۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے جماع کرے اور یہ کلمات کہے: بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا " اللہ کے نام کے سے۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور شیطان کو اس چیز سے دور رکھ جو تو (اس جماع کے نتیجے

میں) ہمیں عطا فرمائے۔" یہ دعا پڑھنے کے بعد میاں بیوی کو جو اولاد ملے گی اسے شیطان نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

صحیح: صحیح بخاری: ۵۱۶۵، صحیح مسلم: ۱۴۳۴

کسی کی شادی کی اطلاع ملے تو کیا کہے؟

329۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شادی کی خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فَبَارَكَ اللهُ لَكَ "اللہ تجھے برکت دے"

صحیح: صحیح مسلم: ۷۱۵، مسند ابو عوانہ: ۴۱۵۵

ولادت کے وقت کی دعا

330۔ ذکر کیا جاتا ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب بچے کی پیدائش کے قریب تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ وہ ان کے پاس آئیں اور آیۃ الکرسی اور ﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ﴾ آخر تک پڑھیں اور معوذتین کے ساتھ ان کے لیے پناہ طلب کریں۔

موضوع: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۶۱۴۔ عبید اللہ بن محمد بن خنیس مجہول، موسی بن محمد بن عطاء کذاب و وضاع، عیسی بن ابراہیم قرشی متروک اور موسی بن ابی حبیب حمصی ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے موضوع کہا ہے (تخریج الکلم الطیب:210)

بچے کے کان میں اذان کہنا

331۔ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ان کے کان میں نماز کی طرح اذان کہی۔

ضعیف: مسند احمد: ۶/ ۳۹۱، سنن ابوداود: ۵۱۰۵، جامع ترمذی: ۱۵۱۴۔ عاصم بن عبید اللہ بن عاصم بن عمر ضعیف راوی ہے

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (تخریج الکلم الطیب: 211)

332۔ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ہاں بچہ پیدا ہو اور وہ اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہے تو بچہ اٹھرا کی بیماری سے محفوظ رہے گا۔

موضوع: ابن السنی: ۶۲۲، مسند ابویعلی: ۶۷۸۰، شعب الایمان: ۸۶۱۹۔ یحیی بن العلا اور مروان بن سالم وضاع اور جبارہ بن مغلس ضعیف ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے موضوع کہا ہے (الضعیفہ: 321)

نومولود کی مبارک باد

333۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جس کے ہاں بچہ پیدا ہو اسے ان کلمات سے مبارک دی جائے: جَعَلَهُ اللهُ مُبَارَكًا عَلَيْكَ وَ عَلَى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ "اللہ تعالی اسے تیرے لیے اور امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے باعث برکت بنائے۔"

حسن: کتاب الدعاء للطبرانی: ۹۴۵۔ یحیی بن عثمان بن صالح صدوق راوی ہے۔

334۔ حضرت حماد بن زید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ جب کسی کو نومولود کی ولادت پر مبارک باد دیتے تو یوں کہتے: جَعَلَهُ اللهُ تَعَالَى مُبَارَكًا عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم۔ "اللہ تعالی اسے تیرے لیے اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت بنائے۔"

حسن: حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۳/ ۸۔ محمد بن نضر اور خالد بن خداش صدوق ہیں

335۔بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي الْمَوْهُوْبِ لَكَ وَ شَكَرْتَ الْوَاهِبَ وَ بَلَغَ اَشُدَّه وَ رُزِقْتَ بِرَّه ۔ ”اللہ تمہارے لیے اس بچے میں برکت دے جو تمہیں عطا کیا گیا ہے۔ اور تم عطاء کرنے والے کا شکر ادا کرو، (یہ بچہ) اپنی جوانی کی قوتوں کو پہنچے اور تمہیں اس کا حسن سلوک نصیب ہو۔“ دوسرا اس کے جواب میں کہے: بَارَكَ اللهُ لَكَ وَ بَارَكَ عَلَيْكَ وَ جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا وَّرَزَقَكَ اللهُ مِثْلَه وَ اَجْزَلَ ثَوَابَكَ۔ ”اللہ تعالیٰ تمہارے لیے برکت دے اور تم پر برکت فرمائے اور اللہ تمہیں اس جیسا عطا فرمائے اور تمہارا ثواب بہت زیادہ کرے۔“

بلا سند: کتاب الاذکار للنووی قبل از حدیث: ۸۳۴۔ یہ کلمات حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف بلا سند منسوب ہیں۔ نیز حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے اس طرح کے مسند کلمات سخت ضعیف ہیں

336۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ نومولود کی پیدائش پر یہ کلمات کہے جائیں: شَكَرْتَ الْوَاهِبَ، وَبُورِكَ لَكَ فِي الْمَوْهُوبِ، وَبَلَغَ أَشُدَّهُ، وَرُزِقْتَ بِرَّهُ ”تو عطا کرنے والے کا شکر کرے، عطا شدہ بچے میں تیرے لیے برکت ہو، یہ اپنی بھرپور جوانی کو پہنچا اور تجھے اس کا حسن سلوک نصیب ہو۔“

ضعیف جداً: مسند ابن الجعد: ۳۳۹۸، النفقۃ علی العیال لابن ابی الدنیا: 201۔ ہیثم بن جماز متروک راوی ہے۔

بچے کا نام، عقیقہ اور سر کے بال مونڈنا

337۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نومولود اپنے عقیقہ کے عوض گروی ہے، ساتویں دن اس کی طرف سے عقیقہ

کیا جائے، اس کا سر مونڈا جائے اور اس کا نام تجویز کیا جائے۔

صحیح: مسند احمد: ۵/۱۷، سنن ابوداود: ۲۸۳۸، جامع ترمذی: ۱۵۲۲۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (ارواء الغلیل: 1165)

338۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک تم قیامت کے دن اپنے ناموں اور اپنے باپوں کے ناموں سے بلائے جاؤ گے۔ سو اچھے نام رکھا کرو۔

ضعیف: سنن ابوداود: ۴۹۴۸۔ عبد اللہ بن زکریا کا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

339۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ہاں تمہارے ناموں میں سے سب سے زیادہ محبوب نام عبد اللہ اور عبد الرحمان ہیں۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۱۳۲، سنن ابوداود: ۴۹۴۹، جامع ترمذی: ۲۸۳۴۔

340۔ ابو وہب الجشمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کے ناموں پر نام رکھو اور اللہ کے نزدیک سب سے محبوب نام عبد اللہ اور عبد الرحمان ہیں اور سب سے سچے حارث اور ہمام ہیں جب کہ سب سے قبیح حرب اور مرہ ہیں۔

ضعیف: سنن ابوداؤد: ۴۹۵۰، سنن نسائی: ۳۵۹۵۔ عقیل بن شبیب مجہول راوی ہے

بچے کو بلاؤں سے محفوظ رکھنے کی دعا

341۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہم کو ان کلمات کے ساتھ پناہ دیا کرتے تھے: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ. ” میں تم دونوں کو اللہ تعالی کے مکمل

کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان ، زہریلے جانور سے اور لگ جانے والی نظر سے۔" اور فرماتے کہ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو پناہ دیا کرتے تھے۔

صحیح: صحیح بخاری: ۳۳۷۱، جامع ترمذی: ۲۰۶۰، سنن ابوداود: ۴۷۳۷

آفات سے محفوظ رکھنے کی دعا

342۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال، اولاد اور اہل وعیال جیسی نعمتوں سے نواز رکھا ہو تو وہ یہ دعا پڑھے: مَا شَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ "جو اللہ چاہے، اللہ کے بغیر کوئی طاقت نہیں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو وہ موت کے علاوہ ان میں کوئی آفت نہیں دیکھے گا۔

ضعیف: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۳۵۹، الدیلمی: ۵۶۹۷، ۵۶۹۶، ابن عدی: ۳/ ۱۷۱۱، طبرانی فی الصغیر ص: ۱۲۲۔ عبد الملک بن زرارہ ضعیف راوی ہے

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (تخریج الکلم الطیب: 139)

بچے کو سب سے پہلے کیا سکھایا جائے

343۔ حضرت عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے دادا (عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما) کی کتاب میں پایا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے بچے سلاست سے بولنے لگیں تو انہیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کی تعلیم دو، پھر وہ جب بھی فوت ہوں پروانہ کرو اور جب ان کے دودھ کے دانت ٹوٹ جائیں تو انہیں نماز کے حکم دو۔

ضعیف: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۴۲۵۔ عبد الکریم بن ابی المخارق ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 2336)

344۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب بنی عبد المطلب کے بچے صاف بولنے لگ جاتے تو آپ ﷺ انہیں اس آیت ﴿وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا﴾ ”کہہ دیجئے! اللہ وہ ذات ہے جس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ ہی اس کا بادشاہت میں کوئی شریک ہے اور وہ عاجز نہیں کہ اس کا کوئی مددگار ہو، اس کی کبریائی بیان کرو۔“ کی تعلیم دیتے۔

ضعیف: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۴۲۶۔ سفیان بن وکیع اور عبد الکریم بن ابی المخارق ضعیف راوی ہے اور سفیان بن عیینہ کی تدلیس ہے۔

سواری پر بیٹھنے کی دعا

345۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس سواری کا جانور سوار ہونے کے لیے لایا گیا، چنانچہ جب انہوں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو کہا: بِسْمِ اللّٰهِ (اللہ کے نام سے) جب سواری پر بیٹھ گئے تو فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں) پھر یہ دعا پڑھی: ﴿سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَ اِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾ ”پاک ہے اللہ کی ذات جس نے ہمارے لیے سواری کو مسخر کیا حالانکہ ہم اسے مسخر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے، اور ہم اپنے رب ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔“ پھر تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور تین بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا پھر یہ کلمات کہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ”تو پاک ہے میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے پس میرے گناہ بخش دے، بلاشبہ تیرے سوا گناہ بخشنے والا کوئی نہیں۔“ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنس دیئے۔ میں نے پوچھا: اے

امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ ! آپ کس وجہ سے ہنسے ہیں ؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا جیسے میں نے کیا اور میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا جو آپ نے مجھ سے سوال کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا رب بندے سے (اس وقت بہت) خوش ہوتا ہے جب وہ یہ کلمات کہتا ہے " لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي، فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، "تو ہی معبود برحق ہے، بلاشبہ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا، سو میرے گناہ بخش دے بلاشبہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں" تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ بخشتا اور ان پر سزا دیتا ہے۔

صحیح: سنن ابوداود: 2602،3446

سفر سے قبل نفل نماز پڑھنا

346۔ حضرت مطعم بن مقدام رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص سفر کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے گھر والوں کے لیے اس سے بہتر چیز نہیں چھوڑتا کہ وہ ان کے پاس دو رکعت نماز پڑھ لے۔

مرسل: مصنف ابن ابی شیبہ: ۴۹۱۴

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (تخریج الکلم الطیب: 167)

347۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا جو سفر پر جانا چاہتا تھا، اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! مجھے نصیحت فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں، اور ہر بلندی پر اللہ کا ذکر کرو (یعنی اللہ اکبر کہو) جب وہ شخص واپس جانے کے لیے مڑا تو

آپ ﷺ نے فرمایا: أَللّٰهُمَّ ازْوِلَهُ الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ، "اے اللہ! اس کے لیے زمین سمیٹ دے اور سفر آسان کر دے۔"

حسن: مستدرک حاکم: ۲۴۸۱ ، صحیح ابن حبان: ۲۶۹۲ ، مسند احمد: ۱۰۱۷۵، صحیح ابن خزیمہ: ۲۵۶۱، سنن ابن ماجہ: ۲۷۷۱، ابن السنی: ۵۰۲۔ اسامہ بن زید لیثی صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ:1730)

سواری سے گرنے سے بچاؤ کا وظیفہ:

348۔ حضرت عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ میں گھوڑے کی پشت پر ٹک نہیں پاتا، اس پر آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کی انگلیوں کا اثر اپنے سینے میں پایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: أَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا "اے اللہ! اسے قائم رکھ اور ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔"

صحیح: صحیح بخاری: ۴۳۵۷، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۵۲۴

جانور کو مطیع کرنے کے لیے

349۔ حضرت یونس بن عبید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب آدمی کسی سرکش سواری پر بیٹھے اور یہ کلمات کہے: ﴿أَفَغَيْرَ دِيْنِ اللهِ يَبْغُوْنَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ﴾ "کیا وہ اللہ کے دین کے علاوہ کوئی اور ڈھونڈتے ہیں، زمین و آسمان میں ہر چیز اسی کے لیے طوعاً و کرہاً مطیع ہے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔" تو وہ سواری اللہ کے حکم سے تابع ہو جائے گی۔

مقطوع: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۵۱۱، یونس بن عبید (تبع تابعی) کا قول ہے،

دوسرا منہال بن عیسی مجہول راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 5601)

کسی کا جانور بھاگ جائے تو

350۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی کا جانور کسی ویران علاقے کی طرف بھاگ کھڑا ہو تو وہ یہ آواز لگائے: یَاعِبَادَ اللهِ اِحْبِسُوْا ”اللہ کے بندو! اسے پکڑو۔“ کیونکہ زمین میں اللہ عزوجل کے ایسے بندے موجود ہیں جو اسے روک لیں گے۔

ضعیف: ابن السنی: ۵۰۹، مسند ابو یعلی: ۵۲۶۹، طبرانی کبیر: ۱۰۵۱۸۔ معروف بن حسان سمرقندی ضعیف راوی ہے اور قتادہ کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 655)

بحری سفر کی دعا

351۔ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے لیے کشتی کو ڈوبنے سے محفوظ رکھنے کی دعا یہ ہے کہ وہ کہیں: ﴿بِسْمِ اللهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ ہود 41 ”﴿وَمَاقَدَرُوْا اللهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَ الْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ الزمر 67 ”اللہ ہی کے نام سے اس کا چلنا بھی اور اس کا ٹھہرنا بھی میرا رب بڑا غفور و رحیم ہے“ سورہ ہود ” ان لوگوں نے اللہ کی قدر ہی نہیں کی جیسا کہ اس کا قدر کرنے کا حق ہے۔ قیامت کے دن پوری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے دائیں میں لپیٹے ہوئے ہوں گے۔ پاک اور بالاتر ہے وہ اس شرک

سے جو وہ کرتے ہیں۔" سورہ الزمر

موضوع: کتاب الدعاء للطبرانی:۸۰۴، طبرانی کبیر: ۱۲۶۶۱، طبرانی اوسط:۶۱۳۶، عمل الیوم واللیلہ لابن السنی: ۵۰۱، یحیٰی بن العلاء اور مروان بن سالم وضاع اور طلحہ بن عبید اللہ مجہول راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے موضوع کہا ہے (الضعیفہ:2932)

سفر کی دعا

352۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لیے نکلتے اور اونٹ (سواری) پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے پھر فرماتے: سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ أَللّٰهُمَّ! إِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَاتَرْضٰى، أَللّٰهُمَّ! هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، أَللّٰهُمَّ! أَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ، وَ الْخَلِيْفَةُ فِيْ الْأَهْلِ، أَللّٰهُمَّ! إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِيْ الْمَالِ وَ الْأَهْلِ "پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے سواری کو مسخر کیا حالانکہ ہم اسے مسخر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے، اور یقیناً ہم اپنے رب ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں ۔ اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقوی اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارا یہ سفر آسان بنادے اور ہمارے لیے اس کی دوری کم کر دے۔ اے اللہ! سفر میں تو ہی ہمارا محافظ ہے اور اہل وعیال کی خبر گیری کرنے والا ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت، (دوران سفر حادثہ کی وجہ سے) برے منظر، مال اور اہل وعیال میں بری حالت کے ساتھ واپس

آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور جب لوٹتے تو ان کلمات میں یہ اضافہ کرتے تھے: آئِبُوْنَ، تَا ئِبُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ "ہم واپس آنے والے، توبہ کرنے والے اور اپنے رب ہی کی تعریف کرنے والے ہیں۔"

صحیح: صحیح مسلم: ۱۳۴۲، جامع ترمذی: ۳۴۴۷، سنن ابوداؤد: ۲۵۹۹

سفر کے دوران دعا

353۔ حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے تو ان چیزوں سے پناہ مانگتے تھے (یعنی کہتے تھے): أَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفْرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِيْ الْأَهْلِ وَالْمَالِ - "اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں سفر کی تکلیف سے، بری حالت میں پلٹ کر آنے سے، نفع کے بعد نقصان سے، مظلوم کی بددعا سے اور اہل و مال میں برا منظر دیکھنے سے۔"

صحیح: صحیح مسلم: ۱۳۴۳، سنن نسائی: ۵۵۰۰، جامع ترمذی: ۳۴۳۹

سفر میں رات کے وقت کی دعا

354۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے اور دوران سفر رات آجاتی تو یہ دعا پڑھتے: يَا أَرْضُ! رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللهُ، أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّكِ، وَشَرِّ مَا فِيْكِ، وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَدُبُّ عَلَيْكِ، وَ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ اَسَدٍ وَّ أَسْوَدٍ، وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ، وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِيْ الْبَلَدِ، وَ مِنْ وَّالِدٍ وَ مَاوَلَدَ " اے زمین! میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے، میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تیرے شر سے، اس چیز کے شر سے جو تیرے اندر ہے، اس چیز

کے شر سے جو تیرے اندر پیدا کی گئی ہے، اس چیز کے شر سے جو تجھ پر رینگتی ہے اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیر، سانپ اور بچھو سے اور شہر میں رہنے والوں کے شر سے اور جننے والے اور جنے ہوئے کے شر سے۔"

حسن: سنن ابو داؤد: ۲۶۰۳، مستدرک حاکم: ۲۴، صحیح ابن خزیمہ: ۲۵۷۲، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۵۶۳۔ زبیر بن ولید ثقہ وصدوق راوی ہے، حافظ ذہبی نے الکاشف میں اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

شہر یا بستی میں داخل ہونے کی دعا

355۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب اس بستی کو دیکھتے جس میں داخل ہو نا ہوتا تو یہ کلمات کہتے: أَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَ مَاأَظْلَلْنَ، وَ رَبَّ الْأَرْضِيْنَ السَّبْعِ وَ مَا أَقْلَلْنَ، وَ رَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَ مَاأَضْلَلْنَ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ، فَإِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا، وَخَيْرَ مَافِيْهَا، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هَا، وَشَرِّ أَهْلِهَا، وَ شَرِّ مَا فِيْهَا "اے اللہ! اے ساتوں آسمانوں اور ان چیزوں کے رب جن پر انہوں نے سایہ کیا ہوا ہے، اور ساتوں زمینوں اور ان چیزوں کے رب جن کو انہوں نے اٹھایا ہوا ہے، اور شیطانوں اور ان کے رب جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہوا ہے، اور ہواؤں کے اور جو کچھ انہوں نے اڑایا ہے، کے رب! بلاشبہ ہم تجھ سے اس بستی کی خیر اور اس کے رہنے والوں کی خیر کا سوال کرتے ہیں اور اس چیز کی خیر کا سوال کرتے ہیں جو اس میں ہے اور میں اس کے شر سے اور اس کے رہنے والوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور ان چیزوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو اس میں ہیں۔"

صحیح: السنن الکبری للنسائی: 6/140، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: 544، صحیح ابن

خزیمہ: 2565، مستدرک حاکم: 100/2

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (تخریج الکلم الطیب: 179)

بازار میں داخل ہونے کی دعا

356۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بازار کی جانب نکلتے تو فرماتے: بِسْمِ اللهِ، أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ السُّوْقِ، وَخَيْرِ مَا فِيْهَا، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ السُّوْقِ وَ شَرِّ مَا فِيْهَا، وَأَعُوْذُبِكَ أَنْ أُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً، أَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً۔ "اللہ کے نام سے، اے اللہ! یقینا میں تجھ سے اس بازار کی خیر اور جو اس میں ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں، میں اس بازار اور جو اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں اس (بازار) میں کسی جھوٹی قسم کا ارتکاب کروں یا اس گھاٹے والے سودے سے نقصان اٹھاؤں۔"

ضعیف: طبرانی اوسط: ۵۵۳۴، طبرانی کبیر: ۱۱۵۷۔ **محمد بن ابان جعفی** ضعیف راوی ہے۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۳۳۷ **ابو عمر حفص بن سلیمان ازدی** متروک راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع: 4391)

357۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت یہ کہے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيْتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ "اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، وہ زندہ کرتا ہے

اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے، جسے موت نہ آئے گی ، اسی کے ہاتھ میں ہر قسم کی بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔" تو اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس لاکھ برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور دس لاکھ درجات بلند کئے جاتے ہیں۔

ضعیف: مسند احمد: 1/ 47، جامع ترمذی: 3429، سنن ابن ماجہ: 2235، مستدرک حاکم: 1/ 538۔ عمرو بن دینار ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ تخریج المشکاۃ)

سواری پھسلتے وقت کی دعا

358۔ حضرت ابو الملیح رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر سوار تھا کہ ہمارے جانور نے ٹھوکر کھائی، میں نے کہا شیطان کا ناس ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نہ کہو کہ شیطان کا ناس ہو اس لیے کہ جب تم یہ کہتے ہو تو شیطان پھولتا ہے حتیٰ کہ وہ ایک گھر کے برابر ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ سب کچھ میری قوت سے ہوا ہے بلکہ تم: بِسْمِ اللهِ کہو، کیونکہ اس سے شیطان انتہائی چھوٹا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ وہ مکھی کے برابر ہو جاتا ہے۔

صحیح: مسند احمد: 5/ 59، سنن ابو داود: 4982

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الکلم الطیب: 238)

مقیم کی مسافر کے لیے دعائیں

359۔ حضرت قزعہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا آؤ میں تم کو الوداع کروں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے الوداع کرتے تھے (پھر فرمایا): أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكَ ،وَ أَمَانَتَكَ ،وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ " میں

تیرے دین، امانت اور تیرے اعمال کے اختتام کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔"

صحیح: جامع ترمذی: 3443، مسند احمد: 2/7، سنن ابو داؤد: ۲۶۰۰

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحۃ: 14)

360۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے زاد سفر دیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زَوَّدَكَ اللهُ التَّقْوٰى . "اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ زادِ راہ عطا فرمائے۔" اس نے کہا زیادہ کیجیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وَغَفَرَ ذَنْبَكَ، "اور تیرے گناہ بخشے۔" اس نے کہا: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں اور زیادہ کیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَاكُنْتَ "اور تو جہاں بھی ہو تجھے خیر مہیا کرے۔"

ضعیف: الدعوات الکبیر: 456، ابن السنی: 501۔ سیار بن حاتم ضعیف ہے۔

طبرانی کبیر: 1039 اسماعیل بن رافع ضعیف راوی ہے

سنن دارمی: 2671 موسی بن میسرہ عبدی مجہول راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ تخریج المشکاۃ)

361۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو حبشہ کی طرف روانہ کیا تو انہیں الوداع کیا یہ کلمات بطور زادہ راہ عنایت کیے: أَللّٰهُمَّ الْطُفْ بِيْ تَيْسِيْرَ كُلِّ عَسِيْرٍ، فَإِنَّ تَيْسِيْرَ كُلِّ عَسِيْرٍ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ، وَأَسْأَلُكَ الْيُسْرَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ "اے اللہ! مجھ پر لطافت فرما، ہر مشکل سے آسانی کی، بے شک ہر مشکل والے کے لیے آسانی کرنا تجھ پر آسان ہے میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت و آسانی کا سوال کرتا ہوں"

ضعیف: طبرانی اوسط: ۱۲۵۰، الدعوات الکبیر: ۲۳۶، الضعفاء الکبیر للعقیلی: ۹۵۸،

الکنیٰ و الاسمائ:۱۵۷۰۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابراہیم مسمعی مجہول اور ان کے والد ضعیف راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ:7048)

مسافر کی مقیم کے لیے دعا

362۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو الوداع کیا تو فرمایا: أَسْتَوْدِعُكَ اللهُ الَّذِيْ لاَ تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ "میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کو سپرد کی ہوئی امانتیں ضائع نہیں ہوتیں۔"

حسن: مسند احمد: 2/403، ابن السنی: 504، عمل الیوم واللیلہ للنسائی:508۔ حسن بن ثوبان اور موسیٰ بن وردان صدوق راوی ہیں

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ:16)

363۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے سپرد کی جاتی ہے تو وہ اس کی حفاظت فرماتا ہے۔

حسن: مسند احمد ۲:/۸۷، صحیح ابن حبان:۲۳۷۶، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۵۱۸۔ ہیثم بن حمید غسانی صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ:2547)

بلندی پر چڑھتے اور اترتے ہوئے

364۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب ہم (کسی بلندی پر) چڑھتے، تو اللہ اکبر کہتے اور جب (کسی نشیب میں) اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

صحیح: صحیح بخاری: ۲۹۹۳، ابن السنی:۵۱۷، نسائی فی الکبریٰ: ۱۰۷۰۹

دوران سفر سحری کے وقت کی دعا:

365۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سفر میں ہوتے اور سحری کے وقت میں داخل ہوتے تو فرماتے: سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللهِ، وَ نِعْمَتِهِ وَحُسْنِ بَلَآئِهِ عَلَيْنَا، رَبَّنَا صَاحِبْنَا، وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَآئِذًا بِاللهِ مِنَ النَّارِ "سن لیا سننے والے نے اللہ کی حمد کو، اس کی ہم پر نعمت اور بہتر احسان کو، اے ہمارے رب! ہمارا ہمراہی بن اور ہم پر مہربانی کر، اس حال میں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی آگ سے پناہ طلب کرنے والے ہیں۔"

صحیح: صحیح مسلم: ۲۷۱۸، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۵۳۶، سنن ابوداؤد: ۵۰۸۶

منزل کے قریب پہنچ کر

366۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ آئے اور ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آپ کی اونٹنی پر آپ ﷺ کے پیچھے سوار تھیں، جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نے کہا: آئِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ "ہم واپس آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں" آپ ﷺ مدینہ تک یہی کلمات دہراتے رہے۔

صحیح: صحیح بخاری: ۶۱۸۵، صحیح مسلم: ۱۳۴۵

منزل پر پہنچنے کی دعا

367۔ حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: جب تم میں سے کوئی کسی منزل پر رکے تو یہ کہے: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ "میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے

کلمات کے ساتھ ہر اس برائی سے جو اس نے پیدا کی ہے۔" تو اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی یہاں تک کہ وہ اس منزل سے کوچ کرے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۷۰۸، سنن ابن ماجہ: ۳۵۴۷، جامع ترمذی: ۲۷۱۹۳

سفر سے واپسی کی دعا

368۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ یا حج و عمرہ سے واپس آتے اور جب کسی بلند جگہ پر چڑھتے تو تین مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہتے اور یہ دعا پڑھتے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، آئِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَ هَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ، "اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کے لیے ہے، سب تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر پورا قادر ہے۔ ہم واپس آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے ہی لشکروں کو شکست دی۔"

صحیح: صحیح بخاری: ۱۷۹۷، صحیح مسلم: ۱۳۴۴

اذکار المسلم

برص، کوڑھ، جنون اور دیگر امراض سے پناہ

369۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ، وَالْجُنُوْنِ، وَالْجُذَامِ، وَ سَيْءِ الْأَسْقَامِ "اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں برص (پھلبہری)، پاگل پن، کوڑا اور بری بیماری سے۔"

ضعیف: سنن ابو داود: ۱۵۵۴، صحیح ابن حبان: ۱۰۱۷، مسند طیالسی: ۲۰۰۸، طبرانی فی الدعاء: ۱۳۴۲، مسند احمد: ۳/ ۹۲، سنن نسائی: ۵۴۹۵۔ **قتادۃ بن دعامہ** کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

370۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر کوئی ہر (نقصان والی) چیز پر إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ پڑھے، یہاں تک کہ جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تب بھی، کیونکہ یہ بھی مصیبتوں میں سے ہے۔

ضعیف جداً: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۳۵۱۔

یحیی بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن موہب متروک راوی ہے

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف جداً کہا ہے (الضعیفہ: 5595)

مصیبت زدہ کو دیکھ کر

371۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی اچانک کسی مصیبت زدہ کو دیکھے اور یہ کلمات کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً "سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اس چیز سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور اسی نے مجھے اپنی مخلوق میں سے بہتوں پر بہت زیادہ فضیلت دی۔" تو اللہ تعالیٰ اسے تاحیات اس مصیبت سے محفوظ رکھے گا۔

حسن: مسند بزار:۵۸۳۸۔ مغیرہ بن مسلم صدوق راوی ہے اور باقی راوی ثقہ ہیں۔

نظر بد اور اس کا علاج

372۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نظر کا لگ جانا حقیقت ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاتی تو نظر لے جاتی نیز جب تمہیں غسل کرنے کو کہا جائے تو غسل کرو۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۱۸۸، جامع ترمذی: ۲۰۶۲، صحیح ابن حبان:۶۱۰۷

373۔ حضرت حزام بن حکیم بن حزام رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو اپنی نظر لگ جانے کا اندیشہ ہو اسے چاہیئے کہ (اچھی چیز دیکھ کر) کہے: أَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ "اے اللہ! اس چیز میں (ہمارے لیے) برکت عطا فرما۔" تو اس کو کوئی چیز نقصان نہیں دے گی۔

مرسل: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی ۲۰۷۔ حزام بن حکیم بن حزام مجہول اور عثمان بن عبد الرحمان طائفی کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع:4377)

374۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنوں اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگتے تھے، جب معوذتین نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے ان کو اختیار کیا اور باقی کو چھوڑ دیا۔

ضعیف: جامع ترمذی:۲۰۵۸، سنن نسائی:۵۴۹۶، سنن ابن ماجہ:۳۵۱۱۔ سعید بن ایاس جریری مختلط راوی ہے۔

375۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی پسندیدہ چیز دیکھی اور یہ کہا: مَاشَاءَ اللهُ، لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ، "اللہ جو چاہے۔ نہیں ہے نیکی کی قوت مگر اللہ کی توفیق سے۔" تو اسے نظر نہیں لگے گی۔

ضعیف: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی:۲۰۶، ۳۵۰۔ عبد الملک بن زرارہ ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع:5588)

376۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب اپنے بھائی، اپنے نفس یا اپنے مال میں سے کوئی تعجب انگیز چیز دیکھے تو وہ اس کے لیے برکت کی دعا کرے، کیونکہ نظر (کا لگ جانا) حق ہے۔

حسن: مسند احمد:3/447، مسند ابو یعلی:7195، مستدرک حاکم:6/71۔ امیہ بن ہند صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ:2572)

بیمار پرسی کی فضیلت

377۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آدمی جب اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کے لیے جاتا ہے تو وہ جنت کے

میووں میں چلتا ہے یہاں تک کہ بیٹھے۔ تو جب بیٹھ جاتا ہے تو اسے اللہ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔ پھر اگر صبح کا وقت ہو تو شام تک ستر ہزار فرشتے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر شام ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔

ضعیف: سنن ابن ماجہ: 1442، مسند احمد: 1/ 81، مسند ابو یعلی: 262۔ **سلیمان بن مہران اعمش** اور **حکم بن عتیبہ** کی تدلیس ہے، سنن ابی داود: 3098، **حکم بن عتیبہ** کی تدلیس ہے۔ صحیح ابن حبان: 2958، **عبد اللہ بن یسار ابو ہمام کوفی** مجہول راوی ہے۔

378۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ قیامت کے روز فرمائیں گے: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تھا تو نے میری عیادت نہیں کی۔ بندہ کہے گا: اے میرے رب میں کیسے آپ کی عیادت کرتا آپ تو رب العالمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے مگر تو نے اس کی عیادت نہیں کی۔ کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا مجھے اس کے پاس پاتا۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۵۶۹

بیمار پرسی کے وقت

379۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ جب بھی کسی مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو یوں دعا دیتے: لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللهُ ”کوئی حرج نہیں ان شاء اللہ یہ بیماری گناہوں کو دھو دے گی۔“ اس پر اس مریض نے کہا:

آپ ﷺ کہتے ہیں کہ یہ بخار گناہوں کو دھونے والا ہے، بلکہ یہ بخار ایک بوڑھے کھوسٹ پر جوش مار رہا ہے، جو قبر کی زیارت کرائے بغیر نہیں چھوڑے گا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اچھا تو پھر یوں ہی ہو گا۔

صحیح: صحیح بخاری: ۵۶۶۲، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۱۰۳۹، الادب المفرد: ۴۸۴

380۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان نے کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس کی موت کا وقت ابھی نہیں آیا اور اس کے لیے سات مرتبہ یہ دعا مانگے: أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَشْفِيَكَ " میں اللہ عظمت والے سے، جو عرش عظیم کا رب ہے، سے سوال کرتا ہوں کہ تجھے شفا دے۔" تو اللہ اس مریض کو شفا دے گا۔

حسن: سنن ابوداود: 3106، جامع ترمذی: 2083۔ یزید بن عبد الرحمن ابو خالد الدولانی اور نھال بن عمرو صدوق راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن کہا ہے (الکلم الطیب: 150)

381۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اپنا داہنا ہاتھ اس پر پھیرتے ہوئے فرماتے: أَذْهِبِ الْبَأْسَ، رَبَّ النَّا سِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَماً- "اے لوگوں کے رب! بیماری دور کر دے اور شفا دے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں، ایسی شفا دے جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔"

صحیح: صحیح مسلم: ۲۱۹۱، سنن ابن ماجہ: ۳۵۲۰، جامع ترمذی: ۳۵۶۵

382۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: جب کوئی شخص بیمار کے پاس عیادت کے لیے آئے تو یہ کہے: أَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا، أَوْ يَمْشِيْ لَكَ إِلٰى صَلٰوةٍ "اے اللہ! اپنے بندے کو شفا دے تاکہ وہ تیری خاطر کسی دشمن کو زخمی کرے گا، یا وہ تیری رضا کے لیے نماز کی طرف جائے گا۔"

حسن: سنن ابو داود: ۳۱۰۷، مستدرک حاکم: ۱۲۷۳، صحیح ابن حبان: ۲۹۷۴، عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۵۵۲، موارد الظمآن: ۷۱۵، مسند احمد ۲: ۲/۷۲ حیی بن عبد اللہ بن شریح معافری صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن کہا ہے (الصحیحہ:1304)

مریض کی شفایابی کے لیے دم

383۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس عیادت کے لیے تشریف لائے اور فرمایا: میں تجھے وہ دم نہ کروں جو جبرائیل علیہ السلام میرے پاس لے کر آئے ہیں، میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ضرور کیجیے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بِسْمِ اللهِ أَرْقِيْكَ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيْكَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ وَ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ "اللہ کے نام سے تجھے دم کر رہا ہوں اللہ تجھے ہر بیماری اور گانٹھوں پر پھونکنے والیوں کے شر سے اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے بچائے جب وہ حسد کرے" تین بار یہ فرمایا۔

ضعیف: مسند احمد: ۲/۴۴۶، سنن ابن ماجہ: ۳۵۲۴، مستدرک حاکم: ۲/ ۵۴۱۔ عاصم بن عبید اللہ بن عاصم بن عمر ضعیف اور زیاد بن ثویب مجہول ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ:3357)

384۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں بیمار ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی اور ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دم کیا: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، أُعِيذُكَ بِاللهِ الْأَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، مِنْ شَرِّ مَا تَجِدُ. "اللہ کے نام کے ساتھ جو رحمان اور رحیم ہے، میں اللہ کے نام کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں ہر پائے جانے والے شر سے جو اکیلا ہے، بے نیاز ہے، اس نے کسی کو نہیں جنا اور نہ ہی وہ جنا گیا ہے اور نہ ہی کوئی اس کی برابری کرنے والا ہے۔" جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو مجھ سے فرمایا: اے عثمان رضی اللہ عنہ! اسے پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کر، کیونکہ تم میں سے کسی نے اس جیسی دعا سے دم نہیں کیا ہے۔

ضعیف جداً: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۵۵۸۔ حفص بن سلیمان ابو عمر بزاز متروک راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف جدا کہا ہے (الضعیفہ: 2847)

385۔ حضرت عبد العزیز بن صہیب رحمۃ اللہ علیہ (تابعی) کہتے ہیں کہ میں اور حضرت ثابت البنانی رحمۃ اللہ علیہ (تابعی) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم بیمار ہو؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا دم نہ کروں؟ پھر انھوں نے یہ کلمات کہے: أَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ الْبَأْسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا "اے اللہ! لوگوں کے رب! بیماری کو دور کرنے والے! شفا دے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں،

ایسی شفادے جو کسی قسم کی بیماری نہ چھوڑے۔"

صحیح: صحیح بخاری:5742، سنن ابوداود:3890، جامع ترمذی:973

نظر بد اور بیماری کی دعا:

386۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوتے تو جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ پر یہ دم کرتے: بِسْمِ اللهِ يُبْرِيكَ، وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ، وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ "اللہ کے نام کی برکت سے وہ تم کو اچھا کرے گا، ہر بیماری سے تم کو شفادے گا اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے اور نظر بد والے کے شر سے تمہیں محفوظ رکھے۔"

صحیح: صحیح مسلم:۲۱۸۵

387۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ کیا آپ ﷺ بیمار ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، تو انہوں نے یہ دعا پڑھی: بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اَللهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ۔ "میں دم کرتا ہوں تم پر اللہ کے نام سے ہر چیز سے جو تم کو تکلیف دے اور ہر نفس، آنکھ اور حاسد کی نظر بد کے شر سے، اللہ آپ کو شفادے اللہ کے نام سے آپ ﷺ کو دم کرتا ہوں۔"

صحیح: صحیح مسلم: ۲۱۸۶، سنن ابن ماجہ: ۳۵۲۳

پاؤں سو جائیں تو

388۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا کہ ان کا پاؤں سو گیا تو وہ بیٹھ گئے، تو ان سے ایک شخص نے کہا: جو آپ کو سب زیادہ

محبوب ہو اس کو یاد کریں، تو انہوں نے کہا "یا محمد اہ" تو وہ کھڑے ہوئے اور چلنے لگے۔

ضعیف: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۱۶۷، الادب المفرد: ۹۶۴۔ ابو اسحاق سبیعی کی تدلیس ہے

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الکلم الطیب: 236)

389۔ حضرت مجاہد (تابعی) رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کا پاؤں سو گیا، تو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے جو سب سے زیادہ محبوب ہو اس کو نام لو، اس نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تو اس کی تکلیف ختم ہو گئی۔

ضعیف جداً: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۱۶۸۔

غیاث بن ابراہیم نخعی متروک راوی ہے

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے موضوع کہا ہے (الکلم الطیب: 237)

کان کی تکلیف کے وقت

390۔ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا کان بولے تو مجھے یاد کرے اور مجھ پر درود پڑھے اور یہ کہے: ذَكَرَ اللهُ بِخَيْرٍ مَنْ ذَكَرَنِيْ "اللہ اس شخص کو بھلائی کے ساتھ یاد کرے جو مجھ کو یاد کرتا ہے۔"

موضوع: ابن السنی: ۱۶۵، طبرانی کبیر: ۹۵۸، طبرانی اوسط: ۹۲۲۲۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: معمر بن محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع اور ان کے والد دونوں منکر الحدیث ہیں (الموضوعات لابن الجوزی: ۳/ ۷۶)

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف جداً کہا ہے (الکلم الطیب: 237)

دانت کان کے درد کے وقت

391۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی چھینک کے بعد یہ کہا کرے: اَلْحَمْدُ لله رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، عَلَى كُلِّ حَالٍ مَّا كَانَ "تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، ہر حالت پر جیسی بھی ہو۔" اس کو دانت اور کان کی تکلیف نہیں ہو گی۔

ضعیف: مصنف ابن ابی شیبہ: ۹۸۶۰، الأدب المفرد: ۹۲۶، مستدرک حاکم: ۴/ ۴۱۴ ابو اسحاق سبیعی کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ:6138)

جسم میں تکلیف محسوس ہو تو کیا کہے؟

392۔ حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے درد کا شکوہ کیا جو مسلمان ہونے کے بعد انہیں لاحق ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا ہاتھ درد کی جگہ پر رکھو اور تین مرتبہ بسْمِ الله کہو اس کے بعد سات بار یہ کلمات کہو: أَعُوْذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ "میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی اور اس کی قدرت کی، اس چیز کی برائی سے جس کو میں پاتا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں۔"

صحیح: صحیح مسلم: ۲۲۰۲، صحیح ابن حبان: ۲۹۶۷، جامع ترمذی: ۳۵۸۸

آگ سے جلے ہوئے کے لیے دعا

393۔ حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری والدہ نے سالن پکایا تو وہ ان سے میرے ہاتھ پر گر گیا، میری والدہ مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں،

آپ ﷺ نے کچھ کلام پڑھا جسے میں یاد نہ کر سکا، پھر میں نے ان (اپنی والدہ) سے اس کلام کے بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں پوچھا، تو انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ نے یہ کلمات کہے تھے: أَذْهِبِ الْبَأْسَ ، رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ "اے لوگوں کے رب! بیماری دور کردے اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ اور آپ ﷺ تھوکتے تھے۔

حسن: عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۱۰۲۴، مسند احمد: ۴/ ۲۵۹

سماک بن حرب صدوق راوی ہے۔

پھوڑے، پھنسی اور زخم کے لیے دعا

394۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ جب کوئی بیمار ہوتا یا اس کو کوئی زخم لگتا تو رسول اللہ ﷺ اپنی انگشت شہادت کو زمین پر لگاتے پھر اس کو اٹھاتے اور یہ دعا پڑھتے تھے: بِسْمِ اللهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا، لِيُشْفَي بِهِ سَقِيْمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا "اللہ کے نام کی برکت سے ہماری زمین کی مٹی کے بعض کے تھوک کے ساتھ، اس سے بیمار کو شفا حاصل ہو، ہمارے رب کے حکم سے۔"

صحیح: صحیح مسلم: ۲۱۹۴

سانپ اور بچھو کے زہر کا تریاق

395۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سفر پر تھے تو ان کا گزر عرب کے ایک قبیلہ سے ہوا، انہوں نے ان سے ضیافت طلب کی لیکن انہوں نے ضیافت سے انکار کر دیا، پھر انہوں نے کہا کیا تم میں سے کوئی دم کرنے والا ہے؟ کیونکہ قبیلہ کے سردار کو بچھو نے کاٹا ہے یا کوئی تکلیف پہنچی ہے، تو ان میں سے ایک شخص نے کہا

جی ہاں! تو وہ آئے اور ام القرآن (فاتحہ) پڑھنے لگے اور اپنا تھوک جمع کر کے تھوکتے جاتے تھے، اس سے وہ شخص تندرست ہو گیا۔ انہوں نے ان کو چند بکریاں دیں تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہا جب تک کہ نبی ﷺ سے اس کی بابت پوچھ نہ لیں۔ تو وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور اس کا ذکر کیا، اس (دم کرنے والے) نے کہا اللہ کی قسم! میں نے صرف سورہ فاتحہ کے ساتھ دم کیا ہے، آپ ﷺ مسکرا دیئے اور فرمایا: تجھے کیسے معلوم ہوا کہ یہ دم ہے؟ پھر فرمایا وہ (بکریاں) لے لو اور اس سے میرا حصہ بھی مقرر کرو۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۲۰۱

396۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورۃ فاتحہ جیسی کوئی اور سورت نہ قرآن میں ہے نہ تورات میں، نہ انجیل میں اور نہ زبور میں۔

حسن: مسند احمد: ۲/ ۴۱۲، جامع ترمذی: ۲۸۷۵، علاء بن عبدالرحمن صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح ابی داود: 1310)

397۔ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو نماز کی حالت میں بچھو نے کاٹا جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اللہ بچھو پر لعنت کرے، کہ نمازی اور بے نماز کسی کو بھی نہیں چھوڑتا۔ پھر آپ ﷺ نے نمک اور پانی منگوایا اور اس جگہ کو تر کرنے لگے اور ان سورتوں: ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ کی تلاوت کرتے تھے۔

حسن: طبرانی فی الصغیر: ۸۳۰، ابو نعیم فی اخبار اصبہان: ۱۷۸۳۔ منہال بن عمرو

صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ:548)

معوذات کا دم کرنا

398۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو معوذات پڑھ کر اپنے جسم پر پھونکتے پھر جب آپ ﷺ کی بیماری نے شدت اختیار کی تو میں آپ ﷺ پر معوذات پڑھتی اور آپ ﷺ ہی کا ہاتھ آپ ﷺ پر برکت کی امید سے پھیرتی تھی۔

صحیح: صحیح بخاری:۵۰۱۶، صحیح مسلم: ۲۱۹۲، سنن ابوداؤد: ۳۹۰۲

بخار کا دم

399۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ بخار کے لیے، دوسری بیماریوں اور دردوں کے لیے لوگوں کو یہ کلمات سکھلاتے کہ یہ کہیں: بِسْمِ اللهِ الْكَبِيْرِ، أَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ، مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ، وَ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ، ''اللہ کبیر کے نام کے ساتھ، میں پناہ مانگتا ہوں اللہ عظیم کی ہر پھوٹ پڑنے والی رگ کے شر اور جہنم کی آگ کے شر سے۔''

ضعیف: جامع ترمذی: ۲۰۷۵، سنن ابن ماجہ:۳۵۲۶، مسند احمد:۱/ ۳۰۰، مصنف عبدالرزاق:۱۹۷۷۱، مصنف ابن ابی شیبہ:۲۳۵۶۹۔ ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع:4587)

اذکار المسلم

جادو کا توڑ

400۔ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کی تلاوت کیا کرو، کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا، دو روشن سورتیں سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کی تلاوت کرو اس لئے کہ وہ قیامت کے دن آئیں گی گویا دو بادل ہیں یا دو سائبان ہیں یا دو اڑتے جانوروں کی ٹولیاں ہیں اور یہ سورتیں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی اور سورہ بقرہ کی تلاوت کرو، کیونکہ اس کا پڑھنا باعث برکت ہے اور اس کا چھوڑنا باعث حسرت ہے اور ماہر جادوگر اس کا توڑ نہیں کر سکتے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۸۰۴، صحیح ابن حبان: ۱۱۶، مسند احمد: ۲۲۲۰۸

401۔ حضرت قعقاع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں یہ کلمات نہ کہتا تو یہودی مجھے گدھا بنا دیتے: أَعُوْذُ بِوَجْهِ اللهِ الْعَظِيْمِ، الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ مِنْهُ، وَبِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلاَ فَاجِرٌ، وَّ بِأَسْمَاءِ اللهِ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَم مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ وَ بَرَأَ وَذَرَأَ "میں اللہ عظمت والے کے چہرے کی پناہ طلب کرتا ہوں، جس سے کوئی چیز بڑی نہیں، اس کے کامل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں، جن سے کوئی نیک اور بد تجاوز نہیں کر سکتا، اور اس کے اسمائے حسنیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں، ان اسماء میں سے جنہیں میں جانتا ہوں اور جنہیں میں نہیں جانتا، ہر اس چیز کے شر سے جن کو اس نے پیدا کیا، پھیلایا اور وجود میں لایا۔"

صحیح: موطا امام مالک: ۱۷۰۶

سنگی لگانے کے وقت

402۔ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سنگی لگاتے وقت آیت الکرسی پڑھ لی تو سنگی لگانے سے اس کو فائدہ ہو گا۔

ضعیف: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی:١٦٦ ۔ سفیان ثوری کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الکلم الطیب:234)

مریض کے لیے وظیفہ

403۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مرض الموت میں) اپنا ہاتھ پانی کے ایک بڑے پیالے میں بار بار ڈالتے پھر انہیں اپنے چہرے پر پھیرتے اور فرماتے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔" یقیناً موت کی سختیاں ہیں۔

صحیح: صحیح بخاری: ۴۴۴۹

404۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت کی جو بیماری کی وجہ سے چوزے کی طرح ہو گیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو کچھ دعا کیا کرتا تھا یا اللہ سے کچھ سوال کیا کرتا تھا؟ وہ بولا ہاں میں یہ کہا کرتا تھا اے اللہ! جو کچھ تو مجھ کو آخرت میں عذاب کرنے والا ہے وہ دنیا ہی میں کر لے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! تجھ میں اتنی طاقت کہاں ہے کہ اللہ کا عذاب اٹھا سکے، تو نے یہ کیوں نہ کہا: اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ " اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی، تو اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا دے دی۔

صحیح: صحیح مسلم:۲۶۸۸، جامع ترمذی:۳۴۸۷، صحیح ابن حبان: ۹۴۱

موت کی تمنا نہ کی جائے

405۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے اور نہ ہی موت کے آنے سے پہلے موت کی دعا کرے، کیونکہ جو کوئی تم میں سے مر جاتا ہے اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے اور مومن کی عمر زیادہ ہونے سے بھلائی زیادہ ہوتی ہے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۶۸۲، سنن بیہقی: ۳/ ۳۷۷

406۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کسی غم یا تکلیف پہنچنے پر ہرگز موت کی تمنا نہ کرے، پھر اگر اس نے ضرور ہی موت کی آرزو کرنی ہے تو یہ دعا کرے: أَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْراً لِيْ، وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْراً لِيْ ''اے اللہ! جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب موت بہتر ہو تو موت سے ہمکنار کر۔''

صحیح: صحیح بخاری: ۵۶۷۱، صحیح مسلم: ۲۶۸۰، سنن ابوداؤد: ۳۱۰۹

قریب المرگ شخص کی دعا

407۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کے قریب مجھ سے اپنی کمر لگائے بیٹھے تھے تو میں نے غور سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَأَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْأَعْلٰى، ''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا۔''

صحیح: صحیح بخاری: ۵۶۷۴، صحیح ابن حبان: ۶۶۱۸ ، جامع ترمذی: ۳۴۹۶

قریب المرگ کو تلقین

408۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریب المرگ لوگوں کو لَا إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ "اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں" کی تلقین کرو۔

صحیح: صحیح مسلم:۹۱۷، سنن ابن ماجہ: ۱۴۴۴، مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۰۸۵۷

قریب المرگ لوگوں پر

409۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے قریب المرگ لوگوں پر سورہ یٰس پڑھو۔

ضعیف: سنن ابو داؤد: ۳۱۲۱، سنن ابن ماجہ: ۱۴۴۸، مسند احمد:۵ /۲۶، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۱۰۷۴، مستدرک حاکم:۱/ ۵۶۵، ابو عثمان اور ان کے والد مجہول راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 5861)

410۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب کہ آپ کا آخری وقت تھا۔ آپ ﷺ کے پاس پانی کا ایک پیالہ تھا۔ نبی ﷺ پیالے میں ہاتھ ڈالتے پھر پانی والا ہاتھ چہرے پر پھیر لیتے ۔ پھر فرماتے: أَللّٰهُمَّ أَعِنِّى عَلَى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ "اے اللہ! موت کی تکالیف اور سختیوں پر میری مدد فرما۔"

ضعیف: جامع ترمذی:۹۷۸، سنن ابن ماجہ:1623۔ موسیٰ بن سرجس مجہول راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع:1176)

آخری کلام

411۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا آخری کلام لَا إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ "اللہ کے علاوہ کوئی معبود بر حق نہیں۔" ہو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

حسن: سنن ابوداود: 3116، مسند احمد: 5/ 233۔ صالح بن ابی عریب صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن کہا ہے (ارواء الغلیل: 687)

412۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: لَا إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، لَا إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ۔ "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ بر حق نہیں، وہ یکتا ہے، اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اس کی بادشاہت ہے اور اس کے لیے سب تعریف ہے، اللہ کے علاوہ کوئی بندگی کے لائق نہیں، گناہ سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی ہمت مگر اللہ کی مدد کے ساتھ۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے موت کے وقت یہ کلمات نصیب ہوں اسے آگ نہیں چھوئے گی۔

حسن: سنن ابن ماجہ: 3794، مسند ابو یعلی: 6163۔

ابو اسحاق سبیعی صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ: 1390)

قریب المرگ کے لیے تعزیتی کلمات

413۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کی ایک صاحبزادی (زینب) نے آپ ﷺ کو اطلاع بھیجی کہ میرا بیٹا قریب المرگ ہے، لہذا آپ ﷺ تشریف لائیں۔ آپ ﷺ نے سلام کہلوایا اور یہ تعزیتی کلمات کہے: إِنَّ لِلّٰهِ مَآ أَخَذَ وَلَهُ مَآ أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ" بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، جو اس نے لے لیا، اسی کا ہے جو اس نے عطا کیا ہے اور وہ بھی اسی کا تھا اور ہر چیز اس کی اس کے پاس مقررہ مدت ہے۔ اس لئے صبر کرو اور اللہ سے ثواب کی امید رکھو۔"

صحیح: صحیح بخاری: ۱۲۸۴، صحیح ابن حبان: ۴۶۱

مصیبت کے وقت کی دعا

414۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اس کو مصیبت پہنچے اور وہ یہ کہے: إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، أَللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا "کہ ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے اس مصیبت کا ثواب دے اور مجھے اس کے بدلے میں اس سے اچھا نعم البدل دے۔" تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر چیز اسے دیتا ہے، ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہ رضی اللہ عنہ انتقال کر گئے تو میں نے کہا اب ان سے بہتر کون ہو گا، اس لئے کہ ان کا گھرانہ پہلا گھرانہ تھا جس نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی تھی پھر میں نے یہی دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے بدلے رسول اللہ ﷺ نعم البدل دیا۔

صحیح: صحیح مسلم: ۹۱۸

میت کی آنکھیں بند کرتے وقت کی دعا

415۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ابو سلمہ رضی اللہ عنہ جو کہ مر چکے تھے) کے پاس آئے اور ان کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں، آپ ﷺ نے ان کی آنکھیں بند کیں اور فرمایا: جب جان نکلتی ہے تو آنکھیں اس کا تعاقب کرتی ہیں۔ اس پر ان کے گھر والوں نے رونا شروع کر دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے لیے اچھی ہی دعا کرو اس لئے کہ فرشتے تمہاری باتوں پر آمین کہتے ہیں، پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی: أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ (لِأَبِيْ سَلْمَةَ) وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِيْ الْـمَهْدِيِّيْنِ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهِ فِيْ الْغَابِرِيْنِ، وَاغْفِرْلَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ، وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ ۔ "اے اللہ! ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کو بخش دے، ہدایت یافتگان میں ان کے درجات بلند کر، ان کے بعد ان کے پسماندگان میں اس کا جانشین بن، اور اے جہانوں کے پالنے والے! انہیں اور ہمیں بخش دے، ان کے لیے ان کی قبر کشادہ کر اور ان کے لیے ان کی قبر منور کر۔"

صحیح: صحیح مسلم: ۹۲۰

نماز جنازہ کی دعائیں

416۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کی نماز جنازہ پڑھاتے تو یوں دعا کرتے: أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا، وَ ذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، أَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ، (أَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ)① "اے اللہ! ہمارے زندہ اور مردہ کو، حاضر

اور غائب کو، چھوٹے اور بڑے کو اور ہمارے مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ اے اللہ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو توفوت کرے اسے ایمان پر موت دے۔(یا اللہ! ہم کو اس کے اجر سے محروم مت کر اور اس کے بعد ہم کو گمراہ مت کر۔)①

صحیح: مسند احمد:۴/ ۱۷۰، سنن بیہقی:۴ / ۴۱

ضعیف①: مسند ابو یعلی:6009، سنن ابو داود:3201 عمل الیوم واللیلہ للنسائی: 1080، یحیی بن ابی کثیر کی تدلیس ہے سنن ابن ماجہ: 1498، محمد بن اسحاق بن یسار کی تدلیس ہے۔

417۔ حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں دعا پڑھی اور میں نے یہ لفظ یاد رکھے: أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ، وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ، وَنَقِّه مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِه ، وَأَهْلاً خَيْرًا مِّنْ أَهْلِه، وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِه، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ

"اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم کر، اسے عافیت دے، اس کو معاف فرما اور اس کی مہمانی باعزت کر، اس کے داخل ہونے کی جگہ وسیع کر دے اور اسے پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھو دے اور اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے تو سفید کپڑا میل سے صاف کرتا ہے اور اسے اس کے گھر کے بدلے بہتر گھر، گھر والوں کے بدلے بہتر گھر والے اور بیوی کے بدلے بہتر بیوی عطا کر، اسے جنت میں داخل کر اور اسے قبر کے عذاب اور آگ کے عذاب سے پناہ دے۔" یہاں تک کہ میں نے آرزو کی

کہ یہ میت میری ہوتی۔

صحیح: صحیح مسلم: ۹۶۳

418۔ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کی نماز جنازہ پڑھائی اور یہ دعا کی: أَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ، وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ، وَالْحَقِّ، فَاغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ”اے اللہ! فلاں شخص فلاں کا بیٹا تیرے ذمہ میں ہے اور تیری حفاظت میں ہے تو اس کو قبر کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے بچا اور تو وفا اور حق والا ہے۔ تو اسے بخش دے اور اس پر رحم کر، بیشک تو بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔“

حسن: سنن ابو دود: 3202، سنن ابن ماجہ: 1499، مسند احمد: 3/491۔

مروان بن جراح صدوق راوی ہے اور باقی راوی ثقہ ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

419۔ حضرت یزید بن عبد اللہ بن رکانہ بن المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: أَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ أَمَتِكَ ،إِحْتَاجَ إِلٰى رَحْمَتِكَ، وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ، إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ إِحْسَانِه وَإِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ، ”اے اللہ! تیرا بندہ ہے، اور تیری بندی کا بیٹا تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اس کے عذاب سے بے نیاز ہے، اگر یہ نیکی کرنے والا تھا تو اسے اس کی نیکیوں میں اضافہ کر دے اور اگر یہ برائی کرنے والا تھا تو اس سے در گزر فرما۔“

حسن: مستدرک حاکم: 1/35

حسین بن زید بن علی بن حسین اور جعفر بن محمد صدوق راوی ہیں۔

420۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ کی دعاؤں میں یہ دعا بھی تھی: أَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا، وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا، وَأَنْتَ هَدَيْتَهَ اللْإِسْلَامِ، وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا، وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا، جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْلَهَا۔"

اے اللہ! تو ہی اس کا رب ہے، تو نے ہی اس کو پیدا کیا، تو نے ہی اس کو اسلام کی طرف راہ دکھائی، تو نے ہی اس کی روح کو قبض کیا اور اس کے ظاہر و باطن کو تو خوب جانتا ہے، ہم سفارش کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں پس تو اس کو بخش دے۔"

ضعیف: سنن ابوداود: ۳۲۰۰، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۱۰۷۸، مسند احمد: ۷۴۹۶، مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۹۷۶۹، ۱۱۳۵۵۔ علی بن شماخ مجہول راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

421۔ حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب کسی کا نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعا پڑھتے: أَصْبَحَ (شام کے وقت امسی کہتے) عَبْدُكَ هٰذَا قَدْ تَخَلّٰى عَنِ الدُّنْيَا وَتَرَكَهَا لِأَهْلِهَا وَافْتَقَرَ إِلَيْكَ، وَاسْتَغْنَيْتَ عَنْهُ، وَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَ تَجَاوَزْ عَنْهُ " تیرا یہ بندہ دنیا سے علیحدہ ہوا اور دنیا والوں کو چھوڑ چکا ہے اور تیرا محتاج ہے جب کہ تو اس سے بے نیاز ہے۔ بے شک یہ گواہی دیتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اے اللہ! اس کو بخش دے، اس سے درگزر فرما۔"

ضعیف: مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۱۴۷۶، مصنف عبد الرزاق: ۶۴۲۱۔ سعید بن مسیب کی عمر بن خطاب سے روایت مرسل ہے۔ (کتاب المراسیل لابن ابی حاتم ص: ۷۱)

بچے کی نماز جنازہ کی دعائیں

422۔ حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک معصوم بچے کی نماز جنازہ پڑھی، میں نے سنا وہ یہ دعا پڑھتے تھے: أَللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ "اے اللہ! اسے عذاب قبر سے پناہ دے۔"

صحیح: موطا امام مالک، کتاب الجنائز، باب مایقول المصلی علی الجناز: 18۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

423۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ (بچے کی نماز جنازہ میں) یہ کلمات کہا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا، وَذُخْرًا، وَأَجْرًا "اے اللہ! اسے ہمارے لیے میر منزل، ذخیرہ آخرت اور اجر و ثواب کا باعث بنا۔"

صحیح: مصنف ابن ابی شیبۃ: 29838

424۔ أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطًا وَذُخْرًا لِوَالِدَيْهِ وَشَفِيعًا مُجَابًا، أَللّٰهُمَّ ثَقِّلْ بِهِ مَوَازِيْنَهُمَا وَ أَعْظِمْ بِهِ أُجُوْرَهُمَا، وَأَلْحِقْهُ بِصَالِحِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَقِهِ بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ الْجَحِيْمِ۔ "اے اللہ! اس کے والدین کے لیے اسے استقبال کرنے والا اور ذخیرہ آخرت بنا اور مقبول شفاعت والا بنا دے۔ اے اللہ! اے دونوں کے ترازوؤں میں اسے بھاری کر دے اور ان دونوں کے اجروں میں بہتات میں بڑھوتری کا سبب بنا اور اسے نیک مومنین سے ملا دے اور اسے جہنم کے عذاب سے اپنی رحمت سے بچا لے۔"

بلاسند قول: المغنی لابن قدامہ ۲/۳۶۹۔

تعزیت کی دعا

425۔ أَعْظَمَ اللهُ أَجْرَكَ، وَأَحْسَنَ عَزَائَكَ، وَغَفَرَ لِمَيِّتِكَ "اللہ تعالیٰ تمہیں اجر عظیم دے، تمہیں بہت اچھی تسلی دے اور تمہاری میت کو بخش دے۔"

بلاسند قول: المغنی: 5/ 37، الاذکار للنووی ص: 126۔

میت قبر میں اتارتے وقت کی دعا

426۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے مرنے والے کو قبر میں رکھو تو کہو: بِسْمِ اللهِ وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ①/ بِسْمِ اللهِ وَ عَلَى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ②

"اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر قائم رہتے ہوئے ①/ اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر قائم رہتے ہوئے۔" ②

صحیح ①: صحیح ابن حبان: 3109۔ شعبہ بن حجاج کی قتادہ سے معنعن روایت سماع پر محمول ہے۔ (الفتح المبین ص: 43)

ضعیف ②: سنن ابو داود: 3213، مسند احمد: 2/ 59، 69، 127۔ قتادہ بن دعامہ کی تدلیس ہے۔ جامع ترمذی: 1046، سنن ابن ماجہ: 1550، حجاج بن ارطاة ضعیف و مدلس راوی ہے۔

قبر پر مٹی ڈالتے وقت کی دعا

427۔ حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ام کلثوم کو قبر میں اتارا گیا تو آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھی: ﴿مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَ فِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى﴾۔(طہ) "اسی مٹی سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں ہم

تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے ہم تمہیں دوبارہ نکالیں گے“

ضعیف: مسند احمد: ۵/ ۲۵۴، سنن بیہقی: ۳/ ۴۰۹، مستدرک حاکم: ۲/ ۴۱۱۔ عبید اللہ بن زحر اور علی بن یزید بن ابی ہلال الالہانی ضعیف راوی ہیں۔

میت دفن کرنے کے بعد کی دعا:

428۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کی تدفین سے فارغ ہوتے تو اس پر کچھ دیر ٹھہرتے اور فرماتے: اپنے بھائی کے لیے بخشش طلب کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو، کیونکہ اب اس سے سوال کیا جا رہا ہے۔

حسن: سنن ابو داود: 3221، مستدرک حاکم: 1/ 370۔ عبد اللہ بن بحیر بن ریسان اور معانی مولی عثمان صدوق راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح الجامع: 945)

زیارت قبور کی دعا

429۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ قبرستان کی زیارت کے وقت میں کون سے کلمات کہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا کرو: اَلسَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَيَرْحَمُ اللهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ، بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ ”قبرستان والوں میں سے مؤمنوں اور مسلمانوں پر سلام ہو، اللہ ہم سے پہلوں اور بعد والوں پر رحم کرے اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم تم سے یقینا ملنے والے ہیں۔“

صحیح: صحیح مسلم: ۹۷۴، مصنف عبد الرزاق: ۶۷۲۲

430۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو تعلیم دیتے کہ

جب وہ قبرستان جائیں تو یوں کہیں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللهُ، بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ، أَسْئَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ۔" اہل قبرستان میں سے مؤمنوں اور مسلمانوں پر سلام ہو۔ اور اگر اللہ نے چاہا تو ہو تم سے ضرور ملنے والے ہیں، ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔"

صحیح: صحیح مسلم:۹۷۵

مشرکین کی قبروں سے گزرتے ہوئے

431۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم ہمارے اور اپنے اہل جاہلیت کی قبروں سے گزرو تو ان (مشرکین) کو خبر دو کہ جہنمی ہیں۔

ضعیف جداً: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی ۵۹۹۔

حارث بن شریح متروک راوی اور یحیی بن یمان مختلط راوی ہے۔

قبرستان کے پاس سے گزرتے وقت کی دعا

432۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ کے قبرستان کے پاس سے گزرے تو اس کی طرف متوجہ ہو کر یہ دعا پڑھی: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ أَهْلَ الْقُبُوْرِ ،يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْأَثَرِ "اے قبروں کے رہنے والو! تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالی ہماری اور تمہاری بخشش فرمائے، تم ہمارے آگے جانے والے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔"

ضعیف: جامع ترمذی:۱۰۵۳، قابوس بن ابی ظبیان ضعیف ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع:3372)

آندھی کی دعائیں

433۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف سے راحت ہے۔ (کبھی) رحمت لے کر اور (کبھی) عذاب لے کر آتی ہے، جب تم اس کو دیکھو اسے گالی مت دو، اللہ تعالیٰ سے اس کی بہتری مانگو اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو (لہٰذا آندھی اٹھتے وقت یہ کلمات کہے جائیں): أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَهَا، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا)۔ ”اے اللہ! میں اس (ہوا) کی بہتری کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

صحیح: مسند احمد: 2/267، سنن ابوداود: 5097، سنن ابن ماجہ: 3727

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الکلم الطیب: 154)

434۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب تیز ہوا چلتی تو نبی ﷺ یہ کلمات کہتے: أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا فِيْهَا، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيْهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ ”اے اللہ! میں تجھ سے اس ہوا کی بہتری اور جو اس کے اندر ہے اس کی بہتری کا اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس کی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے جو اس کے اندر ہے اس کی برائی سے اور اس کی برائی سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔“

صحیح: صحیح مسلم: ۸۹۹، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۹۴۰، سنن بیہقی: ۳/۳۶۰

435۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب آسمان کے افق پر بادل دیکھتے تو کام چھوڑ دیتے اگرچہ نماز میں بھی ہوتے اور پھر فرماتے: أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا ”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے“ اگر بارش ہوتی تو

فرماتے: أَللّٰهُمَّ صَيِّبًا هَنِيْئًا - ”اے اللہ! خوشگوار بارش برسا۔“

ضعیف: سنن ابو داود: ۵۰۹۹، سنن نسائی: ۱۵۲۳، الادب المفرد: ۶۸۶۔

سفیان ثوری کی تدلیس ہے۔

بادل گرجنے کی دعا

436۔ حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ جب گرج کی آواز سنتے تو باتیں چھوڑ دیتے اور یہ دعا پڑھتے: سُبْحَانَ الَّذِيْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَ الْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ”پاک ہے وہ ذات جس کی تسبیح پڑھتی ہے گرج اس کی حمد کے ساتھ، اور فرشتے بھی اس کے خوف سے۔“ پھر کہتے کہ یہ آواز زمین کے رہنے والوں کے لیے سخت وعید ہے۔

صحیح: موطا امام مالک، کتاب الکلام، باب القول ذا سمعت الرعد: 26۔

437۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جب بادل کی گرج سنتے تو بات چیت بند کر دیتے اور یہ آیت تلاوت کرتے: ﴿يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَ الْمَلَآئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ﴾ پھر کہتے کہ یہ آواز زمین کے رہنے والوں کے لیے سخت وعید ہے۔

صحیح: سنن بیہقی: ۳ / ۳۶۲، الادب المفرد: ۶۹۲

438۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر پر تھے کہ ہمیں گرج چمک اور اولوں نے آلیا تو کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: جو شخص کڑک کی آواز سن کر یہ کلمات تین مرتبہ کہے: سُبْحَانَ مَنْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ۔ ”پاک ہے وہ ذات جس کی تعریف کے ساتھ گرج اور جس کے خوف سے فرشتے تسبیح کرتے ہیں۔“ تو وہ اس گرج کی آفات سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ کلمات کہے اور محفوظ رہے۔ پھر میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

کو ایک راستے میں ملا کہ اچانک اولے برسنا شروع ہوئے، جو عمر رضی اللہ عنہ کی ناک پر لگے اور ناک پر نشان چھوڑ گئے۔ میں نے پوچھا: امیر المؤمنین! یہ کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ اولے پڑے ہیں، جنہوں نے میری ناک زخمی کر دی۔ میں نے عرض کیا: کعب رضی اللہ عنہ نے گرج کی آواز سنی تو ہمیں کہا: جو شخص گرج کی آواز سن کر یہ کلمات کہے: سُبْحَانَ مَنْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ۔ "پاک ہے وہ ذات جس کی تعریف کے ساتھ گرج اور جس کے خوف سے فرشتے تسبیح کرتے ہیں۔" تو وہ اس گرج کی آفات سے محفوظ کر دیا جاتا ہے اور ہم نے یہ کلمات کہے اور ہم محفوظ رہے تھے۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ہمیں یہ کلمات کیوں نہ بتائے کہ ہم بھی کہہ لیتے۔

ضعیف: کتاب الدعاء للطبرانی: ۹۸۵۔

سلیمان بن علی بن عبد اللہ بن عباس مجہول راوی ہے۔

439۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بادلوں کی گرج سنتے اور بجلیاں چمکتی دیکھتے تو فرماتے: أَللّٰهُمَّ لاَ تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ، وَلاَ تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ، وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ "اے اللہ! ہمیں اپنے غضب سے ہلاک نہ کرنا، ہمیں اپنے عذاب سے تباہ نہ کر اور ہم کو اس سے پہلے ہی معاف فرمادے۔"

ضعیف: جامع ترمذی: ۳۴۵۰، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۹۲۸، ۹۲۷، مستدرک حاکم: ۷۷۲، عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۳۰۴، مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۹۲۰۸، ۲۹۲۰۶، سنن بیہقی: ۳ / ۳۶۲ الادب المفرد: ۶۹۰، الدیلمی: ۲۰۱۶۔ حجاج بن ارطاۃ ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 1042)

اذکار المسلم

قحط سالی سے بچاؤ

440۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتے ہوئے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی: أَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا، نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ، عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ "اے اللہ! ہمیں ایسی بارش دے جو مدد کرنے والی، خوشگوار، شادابی والی، نفع بخش، نقصان نہ دینے والی، جلد آنے والی نہ کہ تاخیر سے آنی والی ہو۔"

صحیح: سنن ابوداود:1169، مسند عبد بن حمید:1125

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الکلم الطیب:152)

441۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی: أَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا ، (تین مرتبہ) "اے اللہ! ہم پر مینہ برسا۔"

صحیح: صحیح بخاری: ۱۰۱۴، صحیح مسلم:۸۹۷

442۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارش کے لیے یہ دعا فرماتے تھے: أَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ، وَبَهَائِمَكَ، وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ ، "اے اللہ! اپنے بندوں کو اور اپنے جانوروں کو پانی پلا، اپنی رحمت کو پھیلا دے اور اپنے مردہ شہروں کو زندہ کر دے۔"

ضعیف: سنن ابوداود:1176، موطا امام مالک:649۔ سنن ابوداود میں یہ روایت دو سندوں سے ہے جن میں ایک سند جو موطا میں بھی منقول ہے معضل اور دوسری متصل سند میں سفیان ثوری کی تدلیس ہے۔ سنن بیہقی: 3/ 356 سلیمان بن داود منقری متروک راوی ہے۔

بارش کی دعا

443۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کہ بارش نہیں ہو رہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز گاہ میں منبر رکھنے کا حکم دیا اور لوگوں سے ایک دن کا وعدہ کیا کہ وہ اس میں باہر آئیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی روز اس وقت نکلے جب سورج کی ٹکیا نکل آئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور اللہ عزوجل کی تکبیر و تحمید کی پھر فرمایا: تم نے شکایت کی ہے کہ تمہارے علاقے خشک ہو رہے ہیں اور بارش میں اپنی آمد کے وقت سے تاخیر ہو رہی ہے تو اللہ عزوجل نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اسے پکارو اور تم سے اس کا وعدہ ہے کہ وہ قبول کرے گا پھر فرمایا: اَلْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنَ، لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ يَفْعَلُ مَايُرِيْدُ ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ اللهُ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ، أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَ بَلاَ غًا إِلَى حِيْنٍ ”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے بے انتہا رحم کرنے والا اور مہربان ہے روز جزا کا بادشاہ ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی اور بے پرواہ ہے اور ہم فقیر اور محتاج ہیں ہم پر بارش نازل فرما اور جو تو نازل فرمائے اسے ہمارے لیے قوت اور ایک وقت تک کے لیے گزران بنا دے۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتی کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف پیٹھ کر لی (یعنی قبلہ رخ ہو گئے اور اپنی چادر پلٹائی جبکہ آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے بعض ازاں لوگوں کی طرف منہ کیا اور منبر سے اتر آئے)

حسن: سنن ابوداؤد: ۱۱۷۳، امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس کی سند جید ہے

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن کہا ہے (صحیح الجامع: 1023)

بارش دیکھ کر کیا کہا جائے؟

444۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بارش ہوتی دیکھتے تو یہ دعا کرتے: أَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا "اے اللہ! نفع بخشنے والی بارش برسا۔"

صحیح: صحیح بخاری: ۱۰۳۲، مسند احمد: ۲۴۱۹۹، موارد الظمآن: ۶۰۵

بارش کے بعد کی دعا

445۔ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ خوب جانتے ہیں۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) اللہ فرماتا ہے: صبح ہوئی تو میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان لائے اور کچھ میرے منکر ہوئے جس نے کہا کہ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَ رَحْمَتِهِ "ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی۔" تو وہ میرے ساتھ ایمان لایا اور جس نے کہا کہ فلاں تارے کے فلاں جگہ پر آنے سے بارش ہوئی وہ میرا منکر ہوا اور ستاروں پر ایمان لایا۔

صحیح: صحیح بخاری: ۸۴۶، صحیح مسلم: ۷۱، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۹۲۵

مطلع صاف کرنے کی دعا

446۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مطلع صاف کرنے کے لیے یہ دعا کی: أَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، أَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَ الظِّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَ مَنَابِتِ الشَّجَرِ "یا اللہ! ہمارے ارد گرد بارش برسا، ہم پر بارش نہ برسا۔ اے اللہ! ٹیلوں پر، پہاڑیوں پر، اندرون وادیوں میں اور درخت اگنے کے مقامات پر بارش برسا۔"

صحیح: صحیح بخاری: ۱۰۱۳، صحیح مسلم: ۸۹۷

چاند دیکھنے کی دعا

447۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: أَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَ الْإِيْمَانِ وَ السَّلَامَةِ وَ الْإِسْلَامِ، رَبِّيْ وَ رَبُّكَ اللهُ ، "اے اللہ! یہ چاند ہم پر امن وامان والا، سلامتی اور سلام کے ساتھ نکال، اے چاند! میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے۔"

ضعیف ابن السنی: ٦٤٦، الدیلمی: ١٩٨٦، صحیح ابن حبان: ٨٨٨، عثمان بن ابراہیم ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

448۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: اَللهُ أَكْبَرُ، أَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَ الْإِيْمَانِ، وَ السَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ رَبَّنَا وَتَرْضٰى، رَبُّنَا وَ رَبُّكَ اللهُ.
" اللہ بہت بڑا ہے۔ اے اللہ! ہم پر چاند امن وامان والا، سلامتی اور سلام والا اتار اور توفیق وہی ہے جو تو پسند کرے اور جس پر راضی ہو۔ اے ہمارے رب!۔ اے چاند! ہمارا اور تمہارا رب اللہ ہے۔"

ضعیف احمد: 1/ 162، جامع ترمذی: 3451، مسند ابو یعلی: 661، سنن دارمی: 1688، مستدرک حاکم: 4/ 285 سلیمان بن سفیان مدنی بلال بن یحیی بن ضعیف راوی ہیں۔

روزہ کی حالت میں اگر کوئی دعوت دے

449۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو وہ اسے قبول کرے اگر روزہ سے ہے تو دعا کرے

اذکار المسلم

اور اگر روزہ سے نہ ہو تو کھائے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۱۴۳۳، سنن ابو داؤد: ۲۴۶۰، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۳۳۰

450۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ روزہ دار ہو تو وہ کہے اِنِّيْ صَائِمٌ "میں روزہ دار ہوں۔"

صحیح: صحیح مسلم: ۱۱۵۰، سنن ابو داؤد: ۲۴۶۱، سنن دارمی: ۲۴۴۷

روزہ میں کوئی گالی دے تو؟

451۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی روزہ کی حالت میں صبح کرے تو نہ وہ بے ہودہ گوئی کرے اور نہ جہالت کا ارتکاب کرے، اگر اسے کوئی آدمی گالی دے یا اس سے لڑائی کرے تو وہ کہے اِنِّيْ صَائِمٌ ، اِنِّيْ صَائِم "میں روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں۔"

صحیح: صحیح بخاری: ۱۹۰۴، ۱۸۹۴، صحیح مسلم: ۱۱۵۱، صحیح ابن حبان: ۳۴۱۶

روزہ دار کی دعا

452۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی، روزہ دار کی جب تک وہ روزہ افطار نہ کرے اور عادل بادشاہ کی اور مظلوم کی بد دعا۔

حسن: صحیح ابن خزیمۃ: ۱۹۰۱، جامع ترمذی: ۳۵۹۸، سنن ابن ماجہ: ۱۷۵۲۔

امام ابن ماجہ نے ابو مُدِلّہ کو ثقہ قرار دیا ہے۔

افطاری کی دعا

453۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے: ذَهَبَ الظَّمَأُ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللهُ۔ "پیاس چلی گئی، رگیں تر ہو گئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو اجر ثابت ہو گیا۔"

حسن: سنن ابوداود:2357، سنن بیہقی:4/239، سنن دار قطنی:2302، السنن الکبری للنسائی: 2/255، مستدرک حاکم:1/422، مروان بن سالم المقفع صدوق راوی ہے۔ حافظ ابن حبان نے انھیں کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے اور امام دار قطنی نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن کہا ہے (صحیح الجامع:4678)

454۔ حضرت ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ دار کے لیے اس کے افطار کی ایک دعا ہے جو رد نہیں کی جاتی اور میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے سنا جب افطاری کرتے تو یوں دعا کرتے: أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ أَنْ تَغْفِرَلِيْ "اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت کے ذریعے جو ہر چیز کو شامل ہے کہ میرے گناہوں کی مغفرت فرما۔"

ضعیف: سنن ابن ماجہ:1753، مستدرک حاکم:1/422، ابن السنی:475۔ اسحاق بن عبیداللہ مدنی مجہول راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الکلم الطیب:164)

455۔ حضرت معاذ بن زہرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کرتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے: أَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ "اے

اللہ! میں نے تیرے لیے ہی روزہ رکھا اور تیرے رزق سے ہی افطار کیا۔"

مرسل: سنن بیہقی: ۴/ ۲۳۹، عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۴۸۰ معاذ بن زہرۃ مجہول راوی ہے، طبرانی اوسط: ۷۵۴۹، طبرانی صغیر: ۹۱۲، اخبار اصبہان: ۲/ ۲۱۷، اسماعیل بن عمرو بجلی ضعیف، داؤد بن زبرقان متروک راوی ہے۔

456۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے: أَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا، وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْنَا ، فَتَقَبَّلْ مِنَّا، إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، "اے اللہ! ہم نے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کیا، پس ہم سے یہ قبول فرما، بے شک تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔"

ضعیف جداً: سنن الدار قطنی: ۲/ ۱۸۵ ، عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۴۸۱۔
عبدالملک بن ہارون بن عنترہ متروک راوی ہے

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الکلم الطیب: 166)

لیلۃ القدر کی دعا

457۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر میں شب قدر پاؤں تو کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعا کر: أَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ. "اے اللہ تو بڑا معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے، پس تو مجھے معاف کر دے۔"

صحیح: سنن ابن ماجہ: ۳۸۵۰، جامع ترمذی: 3513، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۸۷۲، ۸۷۳

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ: 3337)

ایام تشریق کی فضیلت

458۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ان دنوں (یکم تا دس ذوالحجہ) کے عمل سے زیادہ کسی دن کا عمل افضل نہیں۔ لوگوں نے پوچھا اور جہاد بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جہاد بھی نہیں، سوائے اس شخص کے جو اپنی جان ومال لے کر راہ جہاد میں نکلا اور واپس آیا تو ساتھ کچھ بھی نہ لایا۔

صحیح: صحیح بخاری: ۹۶۹، سنن ابن ماجہ: ۱۷۲۷، جامع ترمذی: ۷۵۷

تکبیرات کے الفاظ

459۔ حضرت ابو عثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہمیں تکبیرات کے الفاظ سکھاتے اور کہتے: تم اللہ کی کبریائی بیان کرو (یعنی یوں کہو) اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، أَللّٰهُمَّ أَنْتَ أَعْلَى وَ أَجَلُّ مِنْ أَنْ تَكُوْنَ لَكَ صَاحِبَةٌ، أَوْ يَكُوْنَ لَكَ وَلَدٌ، أَوْ يَكُوْنَ لَكَ شَرِيْكٌ فِيْ الْمُلْكِ، أَوْ يَكُوْنَ لَكَ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا، اَللّٰهُ أَكْبَرُ تَكْبِيْرًا، أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا، أَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا۔ ”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا، اے اللہ! تو برتر و بزرگ ہے اس چیز سے کہ تیری بیوی ہو یا کوئی اولاد ہو یا تیرا بادشاہت میں کوئی شریک ہو اور نہ عاجز ہو جانے کی صورت میں اس کا کوئی مددگار ہے، اللہ کی بڑائی بیان کرو، اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا، اے اللہ! ہمیں بخش دے، اے اللہ! ہم پر رحم فرما۔“

صحیح: مصنف عبد الرزاق: ۲۰۵۸۱، سنن بیہقی: ۳ / ۳۱۶۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس اثر کو باعتبار سند صحیح ترین قرار دیا ہے۔ (فتح الباری: ۲ / ۵۹۵)

460۔ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ان الفاظ کے ساتھ تکبیرات کہتے: اَللهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللهُ أَكْبَرُ وَأَجَلُّ، اَللهُ أَكْبَرُ وَ لله الْحَمْدُ۔ ”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا اور بزرگ ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور اسی کی لیے سب تعریف ہے۔“

صحیح: مصنف ابن ابی شیبہ: ۵۶۴۵

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (ارواء الغلیل: 3/125)

461۔ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ یوم عرفہ کی فجر سے لے کر ایام تشریق کے آخری دن تک تکبیرات کہا کرتے تھے، البتہ وہ نماز مغرب میں تکبیرات نہ کہتے، (وہ ان کلمات سے تکبیر کہتے) اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ، وَلله الْحَمْدُ، اَللهُ أَكْبَرُوَأَجَلُّ، اَللهُ أَكْبَرُ عَلي مَا هَدَانَا ”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، سب تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ بہت بڑا اور بزرگ تر ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے بایں صورت جو اس نے ہمیں ہدایت سے نوازا۔“

صحیح: سنن بیہقی: 3/315

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (ارواء الغلیل: 3/126)

462۔ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ (تابعی) بیان کرتے ہیں کہ لوگ عرفہ کے دن قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز کے بعد یہ کلمات کہا کرتے تھے: اَللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلله الْحَمْدُ ”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے۔“

صحیح: مصنف ابن ابی شیبہ: 2/ 167

463۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایام تشریق میں ان کلمات: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ "اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے لیے ہی سب تعریف ہے۔" کے ساتھ تکبیرات کہا کرتے تھے۔

ضعیف: مصنف ابن ابی شیبہ: ۵۶۳۲۔ ابو اسحاق سبیعی کی تدلیس ہے۔

464۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفہ کی صبح کو نماز پڑھاتے تو اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے: اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرو اور فرمایا: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، "اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، اور اللہ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔" پھر عرفہ کی صبح سے لے کر ایام تشریق کے آخری دن کو عصر تک تکبیریں کہتے۔

ضعیف جداً: سنن الدار قطنی ۲/ ۵۰۔ عمرو بن شمر متروک اور جابر بن یزید بن حارث جعفی کذاب راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 5578)

عید کی مبارک باد

465۔ حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب عید کے دن ملتے تو ایک دوسرے کو یوں دعا دیتے: تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكَ "اللہ تعالیٰ ہم سے اور تجھ سے قبول کرے۔"

صحیح: صلاۃ العیدین للمحاملی: ۲/ ۱۲۹

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن کہا ہے (تمام المنۃ: ص/354)

جانور ذبح کرتے وقت

466۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سینگوں والے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی، انہیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا، یہ کلمات بِسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ. ”اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔“ پڑھے اور اپنا پاؤں ان کی گردن پر رکھ کر ذبح کیا۔

صحیح: صحیح بخاری: ۵۵۶۵، صحیح مسلم: ۱۹۶۶، سنن ابن ماجہ: ۳۱۲۰

467۔ بِسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ (أَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ) ① أَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ۔
”اللہ کے نام سے اور اللہ سب سے بڑا ہے (اے اللہ! تجھ سے اور تیرے لیے) ① اے اللہ! میری طرف سے قبول فرما“

صحیح: صحیح مسلم: ۱۹۶۶،

ضعیف ①: سنن بیہقی: ۹/ ۲۸۷ عاصم بن شریب مجہول راوی ہے۔

468۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عید البقرہ کے روز نبی ﷺ نے دو مینڈھے ذبح کیے، پھر جب انہیں لٹایا تو یہ کلمات کہے: إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَ الْأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا، وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، أَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ أُمَّتِهِ، بِسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ ”میں نے یکسو ہو کر اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا بایں صورت کہ ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر ہوں اور مشرکین میں سے نہیں ہوں بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداروں

میں سے ہوں۔ اے اللہ! یہ (جانور) تجھ سے ہے اور تیرے لیے ہے۔ محمد ﷺ اور اس کی امت کی طرف سے۔ اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔"

حسن: صحیح ابن خزیمۃ: 2899، المستدرک للحاکم: 1716۔

محمد بن اسحاق صدوق راوی ہے۔

حج کا تلبیہ

469۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یوں تلبیہ کہا کرتے تھے: لَبَّيْكَ ،أَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ" میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں، تمام تعریف تیرے لئے ہے اور تمام نعمتیں اور تمام بادشاہت تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔

صحیح: صحیح بخاری: ۵۹۱۵، صحیح مسلم: ۱۱۸۴

حجر اسود کے قریب جاکر تکبیر

470۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا اور آپ ﷺ جب بھی رکن کے پاس آتے تو اس کی طرف اشارہ کرکے اَللّٰهُ أَكْبَرُ، کہتے تھے۔

صحیح: صحیح بخاری: ۱۶۳۲، صحیح ابن خزیمہ: ۲۷۲۲، سنن بیہقی: ۵/ ۸۴

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان کی دعا

471۔ حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دونوں رکنوں (حجر اسود اور رکن یمانی) کے درمیان یہ کلمات کہتے سنا: ﴿رَبَّنَا آتِنَا

﴿فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ "اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی دے، آخرت میں بھی بھلائی دے اور آگ کے عذاب سے محفوظ کر۔"

حسن: مسند احمد: 3/411، سنن ابوداود: 1892۔ عبید مولی السائب صدوق راوی ہے، ابن حبان رحمہ اللہ نے اسے کتاب الثقات میں ذکر کیا اور حاکم رحمہ اللہ نے اس کی روایت کو صحیح کہا ہے۔

صفا اور مروہ پر ٹھہرنے کی دعا

472۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ صفا پر پہنچے تو یہ کہا: إِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ، "صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں" میں اس سے ابتدا کرتا ہوں جس سے اللہ نے ابتدا کی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے صفا سے ابتدا کی۔ اس پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ کو دیکھا، آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف منہ کیا اللہ کی توحید اور کبریائی بیان کی پھر فرمایا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے اور حمد اسی کی لئے ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی اور سارے لشکر کو تنہا شکست دے دی۔" پھر ان کے درمیان دعا کی اور اسی طرح تین بار کہا، پھر مروہ کی طرف اترے، اور وہاں بھی اسی طرح کیا۔

صحیح: صحیح مسلم: ۱۲۱۸، صحیح ابن حبان: ۳۹۴۴، سنن نسائی: ۲۹۷۵

473۔ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب طواف کے بعد دو رکعت نماز اور صفا مروہ کی سعی سے فارغ ہوتے تو یہ کلمات کہتے: أَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي بِدِينِكَ وَطَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ ،أَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي حُدُودَكَ، أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ يُحِبُّكَ وَيُحِبُّ مَلَائِكَتَكَ وَرُسُلَكَ وَعِبَادَكَ الصَّالِحِينَ ، أَللّٰهُمَّ حَبِّبْنِي إِلَيْكَ وَإِلَى مَلَائِكَتِكَ وَرُسُلِكَ ، أَللّٰهُمَّ آتِنِي مِنْ خَيْرِ مَا تُؤْتِي عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ ، أَللّٰهُمَّ يَسِّرْنِي لِلْيُسْرَى وَجَنِّبْنِي الْعُسْرَى ، وَاغْفِرْ لِي فِي الآخِرَةِ وَالأُولَى ، أَللّٰهُمَّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَفِيَ بِعَهْدِكَ الَّذِي عَاهَدْتَنِي عَلَيْهِ، أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ أَئِمَّةِ الْمُتَّقِينَ، وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ، وَاغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ. اے اللہ! مجھے اپنے دین، اپنی فرمانبرداری اور اپنے رسول کی اطاعت کے باعث محفوظ رکھ، اے اللہ! مجھے ان لوگوں سے کردے، جو تجھ سے، تیرے فرشتوں سے، تیرے رسولوں سے اور تیرے نیک بندوں سے محبت کرتے ہیں۔ اے اللہ! مجھے اپنا، اپنے فرشتوں کا اور اپنے رسولوں کا محبوب بنادے۔ اے اللہ! مجھے دنیا و آخرت میں سے وہ بھلائی عنایت کر جو تو اپنے نیک بندوں کو عطا کرتا ہے۔ اے اللہ! مجھے آسانی مہیا کر اور مجھ سے تنگی دور رکھ اور دنیا و آخرت میں میری مغفرت فرما۔ اے اللہ! مجھے توفیق دے کہ میں تیرے اس وعدے کو نبھاؤں جو تو نے مجھ سے وعدہ کر رکھا ہے۔ اے اللہ! مجھے متقی آئمہ سے اور دائمی جنت کے وارثوں سے کردے اور قیامت کے دن میری خطائیں معاف فرما۔

صحیح: مصنف ابن ابی شیبۃ: 29861

زمزم کا پانی

474۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے وہی فائدہ دے گا، اگر اس کو شفا کے لیے پیے گا تو اللہ تعالیٰ تجھ کو شفا دے گا اور اگر تو پناہ طلب کرنے کے لیے پیے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے پناہ دے گا اور اگر تو پیاس بجھانے کے لیے پیے گا تو وہ پیاس بجھا دے گا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جب زمزم پیتے تو فرماتے: أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَّاسِعًا وَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ "اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم، وسیع رزق اور ہر بیماری سے شفایابی کا سوال کرتا ہوں۔"

ضعیف سنن الدار قطنی: ۲/ ۲۸۸، مصنف عبد الرزاق: ۹۱۱۲، مستدرک حاکم: ۱۷۳۹۔ محمد بن حبیب الجارودی متہم اور سفیان بن عیینہ اور عبد اللہ بن... کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الترغیب: 750)

منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے

475۔ حضرت محمد بن ثقفی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے پوچھا کہ آپ رضی اللہ عنہ اس دن نبی ﷺ کے ساتھ کیا عمل کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: تلبیہ کہنے والے تلبیہ کہتے اس پر کوئی اعتراض نہ کرتا اور تکبیر کہنے والے تکبیر کہتے اس پر بھی کوئی اعتراض نہ کرتا۔

صحیح: صحیح بخاری: ۹۷۰

یوم عرفہ (9 ذوالحجہ) کی دعا

476۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عرفہ کے دن کی بہترین دعا یہ ہے جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں علیہم السلام نے پڑھی: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ،لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، "اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کے لیے ہے، سب تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر پورا قادر ہے۔"

ضعیف جامع ترمذی: 3585۔ محمد بن ابی حمید ابو ابراہیم ضعیف راوی ہے۔

477۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام یہ کلمات کہے: أَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَرَى مَكَانِي وَتَسْمَعُ كَلَامِي ،وَتَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَتِي ، لَا يَخْفَى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِي، أَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيرُ الْمُسْتَغِيثُ الْمُسْتَجِيرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهِ، أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمِسْكِينِ وَأَبْتَهِلُ إِلَيْكَ ابْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيلِ وَأَدْعُوكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيرِ ، مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهُ وَذَلَّ جَسَدُهُ ، وَرَغِمَ أَنْفُهُ ، اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي بِدُعَائِكَ شَقِيًّا ، وَكُنْ بِي رَءُوفًا رَحِيمًا ، يَا خَيْرَ الْمَسْئُولِينَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِينَ۔ "اے اللہ! بلاشبہ تو میرے رہنے کی جگہ دیکھ رہا اور میرا کلام سن رہا ہے، تو میرا باطن اور ظاہر جانتا ہے اور تجھ پر میرے معاملہ میں سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں، میں محتاج، فقیر، فریاد طلب کرنے والا، پناہ چاہنے والا، بہت زیادہ ڈرنے والا اور اپنے گناہ کا اعتراف کرنے والا ہوں۔ میں تجھ سے مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں، ذلیل گناہگار کی مانند تجھ سے آہ وزاری کرتا ہوں اور نقصان رسیدہ ڈرنے والے کی طرح تجھ سے سوال کرتا

ہوں، جس کی گردن تیری خاطر جھکی، جس کا جسم تیرے سامنے ذلیل اور جس کی ناک خاک آلود ہے۔ اے اللہ! مجھے اپنے دعا کے فیض بدبخت نہ کر، مجھ پر انتہائی مشفق اور مہربان ہو جا، اے بہترین سوال کیے جانے والے، اے بہترین عطا کرنے والے۔"

ضعیف: طبرانی کبیر: ۱۱۴۰۵، طبرانی صغیر: ۶۹۶۔ یحیٰی بن صالح ایلی ضعیف ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع: 1186)

مشعر حرام کے پاس ذکر و اذکار

478۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قصواء (اونٹنی) پر سوار ہوئے۔ جب مشعر حرام (مزدلفہ) پہنچے تو قبلہ رخ ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی: (اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ) اور توحیدی کلمات کہتے رہے، پھر سورج نکلنے سے پہلے یہاں سے روانہ ہو گئے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۱۲۱۸

مزدلفہ میں رات کے اذکار

479۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ دوران حج مزدلفہ میں آخری وقوف کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو اور تکبیر و تہلیل بکثرت کہو۔ پھر وہاں پہنچو جہاں لوگ پہنچتے ہیں اور جمرات کو کنکریاں مارنے تک یہ عمل (تکبیر و تہلیل اور ذکر الٰہی) جاری رکھو۔

صحیح: صحیح بخاری: ۴۵۲۱

480۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مزدلفہ میں عرفہ کی شام یہ دعا کثرت سے کی: أَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي نَقُولُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُولُ، أَللّٰهُمَّ

لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي، وَإِلَيْكَ مَآبِي، وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِي، أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الأَمْرِ، أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَجِيءُ بِهِ الرِّيحُ "اے اللہ! تیرے لیے ہی تعریف ہے جیسے ہم کہتے ہیں، سب سے بہتر کلمات جو ہم کہتے ہیں (وہ تیرے تعریفی کلمات ہی ہیں)۔ اے اللہ! تیرے لیے ہی ہے میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اور تیری ہی طرف میرا لوٹنا ہے۔ اے اللہ! میری میراث تیرے لیے ہے۔ یا اللہ! میں عذاب قبر، سینے کے وسوسے اور کاموں کی پریشانی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ہوا کے لائے ہوئے شر سے۔"

ضعیف: سنن ترمذی: ۳۵۲۰۔ قیس بن الربیع مختلط سیء الحفظ ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفۃ: 2918)

رمی کے دوران تلبیہ موقوف

481۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کیا، فضل رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ ﷺ جمرات کو کنکریاں مارنے تک برابر لبیک پکارتے رہے۔

صحیح: صحیح بخاری: ۱۶۸۵، سنن بیہقی: ۳/ ۳۱۲

جمرہ اولیٰ اور وسطیٰ کے پاس

482۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جمرہ کو کنکریاں مارتے جو منیٰ کی مسجد کے نزدیک ہے تو سات کنکریوں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اَللهُ اَكْبَرُ کہتے پھر آگے بڑھتے اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے، یہاں آپ ﷺ بہت دیر تک کھڑے رہتے پھر جمرہ ثانیہ (وسطیٰ) کے پاس آتے یہاں

بھی سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، کہتے پھر بائیں طرف نالے کی طرف اتر جاتے، اور وہاں بھی قبلہ رخ کھڑے ہوتے اور ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کرتے رہتے۔ پھر جمرہ عقبہ کے پاس آتے یہاں بھی سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، کہتے اس کے بعد واپس ہو جاتے یہاں آپ ﷺ دعا کے لیے نہیں ٹھہرتے تھے۔

صحیح: صحیح بخاری: ۱۷۵۳، صحیح ابن خزیمہ: ۲۹۷۲، سنن بیہقی: ۵/ ۱۴۸

رمیٔ جمرات کے وقت ہر کنکری کے ساتھ تکبیر:

483۔ حضرت عبد الرحمٰن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمرہ عقبہ کے پاس آئے تو وادی کے نشیب میں گئے اور کعبہ کی طرف منہ کیا اور جمرہ عقبہ کو اپنی دائیں طرف کیا پھر سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری مارنے پر اَللّٰہُ اَکْبَرُ، کہا، پھر کہا قسم اس معبود کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، جن پر سورہ بقرہ اتری انہوں نے یہیں سے کنکریاں ماریں۔

صحیح: صحیح بخاری: ۱۷۵۰، صحیح مسلم: ۱۲۹۶، جامع ترمذی: ۹۰۱

حاجی کی دعا

484۔ حضرت اسیر بن جابر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جو کہ کوفہ کے رئیسوں میں سے تھا، نے حج کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے اویس بن عامر قرنی رحمۃ اللہ علیہ کا حال پوچھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اگر ہو سکے تو اس سے دعا کرواؤ۔ تو وہ شخص یہ سن کر اویس رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرے لیے دعا کرو۔ تو اویس رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ تم ایک نیک سفر (حج) سے آئے ہو

میرے لیے دعا کرو۔ تو اس نے دوبارہ دعا کے لیے کہا تو اویس رحمۃ اللہ علیہ نے یہی جواب دیا۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۵۴۲

دشمن سے خوف اور پریشانی کے وقت

485۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ کلمات ﴿ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴾ (ہمیں اللہ کافی ہے اور اچھا کارساز ہے) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت کہے جب انہیں آگ میں ڈالا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات اس وقت کہے، جب منافقوں نے کہا ﴿ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴾ "لوگ (کفار) تمہارے مقابلے کے لئے جمع ہو گئے ہیں پس تم ان سے ڈر جاؤ تو (اس سے مومنوں) کے ایمان زیادہ ہو گئے اور انہوں نے کہا ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔"

صحیح: صحیح بخاری: ۴۵۶۳، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۶۰۳

486۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے کوئی سخت مشکل آئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھ پر ظاہر ہوئے اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کہیے: تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا "میں نے اس ذات پر توکل کیا جو زندہ ہے اسے موت نہیں اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس کی اولاد نہیں اور نہ بادشاہت میں اس کا کوئی شریک ہے۔ اور نہ (وہ عاجز ہے کہ) عاجزی میں اس کا مددگار ہو اور اس کی خوب بڑائی بیان کر۔"

ضعیف: مستدرک حاکم: ۱۸۷۶، الاسماء والصفات للبیہقی: ۲۱۵۔ سعد بن سعید بن ابی سعید المقبری ضعیف راوی ہے۔ کتاب الدعاء لطبرانی: ۶۷۶، عبد الصمد بن محمد

بن معدان مجہول اور محمد بن اسحاق کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع:5128)

487۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب کسی قوم سے اندیشہ محسوس کرتے تو فرماتے: أَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ، وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ "اے اللہ! ہم (کفار) کے مقابلے میں تجھے آگے کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔"

ضعیف: مسند احمد:4/414، سنن ابوداود:1537، صحیح ابن حبان:4765، مسند طیالسی:524، سنن بیہقی:9/152، السنن الکبری للنسائی:5/188، طبرانی کبیر: 1599۔ قتادہ بن دعامہ کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

488۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب جنگ کرتے تو یہ دعا مانگتے: أَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِيْ ،وَأَنْتَ نَصِيْرِيْ ، وَ بِكَ أُقَاتِلُ "اے اللہ! تو ہی میرا بازو ہے تو ہی میرا مددگار ہے، تیرے ہی سہارے میں جنگ کرتا ہوں۔"

ضعیف: مسند احمد:3/184، مسند ابویعلی:294، سنن ابوداود:2632، جامع ترمذی: 3584، السنن الکبری للنسائی:5/188، صحیح ابن حبان:4761

قتادہ بن دعامہ کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

489۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کو یہ کلمات کہتے سنا: يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّينِ، إِيَّاكَ أَعْبُدُ وَإِيَّاكَ أَسْتَعِينُ۔ "اے قیامت کے دن کے مالک! میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں اور تجھ ہی سے مدد چاہتا

ہوں۔" انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (اس کے بعد) میں نے آدمیوں کو دیکھا کہ وہ پچھاڑے جا رہے ہیں۔ فرشتے ان کے آگے اور پیچھے سے انہیں مار رہے ہیں۔

ضعیف: ابن السنی: ۳۲۹، طبرانی اوسط: ۸۱۶۳، الدعاء للطبرانی: ۱۰۳۳۔

عبد السلام بن ہاشم اور **حنبل بن عبد اللہ** ضعیف راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 5105)

490۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خندق کے دن ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کوئی چیز ایسی ہے جسے ہم (ان حالات میں) پڑھیں، کیونکہ (خوف اور گھبراہٹ کی وجہ سے لوگوں کے) کلیجے حلق کو آ گئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں (کہو): أَللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا " اے اللہ! ہمارے عیوب ڈھانپ دے اور ہمیں گھبراہٹ سے امن دے۔" حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (اس کے بعد) اللہ تعالیٰ نے (تیز) ہوا کے ذریعے دشمنوں کے منہ پھیر دیئے اور اسی ہوا کے ذریعے انہیں شکست دی۔

ضعیف: مسند احمد: ۳/ ۳، ۷، مسند بزار: ۳۱۱۹

ربیع بن عبد الرحمن بن ابی سعید الخدری ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

بادشاہ یا کسی ظالم کے ظلم سے بچاؤ کا وظیفہ:

491۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بادشاہ سے خوفزدہ ہو تو یہ کلمات کہے: أَللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ ، وَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ فُلاَنِ بْنِ فُلاَنِ

وَأَحْزَابِهِ مِنْ خَلَائِقِكَ أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْيَطْغَى، عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَائُكَ، وَ لَا إِلٰهَ إِلَّاأَنْتَ " اے اللہ! اے ساتوں آسمانوں کے رب! اور عرش عظیم کے رب! میرے لیے پناہ بن جا فلاں بن فلان سے اور اس کی جماعتوں سے جو تیری مخلوق میں سے ہیں اس بات سے کہ مجھ پر ان میں سے کوئی زیادتی کرے یا سرکشی کرے، تجھ سے پناہ طلب کرنے والا غالب ہے اور تیری تعریف جلال والی ہے، اور تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

حسن: الادب المفرد: 729۔ محمد بن عبید بن میمون صدوق راوی ہے۔

492۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تجھے سلطان یا کسی اور سے خوف ہو تو یہ کہہ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبُّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، عَزَّ جَارُكَ، وَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ (وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ) "اللہ حلیم و کریم کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اللہ پاک ہے سات آسمانوں اور عرش عظیم کا رب ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، تیری پناہ غالب ہے اور تیری تعریف بہت بڑی ہے (اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں)۔"

ضعیف: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۳۴۰۔ محمد بن حارث بن زیاد، محمد بن عبد الرحمن بن بیلمانی اور عبد الرحمن بن بیلمانی ضعیف راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف جدا کہا ہے (الکلم الطیب: 128)

493۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تو کسی ہیبت والے بادشاہ کے پاس آئے جس کی طرف سے تجھے نقصان کا اندیشہ ہو تو تین بار کہہ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيْعًا، اَللّٰهُ أَعَزُّ مِمَّا أَخَافُ وَأَحْذَرُ، أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا

إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، الْمُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ أَنْ يَقَعْنَ عَلَى الْأَرْضِ إِلاَّ بِإِذْنِهِ، مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ، وَجُنُوْدِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، أَللّٰهُمَّ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَ عَزَّ جَارُكَ، وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ، وَلاَ إِلٰهَ غَيْرُكَ " اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ اپنی تمام مخلوقات سے زیادہ عزت والا ہے، اللہ اس چیز سے زیادہ غلبہ رکھتا ہے جس سے مجھے خوف ہے اور جس سے ڈرتا ہوں۔ میں اس اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں جس کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں جس نے ساتوں آسمانوں کو روک رکھا ہے کہ وہ زمین پر گریں مگر اس کی اجازت سے، تیرے فلاں بندے کے شر سے اور اس کے لشکروں اور اس کی پیروی کرنے والوں اور اس کے ساتھی جنوں اور انسانوں کے شر سے، اے اللہ! میرے لیے پناہ بن جا ان کے شر سے، تیری تعریف جلال والی ہے اور تیری پناہ غالب ہے، تیرا نام بابرکت ہے اور تیرے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں۔"

حسن: مصنف ابن ابی شیبہ: 29177 ، الادب المفرد: 730۔ یونس بن ابی اسحاق اور منہال بن عمرو صدوق راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح الترغیب: 2238)

دشمن کے لیے بددعا

494۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ میں سورج ڈھلنے تک جنگ شروع نہ کی، پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا، لوگو! دشمن کے ساتھ جنگ کی تمنا اور خواہش نہ کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے امن و عافیت کی دعا کیا کرو، البتہ جب دشمن سے مڈبھیڑ ہو جائے تو پھر صبر و استقامت کا

مظاہرہ کرو، یاد رکھو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے یوں دعا کی: أَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ، أَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ "اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، بادل چلانے والے، لشکروں کو شکست دینے والے۔ اے اللہ! انہیں شکست دے اوران کے مقابلے میں ہماری مدد کر۔

صحیح: صحیح بخاری: ۲۹۵۶، مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۹۵۰۰

493۔ حضرت عبد اللہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غزوہ احزاب کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کے لئے یہ بددعا کی: أَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيْعَ الْحِسَابِ، أَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ، أَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ "اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، (قیامت کے دن) حساب بڑی سرعت سے لینے والے، اے اللہ! کفار کے جتھوں کو شکست دے اور انہیں جھنجھوڑ کر رکھ دے۔"

صحیح: صحیح بخاری: ۲۹۳۳

495۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا پھر صفا و مروہ کی سعی کے لیے نکلے تو ہم آپ ﷺ کو اہل مکہ سے چھپائے ہوئے تھے کہ کہیں وہ کوئی پتھر نہ پھینک دیں، تو میں نے آپ ﷺ کو کفار کے لشکروں پر بددعا کرتے ہوئے سنا: أَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيْعَ الْحِسَابِ، إِهْزِمِ الْأَحْزَابَ، أَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ "اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، (قیامت کے دن) حساب بڑی سرعت سے لینے والے، اے اللہ! کفار کے جتھوں کو شکست دے اور انہیں جھنجھوڑ کر رکھ دے۔"

صحیح: صحیح بخاری:2933، صحیح مسلم:1742

497۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (یہ دعا) پڑھا کرتے تھے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، أَعَزَّ جُنْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ، فَلَاشَيْءَ بَعْدَهُ ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، جس نے اپنے لشکر کو غلبہ دیا، اپنے بندے کی مدد کی اور جماعت کفار کو مغلوب کیا، اللہ کے بعد کوئی شئے نہیں۔''

صحیح: صحیح بخاری: ۴۱۱۴، صحیح مسلم: ۲۷۲۴

498۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ حنین میں یوں دعا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ ۔ ''اے اللہ! اپنی مدد نازل کر۔''

صحیح: صحیح مسلم: ۱۷۷۶

499۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے کفار مکہ کا دین سے اعراض دیکھا تو فرمایا: أَللّٰهُمَّ سَبْعَ كَسَبْعِ يُوسُفَ ''اے اللہ! ان پر یوسف علیہ السلام کی قحط سالی کی طرح قحط بھیج۔''

صحیح: صحیح بخاری: 1007، صحیح مسلم: ۲۷۹۸

500۔ حضرت خُفاف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں رکوع کیا پھر (رکوع سے) سر اٹھایا تو فرمایا: غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا ، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ، وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ، أَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ، أَللّٰهُمَّ الْعَنْ رَعْلاً وَذَكْوَانَ ، ''قبیلہ غفار کو اللہ بخش دے اور قبیلہ اسلم کو اللہ سلامتی عطا کرے۔ عصیہ قبیلہ نے اللہ اور اس کے رسول کی معصیت کی، اے اللہ! بنی لحیان پر لعنت بھیج، اے اللہ! رعل اور ذکوان پر لعنت کر۔''

پھر اللہ أکبر کہا اور سجدہ میں چلے گئے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۵۱۷، صحیح ابن حبان: ۱۹۸۴، سنن بیہقی: ۲/۲۰۰

شہادت کی دعا

501۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا کیا کرتے تھے: (أَللّٰهُمَّ) ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيْلِكَ، وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِکَ" اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت عطا فرما اور میری موت اپنے رسول ﷺ کے شہر میں کر دے۔"

صحیح: صحیح بخاری: ۱۸۹۰

دعا میں خلوص

502۔ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے خلوص دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا کی، اللہ تعالیٰ اس کو شہدا کے درجوں پر ضرور پہنچائے گا اگرچہ وہ بستر ہی پر مرے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۱۹۰۹، سنن ابوداود: ۱۵۲۰، جامع ترمذی: ۱۶۵۳

قنوت نازلہ

503۔ حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قنوت نازلہ میں یہ کلمات کہتے: أَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّيْ، وَ نَسْجُدُ، وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ، نَرْجُوْا رَحْمَتَكَ، وَ نَخْشَى عَذَابَكَ، إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِيْنَ مُلْحِقٌ، أَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَ نُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ، وَ لَا نَكْفُرُكَ وَ نُؤْمِنُ بِكَ وَ نَخْزَعُ لَكَ وَنَخْلَعُ مَنْ يَكْفُرُكَ. "اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، تیرے لیے ہی نماز پڑھتے ہیں

اور سجدے کرتے ہیں اور تیری طرف ہی ہم بھاگتے ہیں اور تیز چلتے ہیں، ہم تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو لاحق ہونے والا ہے۔ اے اللہ! ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور تجھ سے ہی بخشش طلب کرتے ہیں اور ہم بھلائی کی امید رکھتے ہوئے تیری تعریف کرتے ہیں اور ہم تیرا انکار نہیں کرتے اور ہم تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور جو تجھ سے کفر کرے اسے تیرے ہی لیے چھوڑتے ہیں۔"

حسن: سنن بیہقی: 2/211، مصنف عبد الرزاق: ۴۹۶۹

عباس بن ولید بن مزید صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (ارواء الغلیل: 2/171)

504۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قنوت میں یہ پڑھتے: أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ، وَ أَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَ انْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَ عَدُوِّهِمْ، أَللّٰهُمَّ الْعَنْ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ، وَيُقَاتِلُوْنَ أَوْلِيَاءَكَ، أَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ، وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ، وَأَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، أَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَ نُثْنِيْ عَلَيْكَ وَ لَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ أَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّيْ، وَ نَسْجُدُ، وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ، نَرْجُوْا رَحْمَتَكَ، وَ نَخَافُ عَذَابَكَ، إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ

"اے اللہ! ہماری اور تمام مومن مردوں اور عورتوں، مسلمان مردوں اور عورتوں کی بخشش فرما، ان کے دلوں میں الفت ڈال دے، ان کے درمیان اصلاح فرما، اپنے اور ان

کے دشمن کے مقابلہ میں ان کی مدد فرما۔ اے اللہ! ان اہل کتاب کافروں پر لعنت کر جو (لوگوں کو) تیری راہ پر چلنے سے روکتے ہیں، تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں، تیرے دوستوں سے جنگ کرتے ہیں۔ اے اللہ! ان کے درمیان اختلاف ڈال دے، ان کے قدم ڈگمگا دے اور ان پر ایسا عذاب نازل فرما جسے تو مجرم لوگوں سے پھیرتا نہیں، اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ اے اللہ! ہم تجھ سے مدد اور بخشش طلب کرتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں، تیری ناشکری نہیں کرتے جو تیری نافرمانی کرے ہم اس سے قطع تعلق کرتے ہیں اور اسے چھوڑتے ہیں۔ اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے، اے اللہ! ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں صرف تیرے لیے ہی نماز پڑھتے ہیں صرف تجھے ہی سجدہ کرتے ہیں تیری راہ میں محنت اور جدوجہد کرتے ہیں تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں بے شک کافروں کو تیرا عذاب پہنچ کر رہے گا۔"

حسن: سنن بیہقی: ۲/ ۲۱۰۔ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ کا عطا بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے عنعنہ سماع پر محمول ہے۔ دیکھیے التاریخ الکبیر لابن ابی خیثمہ ص:۱۵۲، ۱۵۷ (الفتح المبین ص:۵۶)

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (ارواء الغلیل:2/170)

جہاد سے واپسی کی دعا

505۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ (جہاد سے) واپس لوٹتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے اور یہ دعا پڑھتے: آئِبُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَا ئِبُوْنَ، عَا بِدُوْنَ، حَامِدُوْنَ لِرَبِّنَا سَاجِدُوْنَ. صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہُ، وَنَصَرَ عَبْدَہُ، وَھَزَمَ الْأَ حْزَابَ وَحْدَہُ "اگر اللہ نے چاہا تو ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے

والا، عبادت کرنے والے، اپنے رب کی تعریف کرنے والے اور اسے سجدہ کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی اور اس اکیلے نے تمام لشکروں کو شکست دی۔"

صحیح: صحیح بخاری: ۳۰۸۴

506۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کا ایک دستہ بھیجا اور فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے اس دستے کو محفوظ رکھا اور غنیمت سے نوازا تو میرے ذمہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا لازم ہو گا۔ پھر جلد ہی وہ دستہ بخیر وعافیت غنیمت سمیت لوٹا تو بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: ہم نے آپ ﷺ سے سنا تھا کہ یہ دستہ بحفاظت مال غنیمت کے ساتھ لوٹا تو آپ ﷺ پر اس سبب اللہ کا شکر کرنا لازم ہو گا (جب کہ ہم نے اس شکریہ کا مشاہدہ نہیں کیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو شکریہ کے یہ کلمات کہہ چکا ہوں أَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ شُکْرًا، وَ لَکَ الْمَنُّ فَضْلًا۔ "اے اللہ! تیرے لیے ہی سب تعریف ہے از روئے شکر اور تیرے ہی احسان ہے بطور فضل"

ضعیف: شعب الایمان: ۴/ ۹۵، طبرانی کبیر: ۱۵۹۸۷۔ سلیمان بن سالم مولیٰ آل جحش ضعیف اور اسحاق بن کعب بن عجرہ مجہول راوی ہے مسند الحارث: ۴۵۲، مجالد بن سعید ضعیف ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 7051)

کفار کی قید میں حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی دعا

507۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب بنو حارثہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لئے حرم سے باہر لے جانے لگے تو خبیب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ مجھے

دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دو، انہوں نے اس کی اجازت دی تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا، اللہ کی قسم اگر تمہیں یہ خیال نہ ہونے لگتا کہ میں گبھراہٹ کی وجہ سے (دیر تک نماز پڑھ رہا ہوں) تو اور زیادہ دیر تک پڑھتا، پھر انہوں نے دعا کی: أَللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا ، وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا ،وَلاَ تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا "اے اللہ! ان کی تعداد گن لے۔ ان میں سے ہر ایک کو الگ الگ ہلاک کر اور ان میں ایک کو بھی باقی نہ چھوڑ"

صحیح: صحیح بخاری: ۳۹۸۹، مسند طیالسی: ۲۵۹۷، ابو نعیم فی الدلائل ص: ۴۳۹

لوگوں کے شر سے بچنے کی دعا

508۔ أَللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ "اے اللہ! مجھے ان (دشمنوں) سے کافی ہو جا جیسے تو چاہے۔"

صحیح: صحیح مسلم: ۳۰۰۵، صحیح ابن حبان: ۸۷۳، طبرانی: ۷۳۱۹

509۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہجرت کے دوران جب سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے پر آپہنچا تو میں رو پڑا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم کیوں روئے؟ میں نے کہا اللہ کی قسم! میں اپنی وجہ سے نہیں رویا، میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے رویا ہوں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بددعا کی: أَللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ، "اے اللہ! ہمیں کافی ہو جا جس طرح تو چاہتا ہے۔" (ابو بکر رضی اللہ عنہ نے) کہا کہ اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔

ضعیف: صحیح ابن حبان: ۶۲۸۱، ۶۸۷۰، ابن سعد: ۴/۳۶۵، مسند احمد: ۳۔ ابو نعیم فی الدلائل ص: ۲۷۴ ، اس کی تمام اسناد ضعیف ہیں۔

510۔ حضرت عبد اللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یوں دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ وَاقِیَۃً کَوَاقِیَۃِ الْوَلِیدِ. ”اے اللہ! ولید کے بچانے کی طرح بچا۔“

ضعیف جداً: مسند الشہاب:۱۴۸۶، ۱۴۸۵، ۱۴۸۴، السنۃ لابن ابی عاصم: ۲۹۹، کتاب الدعاء للطبرانی:۱۴۴۷۔ عبدالوہاب بن الضحاک بن ابان عرضی متروک راوی ہے، مسند ابو یعلی:۵۵۲۷، الزہد لاحمد بن حنبل ص:۱۰، اس سند میں ایک راوی مجہول ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ:686)

اسماء الحسنیٰ

511۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو یعنی ننانوے نام ہیں، جو شخص انہیں یاد کرلے وہ جنت میں داخل ہو گا۔ اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔

صحیح: صحیح بخاری:۶۴۱۰، صحیح مسلم: ۲۶۷۷

512۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، ایک کم سو، جو شخص بھی انہیں یاد کرلے گا جنت میں جائے گا۔

ھُوَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ،

الرحمن الرحیم الملک القدوس السلام المؤمن

المھیمن العزیز الجبار المتکبر الخالق البارئ

المصور الغفار القھار الوھاب الرزاق الفتاح

القابض العليم الباسط الخافض الرافع المعز
السميع المذل البصير الحكم العدل اللطيف
الخبير الحليم العظيم الغفور الشكور الجليل
الكريم الرقيب المجيب الواسع الحكيم الودود
المجيد الباعث الشهيد الحق الوكيل القوي
المتين الولي الحميد المحصي المبدئ المعيد
المحيي المميت الحي القيوم الواجد الماجد
الواحد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر
الأول الآخر الظاهر الباطن الوالي المتعالي
البر التواب المنتقم العفو الرؤوف مالك الملك
ذو الجلال والإكرام المقسط الجامع الغني المغني
المانع الضار النافع النور الهادي البديع
الباقي الوارث الرشيد الصبور

ضعیف: جامع ترمذی: ۳۵۰۷، **ولید بن مسلم** تدلیس تسویہ کرتا تھا اور اس سند میں سماع و تحدیث کی مسلسل صراحت نہیں۔ سنن ابن ماجہ: ۳۸۶۱، **عبد الملک بن محمد صنعانی** ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع: 1945)

غم اور فکر سے نجات کی دعائیں

513۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی شخص کو دکھ اور غم پہنچے تو مندرجہ ذیل دعا پڑھے: أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ عَبْدُكَ، وَ ابْنُ عَبْدِكَ، وَابْنُ أَمَتِكَ، نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاءُكَ، أَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَلَكَ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِيْ كِتَابِكَ، أَوْعَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ، أَوِاسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ، وَنُوْرَ صَدْرِيْ، وَ جَلَاءَ حُزْنِيْ، وَ ذَهَابَ هَمِّيْ "اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے اور بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا ہر حکم مجھ پر نافذ ہونے والا ہے میرے بارے میں تیرا ہر فیصلہ انصاف پر مبنی ہے، میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جسے تو نے خود اپنے لیے پسند کیا ہے یا اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا اپنے علم غیب کے خزانے میں محفوظ رکھا ہے کہ قرآن کو میرے دل کی بہار، سینے کا نور اور میرے دکھوں اور غموں کو دور کرنے کا ذریعہ بنا دے۔" تو اللہ تعالیٰ اس کے دکھ اور غم دور کر دیتے ہیں اور اس کی جگہ

مسرت اور خوشی عنایت کر دیتے ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم یہ دعا یاد کر لیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں ہر سننے والے کو چاہیئے کہ یہ دعا یاد کرلے۔

ضعیف: مسند احمد: 1/391، مسند ابویعلی: 5297، طبرانی کبیر: 10198، صحیح ابن حبان: 972، مسند بزار: 1994، عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس ہے اور عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے والد سے اس روایت کا سماع ثابت نہیں۔ (تحفۃ التحصیل فی ذکر رواۃ المراسیل لابی زرعہ)

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

514۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں، میں اپنی دعا میں کتنا وقت درود کے لیے وقف کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنا وقت تو چاہے۔ میں نے عرض کیا: ایک چوتھائی صحیح ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنا تو چاہے، لیکن اگر اس سے زیادہ کرے تو تیرے لیے اچھا ہے۔ میں نے عرض کیا: نصف مقرر کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنا تو چاہے، لیکن اگر اس سے زیادہ کرے تو تیرے لیے اچھا ہے۔ میں نے عرض کیا: دو تہائی مقرر کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنا تو چاہے، لیکن اگر اس سے زیادہ کرے تو تیرے لیے اچھا ہے۔ میں نے عرض کیا: میں اپنی ساری دعا درود کے لیے وقف کرتا ہوں، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تیرے سارے دکھوں اور غموں کے لیے کافی رہے گا اور تیرے گناہوں کی بخشش کا باعث ہوگا۔

ضعیف: جامع ترمذی: ۲۴۵۷، مستدرک حاکم: ۳۵۷۸، مسند عبدبن حمید: ۱۷۲،

شعب الایمان: ۱۵۴۰، ۱۴۷۴، المروزی فی قیام اللیل: ۸۴۔ سفیان ثوری کی تدلیس اور عبد اللہ بن محمد بن عقیل ضعیف راوی ہے۔

بے قراری اور اضطراب کے وقت کی دعائیں

515۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوٰاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو بہت عظمت والا ہے، اور بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں کا رب ہے، زمین کا رب اور عرش کریم کا رب ہے۔"

صحیح: صحیح بخاری: ۶۳۴۶

516۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھایا کہ جب مجھے کوئی مشکل لاحق ہو تو میں یہ کلمات کہوں: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللهِ و تَبَارَكَ اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، و الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ "اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ بہت بردبار نہایت باعزت ہے۔ اللہ پاک ہے اور اللہ بہت بابرکت ہے، جو عرش عظیم کا رب ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے، جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔"

صحیح: مسند احمد: ۱/ ۹۱

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحۃ: 2045)

517۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جو پریشان حال بھی اسے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی دور

کر دے گا۔ وہ کلمہ میرے بھائی یونس علیہ السلام کی دعا ہے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ ”تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری ذات پاک ہے بے شک میں ظالموں میں سے ہوں“

حسن: مسند ابو یعلی: 772، مسند احمد: 1/170 ، جامع ترمذی: 3505، یونس بن ابی اسحاق صدوق راوی ہے اور اسماعیل بن عمر واسطی ثقہ راوی ہے، دیکھئے: (تہذیب التہذیب: 1/299)

518۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چند کلمے سکھلائے جن کو میں سختی کے وقت کہتی ہوں: اَللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّيْ لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ”اللہ اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتی۔“

صحیح: سنن ابوداود: 1525، سنن ابن ماجہ: 3882۔ ابو طعمہ ہلال مولی عمر بن عبد العزیز ثقہ راوی ہے۔ (تہذیب التہذیب: 7/404،405، الکاشف للذهبی)

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الکلم الطیب: 122)

519۔ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ کلمات سکھائے اور کوئی پریشانی یا سختی کے نازل ہونے کے وقت پڑھنے کا حکم دیا کہ میں ان کو پڑھا کروں: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْكَرِيْمُ الْعَظِيْمُ ، سُبْحَانَهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ وَتَعَالَى رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ ”اللہ کریم و عظیم کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ پاک، اللہ بابرکت اور بلند ہے عرش عظیم کا رب ہے، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔“ تو عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ یہ کلمات میت کو تلقین کرتے، بخار والے پر پڑھ کر دم کرتے، اور اپنی بچی کی

شادی رشتہ داروں کے علاوہ کہیں کرتے، تو اسے بھی سکھاتے۔

ضعیف: مستدرک حاکم: ۱۸۷۳، عمل الیوم والليلة للنسائی: ۶۲۸،۲۲۹، ابن السنی: ۳۴۰، ۳۴۳، مسند احمد: ۱/ ۹۴، کتاب الدعا للطبرانی: ۱۰۱۱، محمد بن عجلان کی تدلیس ہے۔

520۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پریشان آدمی کی دعا یہ ہے: أَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُوْ، فَلاَ تَكِلْنِيْ إِلَى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ، لَاإِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ "اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں مجھے لمحہ بھر کے لیے بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر، میرے تمام حالات درست فرمادے تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے۔"

ضعیف: مسند احمد: 5/ 42، سنن ابوداود: 5090، مسند طیالسی: 868، عمل الیوم والليلة ابن السنی: 22، عمل الیوم والليلة للنسائی: 572۔ جعفر بن میمون تمیمی ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

521۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی مشکل کا سامنا ہوتا تو یہ فرماتے: يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ، "اے زندہ و قائم، میں تیری رحمت کے ساتھ مدد طلب کرتا ہوں" اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (دعا میں): يَاذَا الْجَلاَلِ وَالْإِكْرَامِ، "اے جلال و اکرام والے!" کو لازم پکڑو۔

ضعیف: جامع ترمذی: ۳۵۲۴، مستدرک حاکم: ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، مسند احمد: یزید بن ابان رقاشی ضعیف ہے۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۵۰۹ اور شعب الایمان: ۷/ ۲۵۸:

۱۰۲۳، **عبدالرحمن بن اسحاق بن حارث انصاری** ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

522۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو جب کوئی سخت معاملہ پیش آتا تو آسمان کی جانب سر اٹھا کر فرماتے: سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ "پاک ہے اللہ عظمت والا" اور جب خوب اہتمام سے دعا کرتے تو فرماتے: يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ۔ "اے زندہ و قائم!"

ضعیف جداً: جامع ترمذی: ۳۴۳۶۔ **ابراہیم بن فضل مخزومی** متروک راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف جداً کہا ہے (الضعیفہ:6345)

ایمان میں شک ہو تو کیا کرے؟

523۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے یہ کس نے پیدا کیا ہے؟ یہ کس نے پیدا کیا ہے؟ یہاں تک کہ وہ کہتا ہے تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب کوئی یہاں پہنچے (کہ اللہ کا خالق کون ہے؟) تو اللہ کی شیطان اور اس کے فتنے سے پناہ طلب کرے، (یعنی کہے أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ) اور ان خیالات سے رک جائے۔

صحیح: صحیح بخاری: ۳۲۷۶، صحیح مسلم: ۱۳۴، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۶۶۳

524۔ حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان تم میں سے کسی ایک کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے آسمان و زمین پیدا کس نے پیدا کیے؟ تو وہ کہتا ہے کہ اللہ عزوجل نے پیدا کیے، پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جو کوئی اس قسم کا شبہ دل میں پائے تو کہے: اٰمَنْتُ بِاللهِ وَ رُسُلِهِ "میں اللہ اور اس کے

رسولوں پر ایمان لایا۔"

صحیح: صحیح مسلم: ۱۳۴

525۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ لوگ آپس میں سوال کریں، یہاں تک کہ کوئی کہنے والا یوں کہے، اللہ تعالیٰ نے یہ مخلوق پیدا کی ہے، تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو جب لوگ یہ بات کہیں تم یہ کہو: اَللّٰهُ أَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ، "اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا اور نہ اس کی کوئی برابری کرنے والا ہے۔" پھر تین بار اپنی بائیں طرف تھوکے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔

حسن: عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۶۶۱، ابن السنی: ۶۳۲، سنن ابوداود: ۴۷۲۲۔

محمد بن عمرو بن عباد، سلمہ بن فضل اور محمد بن اسحاق صدوق راوی ہیں۔

526۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے ہر کوئی اپنے دل میں کچھ وسوسے پاتا ہے، کہ انہیں زبان پر لانے کے بجائے کوئلہ بن جانا زیادہ پسند ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ أَمْرَهُ إِلَى الْوَسْوَسَةِ، "اللہ سب سے بڑا ہے، سب تعریف اس اللہ کی ہے جس نے شیطان کے مکر کو وسوسہ کی طرف موڑ دیا۔"

صحیح: مسند احمد: ۲۱۰۲، سنن ابوداود: ۵۱۱۲، صحیح ابن حبان: ۱۴۷۔

527۔ حضرت ابو زمیل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ میں اپنے دل میں کچھ وسوسہ پاتا ہوں، انہوں نے کہا وہ کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس کی بات نہیں کروں گا، (ابو زمیل رحمۃ اللہ علیہ نے) کہا کہ

انہوں نے مجھ سے کہا کوئی شک کی چیز ہے؟ اس نے کہا اور وہ ہنس دیئے۔ تو انہوں نے کہا اس (وسوسہ) سے کسی نے بھی نجات نہیں پائی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے (آیت) نازل فرمائی: ﴿ فَإِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَسْئَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَؤُنَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ...الآية ﴾ (ابو زمیل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا) کہ انہوں نے مجھے کہا جب تو اپنے دل میں شک پائے تو یہ کہہ: هُوَ الْأَوَّلُ وَ الْآخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ " وہی اول ہے وہی آخر، وہی ظاہر، وہی باطن اور ہر چیز کا جاننے والا ہے۔"

حسن: سنن ابوداود: 5110۔ عکرمہ بن عمار اور ابو زمیل سماک بن ولید صدوق راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن کہا ہے (صحیح الترغیب: 1614)

528۔ حضرت ابو حوشب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے ماموں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، ماموں نے کہا کہ ہم میں سے بعض کے دل میں ایسی بات آتی ہے اگر اس کو زبان پر لائے تو آخرت جاتی رہے، اور اگر ظاہر کرے تو اس کی وجہ سے قتل کر دیا جائے، پھر تین بار کہا بہت بڑی بات ہے، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ سوال کیا گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر کسی کو یہ صورت حال پیش آئے تو تین بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے، کیونکہ ایسا احساس سوائے ایماندار کے کسی اور کو نہیں ہوتا۔

ضعیف: الادب المفرد: ۱۲۲۳۔ لیث بن ابی سلیم ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الادب المفرد: 205)

قرض سے نجات کی دعائیں

529۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مکاتب (وہ غلام جس نے آزادی پانے کے لیے اپنے مالک سے معاہدہ کر رکھا ہو) حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں (معاہدہ کے مطابق اپنی آزادی کے لیے) رقم ادا کرنے سے عاجز ہوں، میری مدد فرمائیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ دعا نہ سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی تھی، اگر پہاڑ کے برابر بھی تجھ پر قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ اتار دے گا، فرمایا کہو: أَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ أَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ "اے اللہ! رزق حلال سے میری ساری ضرورتیں پوری فرما اور حرام سے بچا نیز اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنی ذات کے علاوہ ہر ایک سے بے نیاز کر دے۔"

حسن: مسند احمد: 1/153، جامع ترمذی: 3563، مستدرک حاکم: 1/538۔

عبد الرحمن بن اسحاق بن عبد اللہ بن حارث بن کنانہ عامری صدوق راوی ہے۔

530۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں داخل ہوئے تو مسجد میں ابو امامہ انصاری رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ اے ابو امامہ رضی اللہ عنہ! تو مسجد میں بغیر نماز کے وقت کے کیوں بیٹھا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے قرض کی فکر نے پریشان کیا ہوا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تجھے ایسی دعا سکھاتا ہوں کہ تو اسے صبح و شام پڑھا کر اللہ تعالیٰ تیرے غم اور قرض دور کر دے گا: أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَ قَهْرِ الرِّجَالِ "اے اللہ! میں پناہ

مانگتا ہوں غم والم سے، میں پناہ مانگتا ہوں عاجزی وکمزوری سے، میں بزدلی اور بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں پناہ مانگتا ہوں قرض کے بوجھ سے اور انسانوں کے غلبہ سے۔" ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسے ہی کیا تو اللہ نے میرا غم دور کر دیا اور میرا قرض ادا کر دیا۔

ضعیف: سنن ابوداود: ۱۵۵۵۔ **غسان بن عوف** ضعیف اور **سعید بن ایاس جریری** مختلط راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع:2169)

531۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا میں تجھے ایسی دعا نہ سکھا دوں اگر تو وہ دعا کرے تو کوہ احد کے برابر تجھ پر قرض ہو تو اللہ اس کو تیری طرف سے ادا کر دے۔ اے معاذ رضی اللہ عنہ! کہہ:

أَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ، تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ، وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ، وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ، وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ، إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَرَحِيْمَهُمَا، تُعْطِيْهِمَا مَنْ تَشَاءُ، وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ، اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً مَنْ تَشَاءُ، تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ، "اے اللہ! بادشاہی کے مالک، تو جسے چاہتا ہے بادشاہت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے بادشاہت چھین لیتا ہے۔ تو جسے چاہے عزت دیتا اور جسے چاہے ذلت دے دے، بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو دنیا و آخرت میں رحم کرنے والا اور دنیا و آخرت میں رحیم ہے۔ تو جسے چاہتا ہے دنیا و آخرت دونوں میں عطا کر دیتا ہے اور جس سے چاہے ان دونوں کو روک لیتا ہے۔ مجھ پر رحم فرما

جس طرح تیری منشاء ہے۔ تو اپنی رحمت کے سوا سب سے مجھے بے نیاز کر دے۔"

ضعیف: طبرانی کبیر: ۱۷۰۸۰، طبرانی صغیر: ۵۵۔

ابو زرعہ وہب اللہ بن راشد ضعیف راوی ہے اور **زہری** کی تدلیس ہے۔

532۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہا کیا تو نے رسول اللہ ﷺ سے وہ دعا سنی ہے جو انہوں نے مجھے سکھائی ہے، میں نے کہا وہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اپنے ساتھیوں کو سکھاتے تھے اور فرماتے کہ اگر تم میں سے کسی ایک پر پہاڑ کے برابر سونا ہو اور وہ اس کے ساتھ دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ادا فرما دے گا: اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ، كَاشِفَ الْغَمِّ، مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ، رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَرَحِيْمَهُمَا، أَنْتَ تَرْحَمُنِي فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ، تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَّنْ سِوَاكَ، "اے اللہ! خوف کو دور کرنے والے اور خوف کو رفع کرنے والے، مجبوروں کی دعا سننے والے، دنیا و آخرت کے رحمان و رحیم تو مجھ پر اپنی رحمت سے رحم فرما۔ اپنی رحمت کے سوا باقی سب سے مجھے بے نیاز کر دے۔" حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ پر کچھ قرض باقی تھا اور میں قرض کو ناپسند کرتا تھا پس میں اس کے ساتھ دعا کرتا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا فائدہ دیا اور اللہ تعالیٰ نے میرا قرض ادا کر دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا ایک دینار اور تین درہم مجھ پر قرض تھا تو وہ میرے پاس آتیں تو مجھے شرم آتی کہ میں اس چہرے کی طرف دیکھوں تو میں اس کے ساتھ دعا کرتی پس تھوڑا وقت ہی گزرا کہ اللہ نے مجھے رزق دیا جو صدقہ نہیں تھا کہ کسی نے مجھے پر کیا ہو اور نہ ہی وہ میراث تھی جو مجھے ملی، تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وہ ادا

فرمادیا، اور میں نے اپنے گھر والوں میں بھی خوب تقسیم کیا اور عبدالرحمن کی بیٹی کو تین اوقیہ چاندی کا زیور بنوا کر دیا اور ہمارے لیے بھی خوب بچ گیا۔

موضوع: مستدرک حاکم: ۱۸۹۸، الدیلمی: ۱۹۸۸، مسند بزار: ۷۹، ۴۸، الدعاء للطبرانی: ۱۰۴۱، حکم بن عبد اللہ بن سعد ایلی کذاب و متروک راوی ہے امام احمد کہتے ہیں: اس کی تمام روایات من گھڑت ہیں۔ (میزان الاعتدال: ۲/۳۳۷)

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے موضوع کہا ہے (ضعیف الترغیب: 1143)

قرض ادا کرتے وقت کی دعا

533۔ حضرت ابو ربیعہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے غزوۂ حنین کے موقع پر تیس یا چالیس ہزار قرض لیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے تو اس کا قرض ادا کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ أَهْلِكَ وَ مَالِكَ "اللہ تعالیٰ تیرے گھر اور مال میں برکت فرمائے۔" قرض کا بدلہ تو قرض پورا ادا کرنا اور شکریہ ادا کرنا ہے۔

صحیح: مسند احمد: 4/36، سنن نسائی: 4687، سنن ابن ماجہ: 2424، عمل الیوم واللیلہ السنی: 276، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: 372۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح الترغیب: 1757)

قرض خواہ کی دعا:

534۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ ایک شخص کا ایک خاص عمر کا اونٹ قرض تھا، وہ شخص تقاضا کرنے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم

سے) فرمایا کہ اسے اونٹ ادا کر دو، صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس عمر کا اونٹ تلاش کیا لیکن نہیں ملا، البتہ اس سے زیادہ عمر کا (مل سکا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی انہیں دے دو، اس پر اس شخص نے کہا: أَوْفَيْتَنِيْ أَوْفَى اللّٰهُ بِكَ، ''آپ نے مجھے پورا پورا دیا۔ اللہ آپ کو اس کا بدلہ دے۔'' پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو قرض وغیرہ کو پوری طرح ادا کر دیتے ہیں۔

صحیح: صحیح بخاری: ۲۳۰۵

کشائش رزق کی دعائیں

535۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ''برائی سے بچنے کی ہمت اور نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ کی توفیق سے ہے۔'' جنت کے خزانوں سے ایک خزانہ ہے اور مکحول رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جس نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، وَلَا مَنْجَأَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ ''برائی سے بچنے کی ہمت اور نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ کی توفیق سے ہے اور اللہ کے سوا جائے پناہ کہیں نہیں'' یہ کلمات کہے تو یہ ستر تکلیفوں کا علاج ہے۔ جن میں سب سے کم تر فقر وفاقہ ہے۔

ضعیف: جامع ترمذی: ۳۶۰۱، یزید بن عبد الرحمن ابو خالد دالانی کی تدلیس ہے۔

536۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ''برائی سے بچنے کی ہمت اور نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ کی توفیق سے ہے۔'' کہے تو وہ اس کے لیے ننانوے بیماریوں کے لیے دعا ہے، جن میں سب سے ہلکی غم ہے۔

ضعیف: مستدرک حاکم: ۱۹۹۰، طبرانی اوسط: ۵۲۰۸، مسند اسحق بن راہویہ: ۵۴۱۔

بشر بن رافع حارثی ضعیف ہے اور محمد بن عجلان کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الترغیب: 970)

537۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر روز سو بار یہ پڑھتا ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْـمَلِكُ الْحَقُّ الْـمُبِيْنُ ’’اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو واضح سچا بادشاہ ہے۔‘‘ تو یہ اس کے لیے محتاجی سے پناہ، قبر کی وحشت میں اس کا ساتھی ہو گا اور اس کی بدولت خوشحال ہو جائے گا اور جنت کے دروازے کو کھٹکھٹائے گا۔

ضعیف: حادی الارواح: ۴۴، میزان الاعتدال: ۳/۳۵۷، صفۃ الجنۃ لأبی نعیم: ۱۸۴

فضل بن حاتم خزاعی ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 3310)

آتشزدگی کے وقت کی دعا

538۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کہیں آگ لگی ہوئی دیکھو تو "الله أكبر" کہو۔ تکبیر آگ کو بجھا دیتی ہے۔

ضعیف جداً: ابن السنی: ۲۹۸، ۲۹۷، ۲۹۶، ۲۹۵، الدعاء للطبرانی: ۱۰۰۲۔

قاسم بن عبد اللہ بن عمر متروک راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 2603)

اللہ کے خزانوں کی وسعت

539۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور بعد والے، تمہارے انسان اور جن ایک ہی وقت میں کھڑے ہو جائیں اور مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کے سوال کو پورا

کردوں تو اس سے میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہیں ہوتی جتنی سمندر میں سوئی ڈبو کر نکالنے سے (سمندر میں) ہوتی ہے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۵۷۷، طبرانی فی الدعاء: ۱۲، ۱۱

مشکلات کے حل کی دعا

540۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعائیہ کلمات کہے:

أَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلاَّ مَاجَعَلْتَهُ سَهْلاً، وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ إِذَا شِئْتَ سَهْلاً "اے اللہ! کوئی کام آسان نہیں مگر جسے تو آسان کردے اور تو جب چاہتا ہے مشکل کو آسان کر دیتا ہے۔"

حسن: صحیح ابن حبان: 974، الضیاء فی المختارۃ: ۱۶۸۴، ۱۶۸۳، ابو نعیم فی اخبار اصبہان: ۲/ ۳۰۵، عمل الیوم واللیلہ لابن السنی: 350۔ محمد بن ہارون بن مجدر صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ: 2886)

گناہ کر بیٹھے تو کیا کہے اور کیا کرے؟

541۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی مومن آدمی کسی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے، پھر اٹھ کر اچھی طرح وضو کر کے اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتے ہیں، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْٓا أَنْفُسَهُمْ ... الآية﴾

صحیح: سنن ابوداود: 1531، جامع ترمذی: 406، سنن ابن ماجہ: 1395۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ: 3398)

542۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ بات جو ابن آدم علیہ السلام کرتا ہے لکھی جاتی ہے، جب کسی سے گناہ سرزد ہو جائے اور توبہ کرنا چاہے تو اپنے ہاتھ اللہ تعالیٰ کے آگے پھیلا کر یہ دعا پڑھے: أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَتُوْبُ إِلَيْكَ مِنْهَا لاَ أَرْجِعُ إِلَيْهَا أَبَدًا "اے اللہ! میں ان گناہوں سے تیری طرف توبہ کرتا ہوں اوران کی طرف کبھی نہیں لوٹوں گا۔" تو اس کو بخش دیا جاتا ہے جب تک وہ دوبارہ اس کام کی طرف نہ لوٹے۔

ضعیف: مستدرک حاکم: ۱/۵۱۶، ۴/۲۶۱، سنن بیہقی: ۷ ۱۰/۱۵۴، کتاب الدعا للطبرانی: ۲۰۷، فضیل بن سلیمان نمیری ضعیف راوی ہے

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 4115)

543۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا، ہائے میرے گناہ! ہائے گناہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہہ: أَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ أَرْجَى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ "اے اللہ! میرے گناہوں کے مقابلے میں تیری مغفرت بہت وسیع ہے، اور میرے عمل کے مقابلے میں تیری رحمت کی امید زیادہ ہے۔" اس نے یہ دعا کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو دہرا۔ اس نے دہرایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر دہرا۔ اس نے دہرایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھڑا ہو جا، اللہ نے تجھے بخش دیا۔

ضعیف: مستدرک حاکم: ۱/ ۵۴۳، ۵۴۴، شعب الایمان: ۹/ ۳۳۱ ۔ عبید اللہ بن محمد بن حنین اور عبید بن محمد جابر مجہول راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 4062)

544۔ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگی جائے۔

حسن: سنن ابو داود: 775، جامع ترمذی: 242۔ جعفر بن سلیمان ضبعی اور علی بن علی رفاعی صدوق راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الکلم الطیب: 130)

اذان

545۔ حضرت سہیل بن ابی صالح رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے بنی حارثہ کی طرف بھیجا جب کہ میرے ساتھ ہمارا غلام یا ہمارا دوست تھا۔ چنانچہ باغ میں ایک پکارنے والے نے اسے (غلام یا دوست کو) اس کے نام سے پکارا، اس پر اس نے باغ میں جھانکا لیکن کچھ بھی دکھائی نہ دیا۔ میں نے یہ واقعہ اپنے والد کو بتایا تو انہوں نے کہا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم اس جیسی صورت حال سے دوچار ہوگے تو میں تمہیں نہ بھیجتا۔ لیکن تم اس جیسی آواز سنو تو نماز والی اذان کہو، کیونکہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کی اذان کہی جائے تو شیطان گوز مارتے ہوئے بھاگ جاتا ہے۔

صحیح: صحیح مسلم: 389

546۔ زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ کانوں کے نگران بنے تو لوگوں نے وہاں جنات کی کثرت کا ذکر کیا تو زید رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ہر وقت کثرت سے اذان کہنے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ اس کے بعد وہاں کچھ بھی نہ دیکھتے تھے۔

ضعیف: الکلم الطیب: ۱۳۳۔ اس کی سند نہیں ملی۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الکلم الطیب)

تلاوت قرآن

547۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، کیونکہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورہ البقرہ پڑھی جاتی ہے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۷۸۰

تدبیر الٹ جانے پر بے بسی کی دعا

548۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قوی مومن ضعیف مومن سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے اور ہر ایک میں خیر ہے، جو چیز تجھ کو نفع دے اس کی حرص کر، اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کر اور حوصلہ نہ ہار، اگر تجھے کوئی تکلیف پہنچے تو یہ نہ کہہ کہ اگر میں یوں کرتا تو یوں ہوتا، بلکہ یوں کہہ قَدَّرَ اللّٰهُ، وَمَا شَآءَ فَعَلَ، "جو اللہ تعالیٰ نے تقدیر لکھی اور جو اس نے چاہا وہی کیا۔" اس لئے کہ لفظ "لَوْ" (اگر، مگر) شیطان کا عمل کھول دیتا ہے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۶۶۴

549۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں

کے درمیان فیصلہ کیا، جو شخص ہار گیا تھا جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا تو اس نے کہا: ﴿حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الوَكِيل﴾ ”میری مدد کے لئے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ بے بسی پر ملامت کرتا ہے لیکن احتیاط لازم پکڑ اور جب کوئی کام تم پر غالب ہو جائے تو یہ کلمات کہو: ﴿حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الوَكِيل﴾ مجھے اللہ کافی ہے اور وہ بہتر کارساز ہے۔

صحیح: مسند احمد: 6/24، سنن ابوداؤد: ۳۶۲۷، ابن السنی: ۳۵۱ خالد بن معدان تدلیس سے بری ہے۔ دیکھیے: (الفتح المبین ص:38) اور سیف شافی ثقہ راوی ہے، ابن حبان نے اسے کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے۔ اور عجلی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ (تہذیب التہذیب: 3/127)

کسی کے ہدایت پانے پر

550۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ایک یہودی بچے کی تیمار داری کے لئے گئے اور اسے مسلمان ہونے کو کہا تو وہ مسلمان ہو گیا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: أَلْحَمْدُلله الَّذِى أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ ”شکر ہے اللہ کا جس نے اس کو جہنم سے بچالیا۔“

صحیح: صحیح بخاری: ۱۳۵۶، سنن ابوداؤد: ۳۰۹۵، صحیح ابن حبان: ۲۹۶۰

بت شکنی یا باطل چیزوں کے خاتمہ کے وقت کی دعا

551۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن جب مکہ میں داخل ہوئے تو اس وقت کعبہ کے ارد گرد تین سو ساٹھ بت نصب تھے، آپ ﷺ ان کو چھڑی سے، جو آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھی، چوکا مارتے اور فرماتے:

﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا، جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ﴾ حق آگیا اور باطل مٹ گیا، بلاشبہ باطل مٹنے والا ہے، حق آگیا اور نہ باطل کا آغاز ہو گا اور دوبارہ آئے گا۔

صحیح: صحیح بخاری: ۲۴۷۸، صحیح مسلم: ۱۷۸۱۔

داعی کی دعا

552۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں گویا میں نبی ﷺ کو دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ ایک نبی علیہ السلام کا قصہ بیان کر رہے تھے۔ ان کی قوم نے ان کو مارا، اور انہیں خون آلود کر دیا اور وہ اپنے چہرے سے خون صاف کر رہے تھے اور کہتے تھے: أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لاَ يَعْلَمُوْنَ "اے اللہ! میری قوم کو بخش دے، کیونکہ وہ جانتے نہیں۔

صحیح: صحیح بخاری: ۳۴۷۷، صحیح مسلم: ۱۷۹۲، سنن ابن ماجہ: ۴۰۲۵

553۔ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ابو طالب کی وفات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ پیدل طائف گئے اور انھیں اسلام کی دعوت دی، لیکن انہوں نے دعوت قبول نہ کی، آپ ﷺ واپس پلٹے اور درخت کے سائے میں دو رکعت نماز ادا کر کے یہ دعا کی: أَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ أَشْكُو ضَعْفَ قُوَّتِي، وَقِلَّةَ حِيلَتِي، وَهَوَانِي عَلَى النَّاسِ أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، إِلَى مَنْ تَكِلُنِي؟، إِلَى عَدُوٍّ يَتَجَهَّمُنِي، أَمْ إِلَى قَرِيبٍ مَلَّكْتَهُ أَمْرِي، إِنْ لَمْ تَكُنْ غَضْبَانًا عَلَيَّ، فَلَا أُبَالِي، إِنَّ عَافِيَتَكَ أَوْسَعُ لِي، أَعُوذُ بِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ، وَصَلَحَ عَلَيْهِ أَمْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَنْ تُنْزِلَ بِي

غَضَبَكَ، أَوْ تُحِلَّ عَلَيَّ سَخَطَكَ، لَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى، لَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ- "اے اللہ! میں تیری طرف اپنی قوت کی کمزوری، اپنے حیلہ کرنے کی کمی اور لوگوں کے ہاں اپنے حقیر ہونے کی شکایت کرتا ہوں، اے تمام مہربانوں سے بڑے مہربان۔ یاارحم الراحمین! تو مجھے کس کے سپرد کرے گا؟ ایسے دشمن کی طرف جو مجھ سے سخت سے پیش آئے یا ایسے قریبی کی طرف میرے معاملے کا جسے مالک بنادے۔ اگر تو مجھ سے ناراض نہیں تو مجھے کوئی پروا نہیں۔ بلاشبہ تیری عافیت میرے لیے وسیع تر ہے، میں تیرے چہرے کے نور کے وسیلہ سے، جس کے سبب تمام اندھیرے روشن ہیں اور اس کے سبب دنیا اور آخرت قائم ہے، میں اس چیز سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ تو مجھ پر اپنا غضب نازل کرے یا مجھ پر اپنی ناراضگی اتارے۔ تیری ہی خوشنودی مطلوب ہے حتیٰ کہ تو راضی ہو جائے۔ تیرے سوا نیکی کرنے کی کو قوت نہیں۔"

ضعیف: کتاب الدعاء للطبرانی: ۱۰۳۶، طبرانی کبیر: ۱۳/ ۷۳/ ۱۸۱۔ محمد بن اسحاق کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفۃ: 2933)

554۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھنبھناہٹ کی آواز آتی تھی ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت سنبھلی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف منہ کیا اور ہاتھ اٹھا کر یہ کلمات کہے: أَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا، وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا، وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا، وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا، وَارْضَ عَنَّا وَأَرْضِنَا- "اے اللہ! ہمیں زیادہ کر

کم نہ کر، ہمیں عزت دے اور ہمیں ذلیل نہ کر، ہمیں عطا کر اور محروم نہ کر، ہمیں ترجیح دے اور ہم پر ترجیح نہ دے، ہم سے راضی ہو اور ہمیں راضی کر لے۔"

ضعیف: جامع ترمذی: ۳۱۷۳، مسند احمد: ۱/ ۳۴۔ **یونس بن سلیم** مجہول اور **زہری** کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 1242)

حمام میں داخل ہو تو

555۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا گھر جس میں مسلمان جاتا ہے، حمام ہے۔ جب مسلمان اس میں داخل ہو تو اللہ عزوجل سے جنت کا سوال کرے اور دوزخ سے پناہ مانگے۔

ضعیف جداً: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی ۳۱۶، **یحیٰ بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن موہب** متروک راوی ہے اور **اسماعیل بن عیاش** کی غیر شامیوں سے روایت ضعیف ہے

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے موضوع کہا ہے (الضعیفہ: 6255)

غصہ ختم کرنے کی دعا

556۔ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑا کیا، ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے، ایک شخص دوسرے کو غصے کی حالت میں گالی دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص پڑھ لے: أَعُوْذُ بِا للهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔" تو اس کا غصہ جاتا رہے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے

اس سے کہا کہ سنتے نہیں نبی ﷺ کیا فرما رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں کوئی دیوانہ ہوں۔

صحیح: صحیح بخاری: ۶۱۱۵، صحیح مسلم: ۲۶۱۰، سنن ابوداؤد: ۴۷۸۱

557۔ حضرت عطیہ بن عروہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غصہ شیطان سے ہے اور شیطان کی آگ سے تخلیق ہوئی، بے شک آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے۔ جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہیے کہ وضو کرے۔

ضعیف: سنن ابوداؤد: ۴۷۸۴، مسند أحمد: ۴ / ۲۲۶۔ عروہ بن محمد بن عطیہ اور ان کے والد دونوں مجہول راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 582)

مغفرت کی دعا کرنے والے کو کیا کہا جائے؟

558۔ عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا، پھر آپ ﷺ کے ہاں کھانا تناول کیا اور میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ "اللہ تعالی آپ کی بخشش فرمائے" تو آپ ﷺ نے فرمایا: وَلَكَ، "اور تجھے بھی اللہ بخشے۔

صحیح: مسند احمد: 5/82، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: 295، سنن الکبری للنسائی: ۱۰۲۵۴، ۱۰۲۵۵۔

حسن سلوک کرنے والے کے لیے دعا

559۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے اور پھر وہ بھلائی کرنے والے سے یہ کہے: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا "اللہ تجھ کو جزائے خیر دے" تو اس نے اس کی خوب تعریف کی۔

ضعیف: جامع ترمذی: 2035، السنن الکبری للنسائی: 6/53، طبرانی کبیر:

1180، عمل الیوم واللیلہ ابن السنی:274، سلیمان بن طرخان تیمی کی تدلیس ہے۔ مسند عبد بن حمید: 1418، مصنف ابن ابی شیبہ: 126518، مصنف عبد الرزاق: 3118۔ طبرانی صغیر:1184، موسیٰ بن عبیدہ ابزی ضعیف اور محمد بن ثابت مجہول راوی ہے۔

دجال سے محفوظ رہنے کا طریقہ

560۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سورہ کہف کی پہلی دس آیتیں یاد کر لیں وہ دجال کے فتنے سے بچ جائے گا۔

صحیح: صحیح مسلم:۸۰۹، سنن ابوداؤد: ۴۳۲۳، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۹۵۱

محبت کا اظہار کرنے والے کے لیے دعا

561۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی گزرا، حاضرین میں سے ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اس شخص سے محبت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو نے اس کو بتایا ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اٹھو، اور اس کو بتاؤ، اس شخص نے کھڑے ہو کر کہا اے فلاں! اللہ کی قسم، مجھے تم سے محبت ہے۔ اس نے کہا: أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ ”وہ تجھ سے محبت کرے جس کے لیے تو نے مجھ سے محبت کی ہے۔“

حسن: مسند احمد:3/150،140، سنن ابوداود:5125، مبارک بن فضالہ صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن کہا ہے (الصحیحہ:418)

جو شخص تمہیں اپنا مال پیش کرے، اس کے لیے دعا

562۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مہاجر لوگ مدینہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے عبدا لرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں انصار میں سب سے زیادہ دولت مند ہوں اس لئے آپ میرا آدھا مال لے لیں اور میری دو بیویاں ہیں آپ انہیں دیکھ لیں جو آپ کو پسند ہو اس کے متعلق مجھے بتائیں میں اسے طلاق دے دوں گا۔ عدت گزرنے کے بعد آپ اس سے نکاح کرلیں، اس پر عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: بَارَكَ اللهُ لَكَ فِيْ أَهْلِكَ وَ مَالِكَ ''اللہ تعالیٰ تیرے اہل اور مال میں برکت فرمائے۔''

صحیح: صحیح بخاری: ٥١٦٧

برکت کی دعا کرنے والے کو کیا کہا جائے؟

563۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بکری ہدیہ کی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تقسیم کردو۔ خادم جب واپس آتا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پوچھتیں، انہوں نے (جن کو گوشت بھیجا گیا) کیا کہا؟ خادم کہتا کہ وہ کہتے تھے: بَارَكَ اللهُ فِيْكُمْ ''اللہ تم میں برکت فرمائے۔'' تو عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتیں: وَفِيْهِمْ بَارَكَ اللهُ ''اور اللہ تعالیٰ ان میں بھی برکت دے۔'' ہم انہیں وہی دعا دیں گے جو انہوں نے ہمیں دی اور ہمارا اجر ہمارے لیے باقی رہے گا۔

ضعیف: عمل الیوم والليلہ لابن السنی: 277، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: 303۔

عبید بن ابی الجعد کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات ثابت نہیں۔

بد شگونی سے اظہار برأت کی دعا

564۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم نیک شگون لیتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں، میں نے عرض کی: تم کون سے کلمات کہتے ہو؟ انہوں نے کہا: میں یہ کلمات کہتا ہوں: أَللّٰهُمَّ لاَ طَيْرَ إِلاَّ طَيْرُكَ، وَلاَ خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ، وَلاَ إِلٰهَ غَيْرُكَ "اے اللہ! نہیں کوئی نیک شگونی مگر تیری ہی نیک شگونی اور نہیں خیر مگر تیری خیر اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔"

صحیح: مصنف ابن ابی شیبہ: 26411

565۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو بد شگونی نے اس کے کام سے روک دیا اس نے شرک کیا، لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس کا کفارہ کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: یہ کہ ان میں سے کوئی یہ کہہ دے: أَللّٰهُمَّ لاَ طَيْرَ اِلاَّ طَيْرُكَ، وَلاَ خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ، وَلاَ اِلٰهَ غَيْرُكَ " اے اللہ! نہیں کوئی شگون مگر تیرا شگون اور نہیں خیر مگر تیری خیر اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔"

ضعیف: مسند احمد: 2/220، عبد اللہ بن لہیعہ سے روایت بعد از اختلاط ہے، عمل الیوم واللیلہ لابن السنی: 291، عبد اللہ بن لہیعہ کی تدلیس ہے۔

566۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے طیرہ (یعنی پرندوں سے شگون لینے) کے بارے میں سوال کیا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بد شگونی کی بہترین قسم نیک فال ہے لیکن (بد شگونی) مسلمان کو کسی کام سے نہ روکے، اگر تمہارا سامنا ناپسندیدہ شگون سے ہو تو یہ دعا پڑھو: أَللّٰهُمَّ لاَ يَأْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا أَنْتَ، وَلاَ
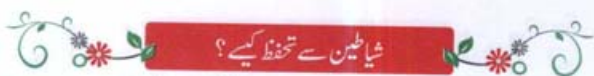
يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا أَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ "اے اللہ! اچھائیاں عطا کرنے والا تو ہی ہے اور تو ہی برائیاں دفع کرنے والا ہے، کوئی تدبیر اور قوت اللہ کی توفیق کے بغیر کارگر نہیں۔"

ضعیف: ابن السنی: ۲۹۴، سنن ابو داؤد 3919، مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۰۱۵۷۔

اعمش اور حبیب بن ابی ثابت کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 1619)

567۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی متعدی بیماری نہیں اور نہ ہی بدشگونی ہے البتہ مجھے فال پسند ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ فال کیا چیز ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھی بات۔

صحیح: صحیح بخاری: ۵۷۷۶، صحیح مسلم: ۲۲۲۴

568۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فال پسند کرتے تھے۔

حسن: صحیح ابن حبان: ۱۴۲۹، سنن ابن ماجہ: 3536، محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ: 786)

569۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ایک رات خواب دیکھا جیسا کہ ایک خواب دیکھنے والا خواب دیکھتا ہے کہ ہم عقبہ بن رافع رضی اللہ عنہ کے گھر میں ہیں اور ہمارے سامنے ابن طاب نامی کھجوریں پیش کی گئیں میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ ہمارے لیے دنیا میں رفعت اور آخرت میں اچھا انجام ہے اور بے شک ہمارا دین پسندیدہ ہے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۲۷۰۔

570۔ معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: میں نے آپ ﷺ سے کہا کہ ہم میں سے لوگ بد شگونی لیتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ان کے دلوں کی بات ہے اور بد شگونی تمہیں کسی کام سے نہ روکے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۵۳۷۔

پسندیدہ اور ناپسندیدہ چیز کو دیکھ کر

571۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی ایسی بات دیکھتے جو پسند آتی تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لله الَّذِي بِنِعْمَتِه تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ ”سب تعریف اللہ کے لیے ہے، جس کی نعمت سے نیک کام مکمل ہوتے ہیں،“ اور جب کوئی ایسی بات دیکھتے جس کو برا فرماتے تو کہتے: اَلْحَمْدُ للهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، ”ہر حال میں اللہ کا شکر ہے۔“

ضعیف: سنن ابن ماجہ: 3803 ،مستدرک حاکم: 1/499، ابن السنی: 377 زہیر بن محمد تمیمی ثقہ راوی ہیں لیکن اہل شام کی زہیر سے روایت منکر ہے۔ (تہذیب التہذیب: 2/498) چونکہ ولید بن مسلم شامی ہے لہذا یہ روایت ضعف پر محمول ہوئی۔ ولید بن مسلم تدلیس تسویہ کرتے ہیں اور زہیر سے آگے سند میں عنعنہ ہے۔

اِنْ شَاءَ اللہ کہنا

572۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سلیمان بن داوٗد علیہ السلام نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی سو بیویوں سے مباشرت کروں گا (اور اس قربت کے نتیجہ میں)، ہر عورت ایک لڑکا جنے گی تو یہ لڑکے گھڑ سوار ہوں گے اور اللہ کے راستے میں جہاد

کریں گے۔ فرشتہ نے ان سے کہا کہ ان شاء اللہ کہہ لیجئے لیکن انہوں نے نہیں کہا اور بھول گئے، چنانچہ آپ علیہ السلام تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک بیوی کے سوا کسی کے یہاں بچہ پیدا نہ ہوا اور اس کے ہاں بھی آدھا بچہ پیدا ہوا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی مراد بر آتی اور ان کی خواہش پوری ہونے کی امید زیادہ تھی۔

صحیح: صحیح بخاری: ۵۲۴۲، صحیح مسلم: ۱۶۵۴، سنن نسائی: ۳۸۸۷

تکلیف دہ چیز دور کرنے والے کے لیے دعا

573۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کی ریش مبارک سے تنکا ہٹایا تو آپ ﷺ نے مجھے یہ دعا دی: اے ابو ایوب رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ تجھ سے ان چیزوں کو دور کر دے جن کو تو ناپسند کرے۔

ضعیف: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۲۷۷،۲۷۶۔ عثمان بن فائد ضعیف ہے

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الکلم الطیب: 240)

574۔ حضرت عبد اللہ بن بکر باہلی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو داڑھی یا سر سے پکڑا تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھ سے برائی دور کر دے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب سے ہم مسلمان ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہم سے برائی دور کر دی ہے۔ البتہ جب تیری کوئی چیز پکڑی جائے تو (پکڑنے والے کے لیے) یہ کلمات کہہ: أَخَذَتْ يَدَاكَ خَيْرًا۔ ”تیرے ہاتھ بھلائی کو پکڑیں“

ضعیف: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۲۷۸۔ عبد اللہ بن بکر الباہلی اور عمر بن خطاب کے درمیان انقطاع ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الکلم الطیب: 241)

575۔ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے

رسول اللہ ﷺ سے کوئی (تکلیف دہ) چیز اتاری، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اے ابو ایوب رضی اللہ عنہ! تجھے کوئی تکلیف نہ ہو، تجھے تکلیف نہ آئے۔

ضعیف: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی ۲۸۳۔

احمد بن ہارون ضعیف اور قتادہ کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الکلم الطیب:240)

مرغ اور گدھے کی آواز سن کر

576۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو (یعنی یہ کہو: أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ،) کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو (یعنی یہ کہو: أَعُوْذُ بِا للهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ) کیونکہ اس نے شیطان دیکھا ہے۔

صحیح: صحیح بخاری: ۳۳۰۳، صحیح مسلم: ۲۷۲۹، سنن ابوداؤد: ۵۱۰۲

گدھے اور کتے کی آواز سن کر

577۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم رات کے وقت کتے کو بھونکتا اور گدھے کی آواز سنو تو اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ (رات کے وقت کتے اور گدھے) وہ چیزیں دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے۔

ضعیف: سنن ابوداود:5103، مسند ابو یعلی:2221، مسند احمد:3/306، مصنف ابن اب شیبہ:29806، مستدرک حاکم:4/283۔ محمد بن اسحاق بن یسار کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

ایسے شخص کے لیے دعا جسے گالی یا تکلیف دی ہو

578۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، فَأَيُّمَا الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتُهُ ، شَتَمْتُهُ، لَعَنْتُهُ، جَلَدْتُهُ، فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَ زَكَاةً وَ قُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ ''اے اللہ! میں تجھ سے ایک عہد لیتا ہوں، جس کی تو بالکل خلاف ورزی نہ کرے گا۔ چنانچہ میں انسان ہوں، سو مومنوں میں سے جس مؤمن کو میں نے تکلیف دی ہو، گالی دی ہو، لعنت کی ہو یا مارا ہو تو اس کے لیے (اس زیادتی کو) رحمت، پاکی اور قربت کا سبب بنا دے کہ تو اس کے سبب اسے روز قیامت اپنے قریب کر لے۔''

صحیح: صحیح بخاری: ۶۳۶۱، صحیح مسلم: ۲۶۰۱۔

نوٹ: یہ دعا نبی ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔

مسلمان دوسرے مسلمان کی تعریف میں کیا کہے؟

579۔ حضرت عبد الرحمن بن ابو بکرہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے دوسرے شخص کی تعریف کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: افسوس! تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ ڈالی، تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ ڈالی، کئی مرتبہ (آپ ﷺ نے اسی طرح فرمایا)۔ پھر فرمایا: کسی کے لئے اپنے بھائی کی تعریف کرنی ضروری ہو جائے تو یوں کہے کہ میں فلاں شخص کو ایسا سمجھتا ہوں جب کہ اللہ خوب جانتا ہے۔ وَلَا أُزَكِّيْ عَلَى اللهِ أَحَداً ''میں اللہ کے سامنے کسی کو بے عیب نہیں کہہ سکتا۔'' میں سمجھتا ہوں وہ ایسا ایسا ہے اگر اس کا حال جانتا ہو۔

صحیح: صحیح بخاری: ۲۶۶۲، صحیح مسلم: ۳۰۰۰

مسلمان اپنی تعریف سنے تو کیا کہے؟

580۔ حضرت عدی بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی شخص (جس کی کوئی اس کے سامنے تعریف کرتا تو وہ اس کے جواب میں) اپنی صفائی پیش کرتا تھا تو یوں کہتا تھا: أَللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَاغْفِرْلِيْ مَا لَا يَعْلَمُوْنَ (وَاجْعَلْنِيْ خَيْرًا مِّمَّا يَظُنُّوْنَ۔)① ”اے اللہ! لوگ جو کہتے ہیں، اس کا مجھ سے مواخذہ نہ کرنا، اور جو لوگ نہیں جانتے ہیں اس کے لیے مجھے مغفرت عطا کرنا، (اور مجھے اس سے زیادہ بہتر بنا دے جو یہ گمان رکھتے ہیں)①۔

حسن: مصنف ابن ابی شیبہ: 35703، الادب المفرد ۷۳۰۔ عدی بن ارطاۃ صدوق راوی ہیں، امام نسائی نے اور ابن ابی حاتم نے انھیں حسن الحدیث قرار دیا ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح الادب المفرد: 761)

ضعیف①: شعب الایمان: ۴۶۴۸، بعض السلف مجہول راوی ہے۔

مسلمان بھائی کو ہنستا ہوا دیکھے تو کیا کہے

581۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس رہے تھے، تو انہوں نے کہا: أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ ”اللہ تعالیٰ آپ کو (ایسے ہی) ہنساتا رہے۔“ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

صحیح: صحیح بخاری: ۶۰۸۵، صحیح مسلم: ۲۳۹۶، سنن ابو داؤد: ۵۲۳۴

تعجب کے وقت

582۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری ملاقات کسی راستے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی اس وقت میں حالت جنابت میں تھا اور میں پیچھے رہ کر لوٹ گیا اور غسل کر کے

واپس آیا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہاں چلے گئے تھے؟ میں نے جواب دیا کہ میں حالت جنابت میں تھا اس لئے میں نے بغیر غسل بیٹھنا برا جانا، آپ ﷺ نے فرمایا: سُبْحَانَ اللہ! مومن ہرگز نجس نہیں ہو سکتا۔

صحیح: صحیح بخاری: ۲۸۵، صحیح مسلم: ۳۷۱

583۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مشہور ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے تو پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کھڑے کھڑے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں (یہ افواہ غلط ہے) تب میں نے (تعجب سے) کہا: اللّٰہُ أَکْبَرُ۔

صحیح: صحیح بخاری: ۸۹

خوشخبری ملنے پر سجدۂ شکر

584۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس کسی ایسی بات (کی خبر) آتی جس سے آپ ﷺ کو خوشی ہوتی تو اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ میں گر جاتے۔

ضعیف: سنن ابو داود: 2774، سنن ابن ماجہ: 1394۔

بکار بن عبد العزیز بن ابی بکرہ ضعیف راوی ہے۔

گھبراہٹ کے وقت کی دعا

585۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دن گھبرائے ہو نکلے اور آپ ﷺ کا چہرہ سرخ تھا اور فرمایا: لا إله إلا الله عرب کے لیے اس فتنے سے ہلاکت ہے جو آج قریب آچکا ہے، آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی ہے۔

اور آپ ﷺ نے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی سے حلقہ بنایا۔ (زینب) کہتی ہیں میں نے کہا کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے اور ہم میں نیک لوگ بھی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب برائی زیادہ ہو گی۔

صحیح: صحیح بخاری: ۳۳۴۶، صحیح مسلم: ۲۸۸۰

اسباب رزق و مدد

586۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ انہیں دوسرے بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم پر (اپنی مالداری اور بہادری کی وجہ سے) فضیلت حاصل ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم لوگ صرف اپنے کمزور اور معذور لوگوں کی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالی کی طرف سے مدد پہنچائے جاتے ہو اور ان ہی کی دعاؤں سے رزق دیئے جاتے ہو۔

صحیح: صحیح بخاری: ۲۸۹۶

نیک ساتھی کے لئے دعا

587۔ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ شام میں تشریف لے گئے اور مسجد میں جا کر یہ دعا کی: أَللّٰھُمَّ یَسِّرْلِیْ جَلِیْساً صَا لِحاً "اے اللہ مجھے نیک مصاحب و ساتھی عطا فرما۔" چنانچہ آپ کو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی صحبت نصیب ہوئی۔

صحیح: صحیح بخاری: ۳۷۴۳، مسند ابو عوانہ: ۳۹۶۲، صحیح ابن حبان: ۲۳۳۱

صدقہ لانے والے کے لئے دعا

588۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میرے والد آپ ﷺ کے پاس صدقہ لے کر آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: أَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی آلِ أَبِيْ أَوْفَی

"اے اللہ! ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی اولاد پر مہربانی فرما۔"

صحیح: صحیح بخاری: ۱۴۹۷، صحیح مسلم: ۱۰۷۸، صحیح ابن حبان: ۳۲۷۴

جنت کا سوال:

589۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کے سو درجات ہیں جنہیں اللہ تعالی نے مجاہدین کے لیے تیار کیا ہے، ہر درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان ہے، اور سب سے اعلیٰ درجہ فردوس ہے، اسی سے نہریں پھوٹتی ہیں۔ جب بھی تم اللہ سے سوال کرو تو (جنت) الفردوس کا سوال کرو۔

صحیح: صحیح بخاری: ۲۷۹۰، صحیح ابن حبان: ۴۶۱۱، سنن ابن ماجہ: ۴۳۳۱

نیک کام میں غلطی کرنے والے کے لیے

590۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے (نماز میں شامل ہونے کے لیے) صف میں ملے بغیر ہی رکوع کر لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: زَادَكَ اللهُ حِرْصًا، "اللہ تمہاری حرص میں اضافہ کرے" دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

صحیح: صحیح بخاری: ۷۸۳، سنن ابو داؤد: ۶۸۴

سرکش شیطانوں کی خفیہ تدابیر کا توڑ

591۔ حضرت ابو التیاح رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبد الرحمن بن خنبش رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کیا کیا تھا جس رات شیاطین نے مکر کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ شیاطین وادیوں سے نکل نکل کر اور پہاڑوں سے اتر اتر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پہنچے ان میں سے ایک ایسا شیطان تھا جس کے ہاتھ میں آگ کا شعلہ تھا، وہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلانے کا ارادہ رکھتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے خوف زدہ

ہو کر پیچھے ہٹنے لگے، جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا کہ اے محمد ﷺ! کہیے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا کہوں؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ کہیے: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلاَ فَاجِرٌمِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ مِنَ الْأَرْضِ وَ مِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ، وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلاَّ طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَارَحْمٰنُ " میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ پکڑتا ہوں جن سے کوئی نیک اور کوئی بد آگے نہیں گزر سکتا ہر اس چیز کے شر سے جسے اس نے گھڑا اور پیدا کیا اور پھیلایا اور ہر اس چیز کے شر سے جو اس زمین میں پھیلائی اور اس کے شر سے جو اس سے نکلتی ہے اور رات اور دن کے فتنوں سے اور رات کو آنے والے کے شر سے سوائے اس رات کو آنے والے کے جو خیر کے ساتھ آئے، اے نہایت رحم کرنے والے!" راوی کہتے ہیں کہ شیطان کی آگ بجھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دے دی۔

حسن: مسند احمد: 3/419، مسند ابو یعلی: 6844، مصنف ابن ابی شیبہ: 23601 جعفر بن سلیمان الضبعی صدوق راوی ہے، عبد الرحمن بن خنش رضی اللہ عنہ راجح قول میں صحابی ہیں۔ اصابہ میں حافظ ابن حجر نے انھیں بالجزم صحابی قرار دیا ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ: 840)

جمعة المبارک کے دن

توبہ واستغفار

592۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن نماز فجر سے پہلے یہ دعا تین بار پڑھے: أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لاَ اِلٰهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ اِلَيْهِ، اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

ضعیف جداً: عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۸۲۔ عبدالعزیز بن عبدالرحمن بالسی متروک اور خصیف ابو عون ضعیف راوی ہے۔

معوذات

593۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز جمعہ کے بعد ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ سات بار پڑھیں اللہ عزوجل اس کو آئندہ جمعہ تک تکلیف سے محفوظ رکھتا ہے۔

ضعیف: عمل الیوم والیلۃ ابن السنی: ۳۷۷۔ خلیل بن مرہ ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 4129)

سورۃ کہف

594۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے

دن سورہ کہف کی تلاوت کی اس کا دو جمعوں کا درمیان روشن ہو جائے گا۔

حسن: مستدرک حاکم: ۲/۳۶۸، سنن بیہقی ۳: /۲۴۹۔ نعیم بن حماد خزاعی صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (ارواء الغلیل: 626)

درود

595۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے دنوں میں سے افضل دن جمعہ کا دن ہے۔ اس میں آدم پیدا کیے گئے، اس میں صور پھونکا جاتا ہے اور اس میں بے ہوشی طاری ہو گی، سو اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو، کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس پر ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر درود پیش کیا جائے گا جب کہ آپ خاک ہو چکے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مٹی پر حرام کیا ہے کہ انبیاء کے جسموں کو کھائے۔

ضعیف: سنن ابو داود: 1047، سنن ابن ماجہ: 1085۔ عبد الرحمان بن یزید بن تمیم ضعیف راوی ہے۔

قبولیت دعا کی ساعت

596۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے ذکر میں ایک دفعہ فرمایا: اس دن ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے جس میں اگر کوئی مسلمان بندہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز ضرور دیتا ہے۔ ہاتھ کے اشارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ وہ ساعت بہت تھوڑی سی ہے۔

صحیح: صحیح بخاری: ۹۳۵، صحیح مسلم: ۸۵۲، سنن ابن ماجہ: ۱۱۳۷۔

نفاق، ریا، جھوٹ اور خیانت سے بچنے کی دعا

597۔ حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: أَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ، وَ عَمَلِيْ مِنَ الرِّيَاءِ، وَ لِسَانِيْ مِنَ الْكَذِبْ، وَ عَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ، وَ مَاتُخْفِي الصُّدُوْرِ "اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے، عمل کو ریا سے، زبان کو جھوٹ سے اور آنکھ کو خیانت سے پاک کر دے، کیونکہ تو آنکھوں کی خیانت اور سینوں کے اندر چھپی باتوں کو خوب جانتا ہے۔"

ضعیف: الدعوات الکبیر للبیہقی: ۲۲۷، تاریخ بغداد: ۲۷۵۹، معرفۃ الصحابہ لابی نعیم: ۷۳۹۶، فرج بن فضالہ اور عبد الرحمن بن زیاد نعم افریقی ضعیف اور ام معبد کا غلام مجہول راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع: 1209)

بڑھاپے میں فراخی رزق کی دعا

598۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ اجْعَل أَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّي وَانْقِطَاعِ عُمُرِي "اے اللہ! میری

عمر کے اختتام پر اور بڑھاپے میں میرے لیے اپنا رزق وسیع تر کردے۔"

ضعیف جداً: مستدرک حاکم: ۱/ ۵۴۲، کتاب الدعاء للطبرانی: ۱۰۴۹، الدعوات الکبیر: ۲۳۹۔ عیسی بن میمون متروک راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف جدا کہا ہے (الضعیفہ: 1385)

اخلاق سنوارنے کی دعا

599۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات کہا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي " اے اللہ! جس طرح تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے اسی طرح میرا اخلاق بھی اچھا بنادے۔"

صحیح: مسند ابو یعلی: ۵۰۷۵، مسند احمد: ۱ /۴۰۳ عوسجہ بن رماح کو یحیی بن معین نے الجرح والتعدیل میں ثقہ قرار دیا ہے۔

ہر قسم کے گناہ کی بخشش اور ہدایت طلبی کی دعا:

600۔ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ اور ایک قریشی عورت بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات کہتے سنا: أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي [ذَنْبِي] وَ خَطَايَايَ وَعَمَدِيْ "اے اللہ! میرے گناہ اور خطائیں اور قصدا گناہ معاف کردے" اور دوسرے راوی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کلمات سنے: أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَهْدِيكَ لِأَرْشَدَ أُمُورِي وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي "اے اللہ! میں اپنے معاملات میں عمدہ ترین معاملات کی طرف راہنمائی کا مطالبہ کرتا ہوں اور اپنے نفس کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں"

صحیح: صحیح ابن حبان: 901

بخشش کے کلمات

601۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں، جنہیں تم کہو تو اللہ تعالی تمہیں بخش دیں، اگرچہ تم بخشے ہوئے ہو: لَا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ،لَا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، لَا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، أَلْحَمْدُ لله رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔ ”اللہ بلند و بزرگ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اللہ حلیم و کریم کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، پاک ہے اللہ سات آسمانوں کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب ہے۔ سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔“

ضعیف: جامع ترمذی:۳۵۰۴۔

حارث بن عبد اللہ اعور ضعیف اور ابو اسحاق کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع:2170)

عظیم تعریفی کلمات

602۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ کلمات کہے: اَلْحَمْدُ للهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ ،أَلْحَمْدُ للهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ، أَلْحَمْدُ للهِ عَدَدَ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ ،أَلْحَمْدُ للهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ ، وَأَلْحَمْدُ للهِ عَلَى مَا أَحْصَى كِتَابُهُ، وَأَلحمدُ للهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَالحَمْدُ للهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ ”سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اس کی مخلوق کی گنتی کے برابر شمار، سب تعریف اللہ کے لیے ہے اس کے برابر، جو اس نے پیدا کیا، سب تعریف اللہ کے لیے ہے

آسمانوں وزمین میں جو کچھ ہے ان کے برابر، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو اس کی کتاب نے شمار کیا اس کے مطابق، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اس کی کتاب کے شمار کرنے کے حساب سے، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ہر چیز کے شمار پر، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ہر چیز کے مطابق۔" تو اسے عظیم جان۔

صحیح: مسند أحمد: ٥/ ٢٤٩، سالم بن ابی الجعد تدلیس سے بری اور ابو حاتم رازی نے ان کے ابو امامہ سے سماع کو درست قرار دیا ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح الجامع:2616)

حصول فضل ورحمت کی دعا

603۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات کہا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ فَإِنَّهُ لَا يَمْلِکُهَا إِلَّا أَنْتَ "اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل اور رحمت کا سوال کرتا ہوں بے شک اس کا تو ہی مالک ہے۔"

صحیح: طبرانی کبیر: ١٠٣٧٩۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ:1543)

جسم اور اعضا کی سلامتی اور خود سپردگی کی دعا

604۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: أَللّٰهُمَّ أَمْتِعْنِي بِسَمْعِي وَ بَصَرِي حَتّٰى تَجْعَلَهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي، وَ عَافِنِي فِي دِيْنِي وَ فِي جَسَدِي وَانْصُرْنِي مِمَّنْ ظَلَمَنِي حَتّٰى تُرِيَنِي فِيهِ ثَأْرِي، أَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْکَ وَ فَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْکَ وَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْکَ وَ

خَلَّيْتُ وَجْهِيْ إِلَيْکَ ،لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجیٰ مِنْکَ إِلَّا إِلَیکَ، آمَنْتُ بِرَسُولِکَ الَّذِی أَرْسَلْتَ وَ بِکِتَابِکَ الَّذِی أَنْزَلْتَ- "اے اللہ! میرے کان اور میری آنکھیں میرے لیے مفید بنا اور انہیں میرا وارث بنا، میرے دین میں مجھے عافیت دے، جو مجھ پر ظلم کرے اس کے خلاف میری مدد کرے اور اس میں میرا انتقام مجھے دکھا۔ اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی اور اپنا معاملہ تجھے تفویض کیا، میں نے اپنے چہرے کا رخ تیری طرف کیا اور میں نے تجھ پر اعتماد کیا تیرے ثواب کے شوق اور تیرے عذاب کے ڈر سے۔ تجھ سے نہ پناہ کی کوجگہ ہے اور نہ نجات کی سوائے تیری ذات کے۔ میں تیرے بھیجے ہوئے رسول ﷺ پر اور تیری نازل کردہ کتاب پر ایمان لایا۔"

ضعیف: طبرانی صغیر: ۱۰۷۰، مستدرک حاکم: ۱/ ۷۰۹، الاحادیث المختارۃ: ۶۷۹۔ علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سماع ثابت نہیں۔

پختہ ایمان کے حصول کی دعا

605۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعائیہ کلمات کہا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ إِیمَانًا یُبَاشِرُ قَلْبِي حَتَّی أَعْلَمَ أَلَّا یُصِیْبَنِیْ إِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرِضًا مِنَ الْمَعِیْشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ "اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں، جو میرے دل میں پیوست ہو حتی کہ میں یہ یقین کرلوں کہ مجھے وہی مصیبت پہنچے گی، جو تو نے میرے مقدر میں لکھی ہے اور جو میری قسمت میں معیشت لکھی ہے، اس سے راضی ہونے کا سوال کرتا ہوں۔"

ضعیف جداً: مسند بزار: ۵۳۸۷، سعید بن سنان حنفی متروک راوی ہے

شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 7049)

اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا

606۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات کہتے سنا:
أَللَّهُمَّ إِنِّى أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الأَحَبِّ إِلَيْكَ الَّذِى إِذَا دُعِيتَ بِهِ أَجَبْتَ ،وَإِذَا سُئِلْتَ بِهِ أَعْطَيْتَ، وَإِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِهِ رَحِمْتَ ،وَإِذَا اسْتُفْرِجْتَ بِهِ فَرَّجْتَ "اے اللہ! میں تیرے انتہائی پاک، مبارک اور تیرے محبوب نام کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں، جس کے وسیلہ سے جب تجھ سے دعا کی جائے تو قبول کرتا ہے، جس کے سبب جب سوال کیا جائے تو تو نوازتا ہے، جب تجھ سے رحم کی اپیل کی جائے تو تو رحم کرتا ہے اور جب تجھ سے کشادگی طلب کی جائے تو تو کشادگی دیتا ہے۔"

ضعیف: سنن ابن ماجہ: ۳۸۵۹ ، ابو شیبہ مجہول راوی ہے

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع: 1193)

حصول رضائے الٰہی کی دعا

607۔ حضرت ہیثم بن مالک طائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات کہا کرتے تھے: اللهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ الْأَشْيَاءِ إِلَيَّ وَاجْعَلْ خَوْفَكَ أَخْوَفَ الْأَشْيَاءِ إِلَيَّ وَاقْطَعْ عَنِّي حَاجَاتِ الدُّنْيَا بِالشَّوْقِ إِلَى لِقَائِكَ وَإِذَا أَقْرَرْتَ أَعْيُنَ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ دُنْيَاهُمْ فَأَقِرَّ عَيْنِي مِنْ عِبَادَتِكَ۔ "اے اللہ! اپنی محبت کو میرے لیے محبوب ترین بنا دے اور اپنے خوف کو تمام چیزوں کے خوف سے زیادہ کر دے اور اپنی ملاقات کے شوق کے سبب مجھ سے دنیا کی حاجات ختم کر دے۔ نیز جب دنیاداروں کی نظریں ان کی دنیا سے ٹھنڈی

کرے تو میرے آنکھیں اپنی عبادت سے ٹھنڈی کرنا۔“

مرسل: حلیۃ الاولیا لابی نعیم :، ابو بکر بن ابو مریم مختلط راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ:2903)

اعضائے جسم تابع شریعت بنانے کی دعا

608۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ إِنَّ قُلُوبَنَا وَ جَوَارِحَنَا بِيَدِكَ لَمْ تُمَلِّكْنَا مِنْهَا شَيْئًا فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ بِهَا فَكُنْ أَنْتَ وَلِيَّهَا ”اے اللہ! بلاشبہ ہمارے دل اور اعضاء تیرے ہاتھ میں ہیں، تو نے ان میں سے کسی چیز کا ہمیں مالک نہیں بنایا۔ چنانچہ جب تو ان سے یہ (اعمال) کروائے تو ان کا نگران بن جا۔“

ضعیف جداً: حلیۃ الاولیا لابی نعیم: ۸/ ۳۶۷، تاریخ بغداد: ۱۳/ ۱۹۹۔ احمد بن حسن بن علی مقری منکر الحدیث، معروف کرخی مجہول اور سفیان ثوری اور ابو زبیر مکی کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف جداً کہا ہے (الضعیفہ:2909)

موت وحیات کی بہتری کی دعا

609۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِيشَةً نَقِيَّةً، وَمِيتَةً سَوِيَّةً، وَمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزٍ، وَلَا فَاضِحٍ۔ ”اے اللہ! میں تجھ سے شاندار زندگی، اچھی موت اور آخرت کی طرف ایسی واپسی کا سوال کرتا ہوں، جو ذلیل و رسوا کرنے والی نہ ہو۔“

ضعیف: مستدرک حاکم: ۱/ ۵۴۱، مسند الشہاب: ۱۴۹۹۔ شریک بن عبد اللہ القاضی

اور اعمش کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفۃ:2915)

بھلائیوں کے حصول کی جامع دعا

610۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے تھے:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ خَيرَ المَسْأَلَةِ وَخَيرَ الدُّعَاءِ وَخَيرَ النَجَاحِ، وَ خَيرَ الثَوَابِ، وَثَبِّتْنِي وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِي، وَحَقِّقْ إِيْمَانِي، وَارْفَعْ دَرَجَتِي، وَتَقَبَّلْ صَلَاتِي، وَاغْفِر خَطِيئَاتِي، وَ أَسْئَلُكَ الدَرَجَاتِ العُلَى مِنَ الجَنَّةِ، أَللّٰهُمَّ أَسْئَلُكَ فَوَاتِحَ الخَيرِ وَخَوَاتِمَهُ،وَجَوَامِعَهُ، وَأَوَّلَهُ وَ آخِرَهُ، وَظَاهِرَهُ وَ بَاطِنَهُ وَالدَّرَجَاتِ العُلَى مِنَ الجَنَّةِ، أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ أَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِي وَ تَضَعَ وِزْرِي وَ تُطَهِّرَ قَلْبِيْ، وَ تُحْصِنَ فَرْجِيْ، وَ تَغْفِرَلِيْ ذَنْبِيْ، وَأَسْئَلُكَ الدَرَجَاتِ العُلَى مِنَ الجَنَّةِ، أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُبَارِكَ فِي سَمْعِي، وَ فِي بَصَرِي، وَ فِي رُوْحِي، وَ فِي خَلْقِي، وَ فِي خُلُقِيْ، وَ فِي أَهْلِي، وَ فِي مَحْيَايَ، وَ فِي عَمَلِي، وَ تَقَبَّلْ حَسَنَاتِي وَ أَسْئَلُكَ الدَرَجَاتِ العُلَى مِنَ الجَنَّةِ "اے اللہ! میں تجھ سے بہتر سوال، بہتر دعا، بہتر کامیابی اور عمدہ ثواب کا مطالبہ کرتا ہوں۔ مجھ ثابت قدم رکھ اور میرے اعمال کے وزن بڑھادے۔ میر ا ایمان مضبوط کر، میرے درجات بلند کر، میری نماز قبول کر اور میری خطائیں معاف فرمااور میں تجھ سے جنت میں اعلیٰ درجات کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے خیر کی شروعات اور خیر کی انتہا کا، جوامع خیر اور اول وآخر خیر اور ظاہر وباطن کی درخواست کرتا ہوں اور جنت میں اعلیٰ درجات کا سوال کرتا

ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس چیز کا سوال کرتا ہوں کہ تو میرا ذکر بلند کرے، میرے گناہ محو کر دے، میرا دل پاک کر دے، میری شرمگاہ محفوظ بنا دے اور میرے گناہ معاف کر دے اور میں تجھ سے بلند ترین درجات طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ تو میرے کان، میری آنکھ، میری روح، میری پیدائش، میری عادات، میری زندگی اور میرے عمل کو مبارک بنا دے، میر نیکیاں قبول کر اور میں تجھ سے جنت کے اعلیٰ درجات کو سوال کرتا ہوں۔“

حسن: مستدرک حاکم: ۱/ ۷۰۲، طبرانی: ۷۱۷، طبرانی اوسط: ۶۲۱۸۔ عبد العزیز بن ابی حازم اور سہیل بن ابی صالح صدوق راوی ہیں۔

رحمت و مغفرت کے حصول اور شر اور جہنم سے بچاؤ کا وظیفہ

611۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ یہ کلمات رسول اللہ ﷺ کی دعا میں شامل تھے: أَللَّهُمَّ إِنِّی أَسْئَلُکَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالغَنِیمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ شَرٍّ وَالفَوزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ بِعَونِکَ مِنَ النَّارِ ”اے اللہ! میں تیری رحمت کو واجب کرنے والی چیزوں کا، تیری پختہ مغفرت کا، ہر نیکی سے شرف یاب ہونے کا، ہر برائی سے سلامتی کا، جنت کے ساتھ کامیابی اور تیری مدد سے جہنم سے نجات کا سوال کرتا ہوں۔“

ضعیف: مستدرک حاکم: ۱/ ۷۰۶،

احمد بن مجدہ قرشی مجہول اور خلف بن خلیفہ مختلط راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف جدا کہا ہے (الضعیفہ: 2908)

رضا طلبی کی دعا

612۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعائیہ کلمات کہا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ إِنَّکَ سَأَلْتَنَا مِنْ أَنْفُسِنَا مَا لَا نَمْلِكُهُ إِلَّا بِكَ، أَللّٰهُمَّ فَأَعْطِنَا مِنْهَا مَا يُرْضِيكَ عَنَّا "اے اللہ! بلاشبہ تو نے ہماری جانوں سے اس چیز کا سوال کیا ہے، تیری توفیق کے بغیر ہم جس کے مالک نہیں بن سکتے، سو ہمیں اس میں سے وہ عطا کر جو تجھے ہم سے راضی کر دے۔"

ضعیف جداً: اخبار اصبہان: ۲۰۵۳/۷، فوائد تمام للرازی: ۱۳۶۵،

دلہاث بن جبیر متروک راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف جداً کہا ہے (الضعیفہ: 1724)

نیکی اور بدی کی پہچان کے حصول کی دعا

613۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ إِذَا أَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا، وَ إِذَا أَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوْا "اے اللہ! مجھے ان لوگوں سے کر دے، جو جب نیکی کریں تو خوش ہوں اور جب برائی کریں تو ذکر کریں۔"

ضعیف: مسند احمد: ۱۴۵/۶، مسند اسحاق بن راہویہ: ۱۳۳۶، سنن ابن ماجہ: ۳۸۲۰، مسند طیالسی: ۱۵۳۳۔ علی بن زید بن جدعان ضعیف راوی ہے۔

شعب الایمان: ۶۹۹۶، ابو نصر بن قتادہ غیر معروف ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع: 1168)

رسول ﷺ کے مطیع اور غیر مطیع کا انجام

614۔ حضرت عمرو بن غیلان ثقفی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمات کہے: أَللّٰهُمَّ مَنْ آمَنَ بِيْ وَصَدَّقَنِيْ وَعَلِمَ أَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ ، فَأَقْلِلْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَحَبِّبْ إِلَيْهِ لِقَاءَكَ وَعَجِّلْ لَهُ الْقَضَاءَ، وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِيْ وَلَمْ يُصَدِّقْنِي وَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَأَطِلْ عُمْرَهُ "اے اللہ! جو شخص مجھ پر ایمان لائے، میری تصدیق کرے اور اس بات کو جانے کہ جو میں (دین) لایا ہوں وہ تیری طرف سے حق ہے تو اس کا مال اور اولاد کم کر دے، اسے اپنی ملاقات محبوب بنا اور اس کی موت جلدی کر دے اور وہ شخص جو مجھ پر ایمان نہ لائے، میری تصدیق نہ کرے اور اس بات پر یقین نہ رکھے کہ جو میں لایا ہوں وہ تیری طرف سے حق ہے تو اس کے مال اور اولاد میں اضافہ کر اور اس کی عمر لمبی کر دے۔"

مرسل: سنن ابن ماجہ: ۴۱۳۳، المخزون فی علوم الحدیث لابی الفتح الازدی: ۷۔۴۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع: 1215)

توحید و رسالت کے اقراری کے لیے دعا

615۔ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: أَللّٰهُمَّ مَنْ آمَنَ بِکَ وَ شَهِدَ أَنِّی رَسُولُکَ فَأَحْبِبْ إِلَيْهِ لِقَاءَکَ وَ سَهِّلْ إِلَيْهِ قَضَاءَکَ ،وَأَقْلِلْ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِکَ وَ لَمْ يَشْهَدْ أَنِّی رَسُولُکَ فَلَا تُحْبِبْ إِلَيْهِ لِقَاءَکَ وَ لَا تُسَهِّلْ عَلَيْهِ قَضَاءَکَ، وَ كَثِّرْ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا "اے اللہ! جو شخص تجھ پر ایمان لائے اور اس

بات کی گواہی دے کہ میں تیرا رسول ﷺ ہوں تو اسے اپنی ملاقات محبوب بنا دے، اس کے لے اپنا فیصلہ آسان کر دے اور اس کے لیے دنیا کم کر دے اور جو شخص تجھ پر ایمان نہ لائے، اس بات کو گواہی نہ دے کہ میں تیرا رسول ﷺ ہوں تو اسے اپنی ملاقات محبوب نہ بنا، اس کے لیے اپنا فیصلہ آسان نہ کرے اور اس کے لیے دنیا میں اضافہ کر دے۔"

صحیح: صحیح ابن حبان:۲۴۷۵، الزہد لاحمد:۲۱۱، مجموع اجزاء حدیثیۃ:۱۴۰۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحۃ:1338)

نوٹ: یہ دعا نبی ﷺ کے لیے خاص ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت کا بیان

616۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنَّكَ لَسْتَ بِإِلَهٍ اسْتَحْدَثْنَاهُ، وَلَا بِرَبٍّ ابْتَدَعْنَاهُ، وَلَا كَانَ لَنَا قَبْلَكَ مِنْ إِلَهٍ نَلْجَأُ إِلَيْهِ وَنَذَرُكَ، وَلَا أَعَانَكَ عَلَى خَلْقِنَا أَحَدٌ فَنُشْرِكَهُ فِيكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ "اے اللہ! تو ایسا معبود نہیں جسے ہم نے نیا پایا ہے، نہ تو ایسا رب ہے جسے ہم نے ایجاد کیا ہے، تجھ سے قبل ہمارا کوئی ایسا معبود نہ تھا جس کی طرف ہم پناہ پکڑتے ہوں اور ہماری تخلیق پر کسی نے تیری مدد کی ہے کہ ہم اسے تیری ذات میں شریک کریں۔ تو بہت بابرکت اور بہت بلند ہے۔"

ضعیف جداً: کتاب الدعاء للطبرانی:۱۴۵۰، الفردوس بماثور الخطاب: ۱۷۹۷، مستدرک حاکم:۳/۴۰۱۔ عمر بن حصین متروک اور عبد الرحمن بن مغیث مجہول راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے موضوع کہا ہے (الضعیفۃ:1153)

شاکر و صابر بننے کی دعا

617۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ کلمات کہا کرتے تھے:

أَللَّهُمَّ اجْعَلْنِيْ شَكُوْرًا، وَاجْعَلْنِيْ صَبُوْرًا، وَاجْعَلْنِي فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْرًا وَ فِيْ أَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا "اے اللہ! مجھے بہت زیادہ شکر گزار اور نہایت صابر بنا اور مجھے میری آنکھ میں چھوٹا اور لوگوں کی نظروں میں بڑا کر دے۔"

ضعیف: مسند بزار: ۴۴۳۹۔ عقبہ بن عبد اللہ الاصم ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 911)

اصلاح نفس اور خیر کے تسلسل کی دعا

618۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ کلمات رسول اللہ ﷺ کی دعا میں شامل تھے: أَللَّهُمَّ لَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرَفَةَ عَيْنٍ وَلَا تَنْزِعْ مِنِّي صَالِحَ مَا أَعْطَيْتَنِي "اے اللہ! پلک جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کر اور جو تو نے مجھے عطا کیا ہے اس سے عمدہ چیز مجھ سے نہ چھیننا۔"

ضعیف جداً: مسند بزار: ۳۱۹۰، ابراہیم بن یزید الخوزی متروک راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: ۷۰۵۲)

حصول محبت الٰہی کی دعا

619۔ حضرت عبد اللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس دعا کا اہتمام کیا کرتے تھے: أَللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ، وَحُبَّ مَا يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ، اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ، وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مَا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيمَا تُحِبُّ۔ "اے اللہ! مجھے اپنی محبت

اور اس چیز کی محبت کی توفیق دے، جس کی محبت تیرے نزدیک میرے لیے نفع مند ہے۔ اے اللہ! میری محبوب چیزوں میں سے جو تو نے مجھے عطا کیا ہے، اسے میرے لیے ان چیزوں میں قوت کا ذریعہ بنا، جنہیں تو پسند کرتا ہے اور میری وہ محبوب چیزیں جو تو نے مجھ سے زائل کی ہیں، انہیں میرے لیے ان چیزوں میں شامل کر لے جن سے تو محبت کرتا ہے۔"

ضعیف: جامع ترمذی: ۳۴۹۱، کتاب الدعاء للطبرانی: ۱۴۰۴۔

سفیان بن وکیع ضعیف ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع: 1172)

اصلاح احوال کی جامع دعا

620۔ حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ یہ کلمات کہا کرتے تھے: رَبَّنَا أَصْلِحْ بَيْنَنَا، وَ اهْدِنَا سَبِيلَ السَّلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ، وَاصْرِفْ عَنَّا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا، وَ قُلُوبِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَاتِنَا، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ، مُثْنِيْنَ بِهَا قَائِلِينَ بِهَا، وَأَتْمِمْهَا عَلَيْنَا۔ "اے ہمارے پروردگار! ہماری اصلاح فرما، ہمیں سلامتی کے راستے کی ہدایت دے، نور کے راستے میں حائل اندھیروں سے ہمیں نجات دے۔ ہم سے ظاہری اور باطنی فواحش کو دور کر دے، ہمارے کانوں اور آنکھوں میں اور ہمارے بیوی بچوں میں ہمارے لیے برکت دے اور ہماری توبہ قبول کر، بلاشبہ تو ہی بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا، انتہائی مہربان ہے۔ ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر گزار، تعریف کرنے والا

اور ان کا اعتراف کرنے والا بنا اور ہم پر اپنی نعمتیں تمام کر۔"

صحیح: الادب المفرد: ۶۳۰۔

عمر، اعمال اور آخرت کی بھلائی کی دعا

621۔ حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حنطب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ یہ کلمات کہا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ عُمْرِي أَخِيرَهُ، وَخَيْرَ عَمَلِي خَوَاتِمَهُ، وَخَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ أَلْقَاكَ. "اے اللہ! میری عمر کا آخر، میرے اختتامی اعمال اور میرے دنوں میں سے بہترین دن وہ بنا، جس دن میں تجھ سے ملاقات کروں۔"

اور عمر رضی اللہ عنہ یہ کلمات کہا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي بِحَبْلِكَ وَارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ وَاجْعَلْنِي أَحْفَظُ أَمْرَكَ. "اے اللہ! مجھے اپنی امان میں حفاظت دے، مجھے اپنے فضل سے نواز اور مجھے اپنے دین کا محافظ بنا۔"

مرسل: مصنف ابن ابی شیبۃ: 30124 ۔ مطلب بن عبد اللہ بن حنطب رحمۃ اللہ علیہ کی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت مرسل ہے (کتاب المراسیل لابی حاتم الرازی ص:210۔)

ظالم شخص سے عصمت کے تحفظ کی دعا

622۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ علیہا السلام کو ساتھ لے کر ہجرت کی تو ایک ایسی بستی میں پہنچے جس میں بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ یا ظالموں میں سے ایک ظالم رہتا تھا، اس ظالم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس یہ حکم بھیجا کہ سارہ علیہا السلام کو اس کے پاس بھیجیں، آپ علیہ السلام نے سارہ علیہا السلام کو بھیج دیا وہ ظالم ان کے پاس آیا تو وہ وضو کر کے نماز پڑھ رہی

تھیں انہوں نے دعا کی: أَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ اٰمَنْتُ بِكَ وَ بِرَسُوْلِكَ، فَلاَ تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ. "اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں تو مجھ پر کافر مسلط نہ کرنا" پھر ایسا ہوا کہ وہ کم بخت بادشاہ اچانک خراٹے لینے لگا اور گر کر پاؤں ہلانے لگا۔

صحیح: صحیح بخاری: ۶۹۵۰

حصول ہدایت اور نفس کے شر سے بچاؤ

623۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے والد کو دو کلمے سکھائے جن کے ساتھ وہ دعا مانگتے تھے: أَللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِيْ وَأَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ- "اے اللہ! تو مجھے رشد و ہدایت الہام کر اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا۔"

ضعیف: جامع ترمذی: ۳۴۸۳، الدیلمی: ۲۰۳۰، ۱۹۰۲، مسند بزار: ۳۰۲۴، طبرانی فی الصغیر: ۲/ ۱۳۲، معرفۃ الصحابہ لابی نعیم: ۲۰۰۸۔ حسن بصری کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع: 4098)

مسکینی طلبی کی دعا

624۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مسکینوں سے محبت رکھو، کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا میں یہ کہتے ہوئے سنا: أَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَأَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ "اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھ، مجھے مسکینی کی حالت میں موت دے اور مجھے مسکینوں کے زمرے میں اکٹھا فرمانا۔"

ضعیف: سنن ابن ماجہ: ۴۱۲۶، مسند عبد بن حمید: ۱۰۰۲۔ یزید بن سنان ضعیف اور

ابو المبارک مجہول راوی ہے، جامع ترمذی: ۲۳۵۲، سنن بیہقی: ۷/ ۱۲ حارث بن نعمان حارثی منکر الحدیث راوی ہے۔ مستدرک حاکم: ۴/ ۳۵۸ خالد بن یزید بن عبد الرحمن ضعیف اور یزید بن عبد الرحمن بن ابی مالک کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

نیز اس معنی کی تمام روایات ضعیف و نا قابل اعتبار ہیں۔

کانوں اور آنکھوں کی عافیت کی دعا

625۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے:

أَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي، وَبَصَرِيْ، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّيْ، وَانْصُرْنِيْ عَلَى مَنْ ظَلَمَنِيْ، وَأَرِنِيْ فِيْهِ ثَارِيْ، ''اے اللہ! مجھے میرے کانوں اور آنکھوں سے فائدہ دے اور انہیں میرا وارث بنا، جس نے مجھ پر ظلم کیا اس کے خلاف میری مدد کر اور اس میں مجھے میرا انتقام دکھا۔''

حسن: الادب المفرد: ۶۵۰۔

محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص لیثی صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن کہا ہے (الصحیحۃ: 3170)

برے زمانہ کے شر سے بچاؤ کی دعا

626۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی:

أَللّٰهُمَّ لَا يُدْرِكْنِي زَمَانٌ، أَوْ لَا تُدْرِكُوْا زَمَانًا لَا يُتْبَعُ فِيهِ الْعَلِيمُ، وَلَا يُسْتَحَى فِيهِ مِنَ الْحَلِيمِ، قُلُوبُهُمْ قُلُوْبُ الْأَعَاجِمِ، وَأَلْسِنَتُهُمْ أَلْسِنَةُ الْعَرَبِ۔ ''اے اللہ! مجھے ایسا زمانہ نہ پائے یا تم ایسا زمانہ نہ پاؤں جس میں عالم کی

پیروی نہ کی جاتی ہو اور بردبار سے خیانہ کی جاتی ہو۔ ان کے دل عجمیوں کے دلوں جیسے اور ان کی زبانیں عرب کی زبانوں جیسی ہیں۔"

ضعیف: مسند احمد: ۵/ ۳۴۰، ۴/ ۵۵۵، اخلاق حملة القرآن للآجری: ۶۰۔ جمیل بن عبدالرحمن اسلمی مجہول اور اس کی کسی صحابی سے ملاقات ثابت نہیں

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 1371)

دن رات کو پڑھا جانے والا ورد

627۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سلمان الخیر رضی اللہ عنہ کو وصیت کی اور فرمایا: میں تجھے کچھ کلمات عطیہ کرنا چاہتا ہوں کہ تو ان کلمات میں دلچسپی لے، ان کلمات کے ذریعے رحمن سے سوال کرے اور انہیں دن رات دعائیں شامل رکھے، تو یہ کلمات کہ: أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ صِحَّةً فِي إِيمَانٍ، وَإِيمَانًا فِي حُسْنِ خُلُقٍ، وَنَجَاحًا يَتْبَعُهُ فَلَاحٌ وَرَحْمَةً مِنْكَ، وَعَافِيَةً وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا۔ "اے اللہ! میں تجھ سے ایمان میں درستی، اچھے اخلاق کو تسلیم کرنے، اس کامیابی کے جس کے بعد اور کامیابی ہو، تیری رحمت، عافیت، بخشش اور خوشنودی کا سوال کرتا ہوں۔"

ضعیف: مسند احمد: ۲/ ۳۲۱، عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۲۱ مسند اسحاق بن راہویہ: ۳۲۷، مستدرک حاکم: ۱/ ۷۰۴۔ عبداللہ بن ولید بن قیس تجیبی ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 2911)

جسم اور نظر کی سلامتی کی دعا

628۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے:

أَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِي جَسَدِيْ، وَعَافِنِي فِيْ بَصَرِيْ، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ، لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، "اے اللہ! مجھے میرے بدن اور میری آنکھ میں عافیت دے اور انہیں میرا وارث بنا، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بہت بردبار نہایت باعزت ہے۔ اللہ پاک ہے، جو عرش عظیم کا رب ہے، سب تعریف اللہ کے لیے ہے، جو سارے جہانوں کو پالنے والا ہے۔"

ضعیف: جامع ترمذی: ۳۴۸۰، مصنف عبدالرزاق: ۱۹۶۴۰، مسند ابو یعلی: ۴۶۹۰، مستدرک حاکم: ۱/ ۳۵۸، حبیب بن ابی ثابت کی تدلیس ہے۔ نیز ان کا عروہ سے سماع ثابت نہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 2917)

علماء و محدثین کے لیے دعا

629۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات کہے: أَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِي الَّذِيْنَ يَأْتُونَ مِنْ بَعْدِي يَرْوُوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَ سُنَّتِيْ وَ يُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ "اے اللہ! میرے ان جانشینوں پر رحم کر، جو میرے بعد آئیں گے، میرے احادیث اور سنن روایت کریں گے اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیں گے۔"

موضوع: طبرانی اوسط: ۵۸۴۶، اخبار اصبہان: ۲۱۳، شرف اصحاب الحدیث للخطیب: ۵۲ ابو طاہر احمد بن عیسی بن عبد اللہ بن محمد ہاشمی کذاب راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے موضوع کہا ہے (ضعیف الجامع: 1171)

رونے والی آنکھوں کے حصول کی دعا

630۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی دعا میں یہ کلمات شامل تھے: أَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي عَيْنَيْنِ هَطَّالَتَيْنِ تَشْفِيَانِ الْقَلْبَ بِذُرُوْفِ الدُّمُوْعِ مِنْ خَشْيَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَكُوْنَ الدُّمُوْعُ دَمًا وَالْأَضْرَاسَ جَمْرًا۔ ”اے اللہ! مجھے بہت زیادہ رونے والی دو آنکھیں عطا کر، جو تیری خشیت سے آنسو بہا کر دل کو شفا دیں اس سے قبل کہ آنسو خون اور داڑھیں انگارے بن جائیں۔“

ضعیف: تاریخ دمشق: ۱۱/ ۱۲۰، حلیۃ الاولیا لابی نعیم: ۲/ ۱۹۶، **احمد بن ہاشم انطاکی** کمزور اور **ابو سلمہ ثابت بن سرح** مجہول راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 2905)

سونے چاندی سے قیمتی کلمات

631۔ حضرت شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے شداد رضی اللہ عنہ! جب تو دیکھے کہ لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں تو تم ان کلمات کے ساتھ خزانہ بنانا: أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ الثُّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَأَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ، إِنَّكَ أَنْتَ عَلاَّمُ الْغُيُوْبِ ”اے اللہ! میں تجھ سے تمام معاملات میں ثابت قدمی کا اور بھلائی پر جمے رہنے کا سوال کرتا ہوں، میں تجھ سے تیری نعمت کا شکر کرنے اور تیری اچھی عبادت کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جسے تو جانتا ہے، ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے تو جانتا ہے اور میں تجھ سے اس چیز کی بخشش طلب کرتا ہوں، جسے تو جانتا ہے، بے

شک تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے۔"

ضعیف: صحیح ابن حبان:۹۳۵، موارد الظمآن:۲۴۱۸، مستدرک حاکم: ۱۸۷۲، مسند احمد:۱۷۱۱۸، مصنف ابن ابی شیبہ:۲۹۳۴۹، الدیلمی:۸۵۰۰، موارد الظمآن: ۲۴۱۶، عن ابو اسحاق معجم الکبیر:1172، طبرانی فی الکبیر:۱۷۵، ۱۷۸۰، ۱۷۸۰، ۱۷۷۷، ۱۷۶۷

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع:1190)

اس روایت کی تمام اسناد ضعیف ہیں۔

اصلاح احوال کی دعا

632۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: أَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِيْ ،وَأَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيْ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ، وَّ اجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ- "اے اللہ! میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا نگہبان ہے، اور میری دنیا سنوار دے جس میں میری معیشت ہے، اور میری آخرت سنوار دے جس میں میری بازگشت ہے، اور میری زندگی کو ہر بہتری میں زیادتی کا سبب بنا دے اور میری موت کو ہر شر سے راحت کا سبب بنا دے۔"

صحیح: صحیح مسلم:۲۷۲۰

علم و حلم اور تقویٰ کے حصول کی دعا

633۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ أَغْنِنِيْ بِالعِلْمِ، وَزَيِّنِّي بِالْحِلْمِ، وَأَكْرِمِنِيْ بِالتَّقْوَى، وَجَمِّلْنِيْ بِالعَافِيَةِ۔ "اے اللہ! مجھے علم کے سبب غنی کر دے، مجھے حلم وبردباری سے آراستہ کر، مجھے تقویٰ سے عزت بخش اور عافیت کا حسن وجمال دے۔"

ضعیف: تاریخ قزوین: ۲/ ۳۲۴۔ **احمد بن ربیعہ بن علی قزوینی** اور **ابراہیم بن یزید** مجہول اور **سفیان بن عیینہ** اور **زہری** کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 3278)

حصول قناعت کی دعا

634۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ کلمات کہا کرتے تھے: اللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي، وَبَارِكْ لِي فِيهِ، وَاخْلُفْ عَلَى كُلِّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ۔ "اے اللہ! جو تو نے مجھے عطا کیا ہے، اس پر مجھے قانع کر دے، اس میں مجھے برکت دے اور ہر غیر موجود چیز کا مجھے بہتر بدل دے۔"

ضعیف: مستدرک حاکم: 1/ 150۔ **عطاء بن ابی السائب** مختلط راوی ہے اور **یحیی بن عمارہ** کوفی مجہول راوی ہے، مصنف ابن ابی شیبہ: 30249، اخبار مکۃ للفاکھی: 269، اس میں یہ کلمات **ابن عباس** رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے کہ وہ یہ کلمات رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان ادا کیا کرتے تھے، لیکن یہ اثر بھی کمزور ہے، اس میں بھی **عطاء بن ابی السائب** کا اختلاط ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 6042)

اچھے انجام کی دعا

635۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ قُدْرَتِكَ وَأَدْخِلْنِيْ فِيْ رَحْمَتِكَ وَاقْضِ أَجَلِيْ فِيْ طَاعَتِكَ وَاخْتِمْ لِيْ بِخَيْرِ عَمَلِيْ وَاجْعَلْ ثَوَابَهُ الْجَنَّةَ۔ "اے اللہ! اپنی قدرت میں مجھے عافیت دے، مجھے اپنی رحمت میں داخل کر، میری عمر اپنی اطاعت میں بسر کرا، میرے اچھے عمل سے میرا خاتمہ کرا اور اس کا ثواب جنت رکھ دے۔"

ضعیف جداً: تاریخ دمشق: ۷/۲/۶۴۔ **عبد اللہ بن احمد یحصبی** ضعیف اور **حکم بن عبد اللہ بن سعد ایلی** متروک راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف جداً کہا ہے (الضعیفہ: 7143)

نیکی کی توفیق، برائی سے اجتناب اور محبت مساکین کی دعا

636۔ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ارشاد فرمایا کہ مانگیے تو آپ ﷺ نے یوں عرض کی: أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ، وَ أَنْ تَغْفِرَلِيْ وَتَرْحَمَنِيْ، وَإِذَا أَرَدْتَّ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ، وَ أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِيْ إِلَى حُبِّكَ "اے اللہ! میں تجھ سے نیک کام انجام دینے، برائیاں ترک کرنے اور مساکین سے محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس بات کی درخواست کرتا ہوں کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کرے، نیز جب تو کسی قوم میں آزمائش کا ارادہ کرے تو مجھے آزمائے بغیر فوت کرنا، میں تجھ سے اس شخص کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے محبت کرے اور ایسے عمل سے محبت کا سوال کرتا ہو جو مجھے

تیری محبت کے قریب کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ کلمات حق ہیں سو انہیں سیکھو اور سکھاؤ۔"

صحیح: مسند احمد: ۵ / ۲۴۳

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

ایمان پر استقامت کے لیے دعا

637۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی آدم کے دل ایک ہی دل کی طرح رحمان کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ انہیں جیسے چاہتا ہے پھیرتا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: أَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ "اے دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنے اطاعت کی طرف پھیر دے۔"

صحیح: صحیح مسلم: ۲۶۵۴، صحیح ابن حبان: ۹۰۲

صبر، شکر اور عاجزی کی دعا

638۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک دعا سیکھی ہے، جس کو میں نہیں چھوڑوں گا: أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ أُعَظِّمُ شُكْرَكَ، وَأُكْثِرُ ذِكْرَكَ، وَ أَتَّبِعُ نَصِيْحَتَكَ، وَ أَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ "اے اللہ! مجھے ایسا بنا دے کہ تیرا بڑا شکر ادا کروں، کثرت سے تیرا ذکر کروں، تیری نصیحت کی اتباع کروں، اور تیری وصیت کو یاد رکھوں۔"

ضعیف: جامع ترمذی: ۳۶۰۴، الدیلمی: ۱۹۲۷، مسند احمد: ۲ / ۳۱۱، کتاب الدعا للطبرانی: ۴۰۲۔ فرج بن فضالہ ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع: 1166)

گمراہی سے بچنے کی دعا

639۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کہا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْ تُضِلَّنِيْ، أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَايَمُوْتُ، وَالْجِنُّ وَ الْإِنْسُ يَمُوْتُوْنَ "اے اللہ! میں تیرا ہی فرمانبردار ہوا، تجھ پر ایمان لایا، تجھ ہی پر بھروسہ کیا، تیری طرف ہی رجوع کیا، اور تیری مدد سے ہی (دشمنوں سے) لڑا۔ اے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں کہ کوئی تیرے سوا معبود نہیں، کہ تو مجھے گمراہ کرے، تو ایسا زندہ رہنے والا ہے جسے موت نہیں اور جن وانس فنا ہو جائیں گے۔"

صحیح: صحیح مسلم:۲۷۱۷

انجام خیر کے حصول اور شر سے بچاؤ کی دعا

640۔ حضرت بسر بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: أَللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِيْ الْأُمُوْرِ كُلِّهَا، وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَ عَذَابِ الْآخِرَةِ "اے اللہ! تمام معاملات میں ہمارا انجام اچھا کر اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا۔"

ضعیف: صحیح ابن حبان:۹۴۹، مستدرک حاکم:۶۵۰۸، مسند احمد:۱۷۶۴۶، موارد الظمآن:۲۴۲۵، معجم الکبیر موقوفاً:۱۱۹۸، الدیلمی:۱۹۷۶۔ ایوب بن میسرہ بن حلبس مجہول راوی ہے اور بسر بن ابی ارطاۃ کا صحابی ہونا مشکوک ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ:2907)

عافیت سب سے عظیم چیز

641۔ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ مجھے ایسی چیز بتائیے جس کا میں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے عافیت کا سوال کرو۔ میں کچھ دن ٹھہرا رہا پھر میں آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے جس کا میں اللہ سے سوال کروں؟ تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عباس رضی اللہ عنہ! اے رسول اللہ ﷺ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کر۔

ضعیف: جامع ترمذی: ۳۵۱۴، مسند احمد: ۱۷۸۸، محمد بن فضیل فی الدعاء: ۳۱، شرح اصول الاعتقاد: ۲۲۴۸، مسند حمیدی: ۴۶۱، الادب المفرد: ۷۴۸، احمد فی فضائل الصحابہ: ۱۷۷۵، صحیح ابن حبان: ۱۹۵۱ یزید بن ابی زیاد ضعیف راوی ہے۔

دنیا اور آخرت میں عافیت کی دعا

642۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول ﷺ! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے رب سے عافیت اور معافی کا سوال کر، (یعنی یوں کہو: رَبِّ اِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ) پھر وہ شخص دوسرے دن آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے اس کو ویسے ہی فرمایا: تیسرے دن وہ پھر آیا، آپ ﷺ نے اس کو اسی طرح فرمایا اور فرمایا کہ جب دنیا اور آخرت میں سلامتی ملی تو یقیناً تم کامیاب ہو۔

ضعیف: سنن ابن ماجہ: ۳۸۴۸، جامع ترمذی: ۳۵۱۲، طبرانی کبیر ۸ ۱۱۹۸، معرفہ

الصحابہ لابی نعیم: ۱۱۴۹، مستدرک حاکم: 3 / ۵۹۱ یزید بن ابی یزید مولی بسر بن ارطاۃ مجہول راوی ہے۔ مسند احمد: ۴/ ۱۸۱، ابن عساکر: ۸۸۹، صحیح ابن حبان: ۲۴۲۴۔ ایوب بن میسر بن حلبس مجہول اور مسلمہ بن وردان ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

صحت طلبی کی دعا

643۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں توحید کے بعد دنیا میں صحت جیسی کوئی چیز نہیں دی گئی ،لہذا اللہ سے تندرستی مانگا کرو۔

ضعیف: مسند بزار: ۲۴۔ عبد الملک بن حارث مجہول راوی ہے۔

متبع شریعت بننے کی دعا

644۔ حضرت حارث اعور رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں عشاء کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے کہا: اس وقت تم کیسے آئے؟ میں نے عرض کی: میں آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے پوچھا: واقعی تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟ میں نے کہا: جی، اللہ کی قسم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں، اس پر انہوں نے کہا: میں تمہیں وہ دعا نہ سکھاؤں جو دعا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائی تھی: میں نے عرض کی: ضرور سکھایئے ،انہوں نے کہا: یہ کلمات کہو: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ مَسَامِعَ قَلْبِي لِذِكْرِكَ، وَارْزُقْنِي طَاعَتَكَ وَطَاعَةَ رَسُولِكَ، وَعَمَلًا بِكِتَابِكَ ”اے اللہ! اپنے ذکر کے لیے میرے دل کی راہیں کھول دے اور مجھے اپنی اطاعت، اپنے رسول کی اطاعت اور اپنی کتاب پر عمل کرنے کی توفیق دے۔“

ضعیف: کتاب الدعا: ۱۴۵۱، الکنیٰ والاسماء للدولابی: ۱۴۹۳، طبرانی اوسط: ۵۳۴۱،

۱۲۸۶۔ حارث بن عبد اللہ اعور ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ:2906)

نیک اعمال کی توفیق اور حصول توکل کی دعا

645۔ حضرت اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ کلمات کہا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ التَّوْفِيقَ لِمَحَابِّكَ مِنَ الْأَعْمَالِ، وَصِدْقَ التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ، وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ "اے اللہ! میں تجھ سے تیرے محبوب اعمال کی توفیق کا، تجھ پر سچے توکل اور تیرے ساتھ حسن ظن کا سوال کرتا ہوں۔"

مرسل: قیام اللیل للمروزی ص:۱۳۶ ، ۱۳۷۔ محمد بن نضر حارثی مجہول اور اوزاعی تابعی رحمۃ اللہ علیہ نبی ﷺ سے بیان کر رہے ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ:2910)

گناہوں کی مغفرت کی جامع دعا

646۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔ أَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَإِسْرَافِيْ فِيْ أَمْرِيْ ، أَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَئِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي، أَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي ،أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

"اے اللہ! میری خطائیں، میری جہالت، میرا اپنے معاملے سے حد سے بڑھنا اور میرے وہ گناہ معاف کر دے، جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! میرے سنجیدہ، مذاق میں کیے، غلطی اور جان بوجھ کر کیے ہوئے گناہ معاف فرما اور یہ ہمہ قسم کے

اذکار المسلم

گناہوں کا میں سزاوار ہوں۔ اے اللہ! میرے وہ گناہ معاف کر دے جو میں نے پہلے کیے اور جو پیچھے کیے، جو خفیہ و علانیہ کیے اور وہ گناہ معاف کر دے، جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر پورا قادر ہے۔“

صحیح: صحیح بخاری:6398، صحیح مسلم:2719۔

حصول محبت الٰہی کی دعا

647۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: داود علیہ السلام کی دعاؤں میں سے یہ دعا ہے: أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ، وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ، أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَ أَهْلِيْ ، وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ - ”اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں، اور اس شخص کی محبت کا جو تجھ سے محبت رکھتا ہے، اور اس عمل کی محبت کا جو تیری محبت کی طرف پہنچا دے۔ اے اللہ! تو اپنی محبت کو میرے نزدیک میری جان، میرے بال بچوں اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب بنا دے۔“ ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داود علیہ السلام کا ذکر کرتے تو فرماتے: وہ تمام انسانوں سے زیادہ عبادت کرنے والے تھے۔

ضعیف: جامع ترمذی:3490، مسند بزار: ۴۰۸۹۔

عبد اللہ بن ربیعہ بن یزید دمشقی مجہول راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ:1125)

نصرت اور توفیق الٰہی کے حصول کی دعا

648۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: رَبِّ

أَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ ، وَانْصُرْنِی وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ ، وَامْکُرْ لِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ ، وَاهْدِنِیْ وَیَسِّرْ هُدَ ایَ إِلَیَّ ، وَانْصُرْنِی عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ، أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ لَكَ شَاكِرًا ، لَكَ ذَاكِرًا ، لَكَ رَاهِبًا، لَكَ مِطْوَاعًا ، اِلَیْكَ مُخْبِتًا - اَوْ مُنِیْبًا - رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ، وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَأَجِبْ دَعْوَتِیْ ، وَ ثَبِّتْ حُجَّتِی، وَسَدِّدْ لِسَانِیْ، وَاهْدِ قَلْبِیْ، وَاسْلُلْ سَخِیْمَةَ قَلْبِیْ "اے میرے پروردگار! میری مدد کر اور میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر، میرے لیے تدبیر کر اور میرے خلاف تدبیر نہ کر، مجھے ہدایت دے اور میرے لیے ہدایت آسان کر دے، جو شخص مجھ پر ظلم کرے اس کے خلاف میری مدد فرما۔ اے اللہ! مجھے اپنا شکر گزار، اپنا ذکر کرنے والا، اپنے سے ڈرنے والا، اپنا فرماں بردار اور اپنی طرف رجوع کرنے والا بنا۔ اے میرے رب! میری توبہ قبول کر، میرے گناہ دھو دے، میری دعا قبول کر، میری دلیل ثابت کر، میری زبان درست کر دے، میرے دل کو ہدایت دے اور میرے دل کی میل سلب کر لے۔"

صحیح: صحیح ابن حبان: ۹۴۸، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۶۰۷، ۶۰۸، الادب المفرد: ۶۶۵، مسند احمد: ۱/ ۲۲۷

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح الجامع: 3485)

ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور تونگری کی دعا

649۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے:

أَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی "اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکیزگی اور تونگری مانگتا ہوں۔"

صحیح: صحیح مسلم: ۲۷۲۱، سنن ابن ماجہ: ۳۸۳۲، جامع ترمذی: ۳۴۸۹

راہ ہدایت پر قائم رہنے کی دعا

650۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کہہ: أَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ ”اے اللہ! مجھ کو ہدایت دے اور مجھے سیدھا رکھ۔“ اور یہ دعا مانگتے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور سیدھا رکھنے سے قبر میں سیدھا رہنے کا دھیان کیا کر۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۷۲۵، سنن ابو داؤد: ۴۲۲۱، صحیح ابن حبان: ۹۹۸

اسلام پر قائم رہنے کی دعا

651۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعائیہ کلمات کہا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ احفَظْنِي بِالإِسْلَامِ قَائِمًا، وَاحْفَظْنِي بِالإِسْلَامِ قَاعِدًا، وَاحْفَظْنِي بِالإِسْلَامِ رَاقِدًا، وَلَا تُشَمِّتْ بِيْ عُدُوًّا حَاسِدًا، أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ، وَأَعُوذُبِكَ مِنْ كُلِّ شَرِّ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ ”اے اللہ! اسلام کے ساتھ میرے بیٹھے، کھڑے اور لیٹے ہونے کی حالت میں میری حفاظت کر، میرے دشمن اور حاسد کو میرے بارے میں خوش نہ کر، اے اللہ! میں تجھ سے ہر اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں، جس کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں اور میں ہر اس برائی کی تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، جس کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں۔“

حسن: مستدرک حاکم: ۱/ ۷۰۶۔ سعید بن ابی ہلال صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن کہا ہے (الصحیحہ: 1540)

برے ہم نشین سے بچاؤ کی دعا

652۔ حضرت سعید مقبری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ یہ کلمات داؤد علیہ السلام کی دعا میں شامل تھے: أَللَّهُمَّ ، إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوءِ وَمِنْ زَوْجٍ تُشَيِّبُنِي قَبْلَ الْمَشِيبِ، وَمِنْ وَلَدٍ يَكُونُ عَلَيَّ وَبَالًا، وَمِنْ مَالٍ يَكُونُ عَلَيَّ عَذَابًا، وَمِنْ خَلِيلٍ مَاكِرٍ عَيْنَاهُ تَرَانِي وَقَلْبُهُ يَرْعَانِي إِنْ رَأَى حَسَنَةً دَفَنَهَا وَإِنْ رَأَى سَيِّئَةً أَذَاعَهَا "اے اللہ! میں برے ہمسائے سے، ایسی بیوی سے جو بڑھاپے سے قبل بوڑھا کردے، ایسی اولاد سے جو مجھ پر وبال ہو، ایسے مال سے جو میرے لیے عذاب ہو اور ایسے چال باز دوست سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، جس کی آنکھیں مجھے دیکھیں لیکن اس کا دل میری ٹوہ میں ہو کہ اگر وہ کوئی اچھائی دیکھے تو اسے دفن کردے اور اگر کوئی برائی دیکھے تو اس کی تشہیر کرے۔"

مرسل: الزہد لہناد: ۱۴۰۲۔

محمد بن عجلان کی تدلیس اور سعید مقبری اور داود علیہ السلام میں انقطاع ہے۔

قرض، دشمن اور گناہ کی ہلاکت سے پناہ

653۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات کہا کرتے تھے: أَللَّهُمَّ إِنِّی أَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ، وَ غَلَبَةِ الْعَدُوِّ، وَ مِنْ بَوَارِ الْإِثْمِ، وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ- "اے اللہ! بے شک میں قرض کے غلبے سے، دشمن کے غلبے سے، گناہ کی ہلاکت سے اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں"

ضعیف: طبرانی کبیر: ۱۱۸۸۲، طبرانی اوسط: ۲۱۲۴، طبرانی صغیر: ۱۰۵۲، عباد بن

زکریا صریمی مجہول اور ہشام بن حسان کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفۃ: 1651)

گناہ، قرض اور امیری و فقیری کے فتنے سے پناہ

654۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کہا کرتے تھے: أَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ، أَللَّهُمَّ اغْسِلْ عَنِّي خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، أَللَّهُمَّ نَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَ بَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے، بہت زیادہ بڑھاپے سے، گناہ سے، قرض سے، اور قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے اور دوزخ کی آزمائش سے، اور دوزخ کے عذاب سے اور مالداری کی آزمائش سے۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں محتاجی کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کی آزمائش سے، اے اللہ! مجھ سے میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح پاک صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے پاک صاف کر دیا اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں اتنی دوری کر دے جتنی مشرق اور مغرب میں دوری ہے۔"

صحیح: صحیح بخاری: ۶۳۶۸، صحیح مسلم: ۵۸۹۔

بے بسی، کاہلی، بزدلی اور بڑھاپے سے پناہ

655۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات کہا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ، وَ أَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ،وَ أَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ "اے اللہ! میں بے بسی، سستی، بزدلی اور بڑھاپے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور میں عذاب قبر اور زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

صحیح: صحیح بخاری:6367، صحیح مسلم:2706

نعمتوں کے زوال اور اللہ کی ناراضگی سے پناہ

656۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نَعْمَتِكَ، وَ تَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَمِيعِ سَخَطِكَ -"اے اللہ! میں تیری نعمت کے زائل ہونے، تیری عافیت کے پلٹ جانے، تیرے اچانک انتقام سے اور تیری ناراضگی کے تمام کاموں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

صحیح: صحیح مسلم:۲۷۳۹، سنن ابوداود:۱۵۴۵، الادب المفرد:۶۵۶

مفلسی، ذلت اور ظلم سے بچاؤ کی دعا

657۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کا ورد کیا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِلَّةِ وَ أَعُوذُبِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَو أُظْلَمَ. "اے اللہ! میں فقر، قلت اور ذلت سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا

مجھ پر ظلم ہو۔"

صحیح: سنن ابوداود:1544، سنن نسائی: ۵۴۶۰، مسند أحمد:335/2، مستدرک حاکم:725/1

شیخ البانی ﷫ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح الجامع:1287)

شرک سے محفوظ رہنے کی دعا

658۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر رضی اللہ عنہ! شرک کا حصہ تم لوگوں میں چیونٹی کی چال سے بھی خفیف تر ہوتا ہے، اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، کیا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کے علاوہ اور بھی کسی صورت میں ہوتا ہے، فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! شرک تم میں چیونٹی کی چال سے زیادہ پوشیدہ ہے، کیا تمہیں وہ دعا نہ بتادوں کہ وہ (اگر تم) کرلیا کرو تو شرک کا قلیل و کثیر سب تم سے دفع ہو جائے، فرمایا کہو: أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَعُوْذُبِكَ أَنْ أَشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَالَا أَعْلَمُ "اے اللہ! میں پناہ طلب کرتا ہوں اس شرک سے جسے میں جانتا ہوں اور بخشش طلب کرتا ہوں اس سے جسے میں نہیں جانتا"

ضعیف: طبرانی کبیر:1567، طبرانی اوسط:3613، مسند احمد:403/4، مصنف ابن ابی شیبہ:29547۔ ابو علی کاہلی مجہول راوی ہے۔ مسند ابو یعلی:58،60، عمل الیوم والیلہ لابن السنی:285۔ لیث بن ابی سلیم ضعیف راوی ہے۔ حلیۃ الاولیا لابی نعیم: 211/7۔ یحیی بن ابی کثیر اور سفیان ثوری کی تدلیس ہے۔ لہٰذا یہ روایت تمام سندوں کے ساتھ ضعیف ہے۔

برائیوں سے بچاؤ اور نیکیوں کے حصول کی دعا

659۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ، وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنَ الْجُوعِ، فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ، وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ، وَمِنَ الْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَمِنَ الْهَرَمِ، وَمِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، أَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ قُلُوبًا أَوَّاهَةً مُخْبِتَةً مُنِيبَةً فِي سَبِيلِكَ، أَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَمُنْجِيَاتِ أَمْرِكَ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ "اے اللہ! میں ایسے علم سے جو فائدہ مند نہ ہو، ایسے دل سے جو ڈرے نہ، ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے اور ایسے دل سے جو سیر نہ ہو تیری پناہ طلب کرتا ہوں، میں بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں، کیونکہ یہ بری ساتھی ہے اور خیانت سے پناہ طلب کرتا ہوں، اس لیے کہ یہ بری ہم نشین ہے۔ میں سستی، بخل، بزدلی، بڑھاپے، انتہائی ذلیل عمر کی طرف لوٹائے جانے، فتنہ دجال، عذاب قبر اور زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! ہم ایسے دلوں کا سوال کرتے ہیں، جو بہت زیادہ رجوع کرنے والے، عاجزی کرنے والے اور تیرے راستے میں مائل ہونے والے ہوں، اے اللہ! ہم تیری پختہ مغفرت، تیرے معاملے سے نجات دینے والے اعمال، ہر گناہ سے سلامتی، ہر نیکی کو غنیمت خیال کرنے، جنت کے ساتھ کامیاب ہونے اور جہنم سے نجات کا سوال کرتے ہیں" اور آپ ﷺ جب سجدہ کرتے تو یہ دعا کرتے: أَللّٰهُمَّ سَجَدَ لَكَ سَوَادِي وَخَيَالِي، وَبِكَ آمَنَ فُؤَادِي، أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَهٰذَا مَا جَنَيْتُ

عَلَى نَفْسِي، يَا عَظِيمُ، يَا عَظِيمُ، اغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ الْعَظِيمَةَ إِلَّا الرَّبُّ الْعَظِيم "میرے سراپا اور خیال نے تجھے سجدہ کیا اور میرا دل تجھ پر ایمان لایا، میں خود پر تیری نعمت کا اعتراف کرتا ہوں اور یہ (میرے گناہ ہیں) جو میں نے خود پر ظلم کیا ہے۔ اے عظیم، اے عظیم! مجھے بخش دے، بلاشبہ بڑے گناہوں کو عظمت والا رب ہی معاف کرتا ہے۔"

ضعیف: مستدرک حاکم: ۱/ ۵۳۳۔

حمید اعرج کوفی القاص الملائی ضعیف اور خلف بن خلیفۃ مختلط راوی ہے۔

ضرر رساں چیزوں سے پناہ

660۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یوں دعا کیا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ "اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو فائدہ نہ دے، اس دعا سے جو سنی نہ جائے، اس دل سے جو اللہ کے سامنے نرم نہ ہو اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو۔"

صحیح: سنن ابن ماجہ: ۳۸۴۷، سنن ابوداؤد: ۱۵۴۸، مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۹۱۱۷۔

عباد بن ابی سعید ثقہ راوی، عجلی نے اسے معرفۃ الثقات میں ثقہ قرار دیا ہے۔

فائدہ مند علم اور علم میں اضافہ کی دعا

661۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: أَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ، وَ عَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ، وَ زِدْنِيْ عِلْمًا، أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ "اے اللہ! میرے لیے وہ چیز نفع مند بنا جو تو نے مجھے سکھائی ہے، مجھے وہ چیز سکھا جو مجھے نفع دے اور میرے علم میں

اضافہ فرما۔ ہر حال میں سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور میں جہنمیوں کے حال سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

ضعیف: جامع ترمذی:۳۵۹۹، سنن ابن ماجہ:۳۸۳۳،۲۵۱، موسی بن عبیدہ ربذی ضعیف اور محمد بن ثابت مجہول راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

برے اخلاق، اعمال اور خواہشات سے پناہ

662۔ حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے:

أَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِيْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلاَ قِ وَ الْأَعْمَالِ وَ الْأَهْوَاءِ وَ الْأَدْوَاء

"اے اللہ! مجھے برے اخلاق، برے اعمال اور بری خواہشات اور بری بیماریوں سے محفوظ رکھ۔"

صحیح: السنہ لابن ابی عاصم:۱۲، مستدرک حاکم:۱۹۴۹، اخبار اصبہان:۲۱۸، مصنف ابن ابی شیبہ:۲۹۵۸۵۔

جھگڑے، نفاق اور برے اخلاق سے پناہ

663۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَ النِّفَاقِ وَ سُوءِ الْأَخْلاَقِ "اے اللہ! میں جھگڑے، نفاق اور برے اخلاق سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔"

ضعیف: سنن ابوداود:۱۵۴۶، سنن نسائی:۵۴۷۳، مسند بزار: ۸۹۹۲، الدعوات الکبیر:۲۹۸۔ ضبارہ بن عبد اللہ بن ابی سلیک مجہول راوی ہے۔ مصنف عبد الرزاق: ۱۹۶۳۹۔ عبد الرزاق کی تدلیس ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع:1198)

کردہ، ناکردہ اعمال کے شر سے پناہ

664۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: أَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ "اے اللہ! میں تجھ سے اس چیز کے شر کی پناہ مانگتا ہوں جو میں نے کیا ہے اور اس چیز کے شر سے جو میں نے نہیں کیا۔"

صحیح: صحیح مسلم: ۲۷۱۶، سنن ابوداود: ۱۵۵۰، سنن ابن ماجہ: ۳۸۳۹

ہلاکت خیز برائیوں سے پناہ

665۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ کلمات ایسے سکھاتے جیسے قرآن کی آیات سکھائی جاتی ہیں: أَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ "اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، میں بزدلی سے تیری پناہ پکڑتا ہوں، میں گھٹیا عمر کی طرف لوٹائے جانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں دنیا کے فتنہ اور عذاب قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔"

صحیح: صحیح بخاری: 6390

666۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: أَللَّهُمَّ إِنِّيْ أَعُوذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَالْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعِيلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ، وَ أَعُوذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَ الْفُسُوقِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ، وَ

أَعُوْذُبِكَ مِنَ الصُّمِّ وَالْبُكْمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَيِّئِ "اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عاجزی، سستی، بزدلی، بخیلی، بڑھاپے، غفلت، بے موت مارے جانے، ذلت اور مسکنت سے اور میں فقر، کفر، فسق، جھگڑے، نفاق اور دکھلاوے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور میں بہرے پن، گونگے پن، کوڑ، پھلبہری اور بری بیماریوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

ضعیف: الدعوات الکبیر: ۲۹۷، مستدرک حاکم: ۱/ ۷۱۲۔

قتادہ بن دعامہ کی تدلیس ہے۔

بزدلی اور دعا کی عدم قبولیت سے پناہ

667۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا میں تم سے وہی کہوں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَ الْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، أَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوٰهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا، أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا "اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں عاجز آجانے سے، سستی، نامردی، بخل، بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے۔ اے اللہ! میرے نفس کو پرہیز گاری دے اور اس کو پاک کردے، تو ہی اس کو بہتر پاک کرنے والا اور اس کا آقا و مددگار ہے، اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس علم سے جو فائدہ نہ دے، اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو، اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔"

صحیح: صحیح مسلم: ۲۷۲۲

آزمائش، بد بختی اور برے خاتمہ سے پناہ

668۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے (ان چیزوں کی) پناہ مانگا کرو: (أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ) أَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَ دَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ۔ "(اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں) آزمائش کی مشقت سے، بد بختی کی پستی سے اور برے خاتمے سے اور دشمن کے ہنسنے سے۔"

صحیح: صحیح بخاری:٦٦١٦، صحیح مسلم: ٦٨٧٧

آنکھ، کان اور دل کے شر سے پناہ

669۔ حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے دعا سکھایئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ، وَ مِنْ شَرِّ بَصَرِيْ، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ، وَ مِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ "اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری اپنے سننے کے شر سے، اپنے دیکھنے کے شر، اپنے زبان کے شر سے، اپنے دل کے شر سے اور اپنی خواہش کے شر سے۔"

حسن: سنن ابو داود:١٥٥١، جامع ترمذی:٣٥٩٢۔

سعد بن اوس اور بلال بن یحیی عبسی صدوق راوی ہیں۔

ڈوبنے، جل جانے اور گرنے سے پناہ

670۔ حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْهَرَمِ ، وَالتَّرَدِّیْ ، وَالْهَدَمِ ، وَالْغَمِّ، وَالْحَرِیْقِ، وَالْغَرَقِ، وَأَعُوْذُبِکَ أَنْ یَتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ،

وَأَنْ أُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِکَ مُدْبِرًا، وَأَعُوْذُبِکَ وَأَنْ أَمُوْتَ لَدِيْغًا "اے اللہ! میں بڑھاپے کی عمر، اونچی جگہ سے گرنے، کسی چیز کے نیچے آنے، غم، جلنے اور غرق ہونے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، نیز موت کے شیطان کے حملہ سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ جہاد سے بھاگتا ہوا مروں اور پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ کسی زہریلے جانور کے ڈسنے سے مجھے موت آئے۔"

صحیح: سنن ابوداود: ۱۵۵۲، سنن نسائی: ۵۵۳۴، مسند احمد: ۳/ ۴۲۷،

دو خطرناک چیز سے پناہ

671۔ عائشہ بنت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْأَعْمَيَيْنِ "اے اللہ میں دو خوفناک چیزوں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! دو خوفناک چیزیں کیا ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سیلاب اور مشتعل اونٹ۔

ضعیف: طبرانی کبیر: ۲۰۸۷۹، معرفۃ الصحابہ لابی نعیم: ۷۱۱۱، الامثال للرامہرمزی: ۱۳۱۔ عبدالرحمن بن عثمان بن ابراہیم بن محمد بن حاطب ضعیف اور ان کے والد منکر روایات بیان کرتا تھا۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 2914)

برے ہمسائے سے پناہ

672۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنْ جَارِ السُّوءِ فِی دَارِ الْمَقَامَةِ فَإِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ۔ "اے اللہ! میں تجھ سے بستی میں مقیم برے ہمسائے سے پناہ مانگتا ہوں بے شک صحرا کا

ہمسایہ جگہ بدل لیتا ہے۔"

ضعیف: مسند أبي یعلی: ۶۵۳۶، سنن نسائی: ۵۵۰۴،

محمد بن عجلان کی تدلیس ہے۔

بھوک اور خیانت سے پناہ

673۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے: أَللَّهُمَّ إِنِّی أَعُوذُبِکَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ، وَأَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ "اے اللہ! میں بھوک کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ یہ برا ساتھی ہے اور خیانت سے پناہ مانگتا ہوں، اس لیے کہ یہ برا ہم نشین ہے۔"

ضعیف: سنن ابو داود: 1547، سنن نسائی: 5470،5471، محمد بن عجلان کی تدلیس ہے۔ سنن ابن ماجہ: ۳۳۵۴، مسند ابو یعلی: ۶۴۱۱۔ لیث بن ابی سلیم ضعیف اور ابو عامر کعب مدنی مجہول راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ہدایۃ الرواۃ)

برے دن، رات اور برے لمحات سے پناہ

674۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات کہا کرتے تھے: أَللَّهُمَّ إِنِّی أَعُوذُبِکَ مِنْ يَومِ السُّوءِ وَ مِنْ لَيلَةِ السُّوءِ وَ مِنْ سَاعَةِ السُّوءِ وَ مِنْ صَاحِبِ السُّوءِ، وَ مِنْ جَارِ السُّوءِ فِی دَارِ الْمُقَامَةِ- "اے اللہ! میں تجھ سے بستی میں برے دن اور بری رات، برے لمحات اور برے دوست اور حالت اقامت میں برے پڑوسی سے پناہ مانگتا ہوں"

حسن: طبرانی کبیر: ۸۱۰ کتاب الدعاء للطبرانی: ۱۳۳۸۔ بشر بن ثابت بصری اور موسیٰ

بن علی بن رباح صدوق راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن کہا ہے (صحیح الجامع:1299)

دشمن کے غلبے اور دشمنوں کی خوشی سے پناہ

675۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَ غَلَبَةِ العَدُوِّ وَ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ "اے اللہ! میں تجھ سے قرض اور دشمن کے غلبے سے اور دشمنوں کی خوشی سے پناہ مانگتا ہوں"

حسن: سنن نسائی: ۵۴۷۵، مسند احمد: ۲/ ۱۷۳، مستدرک حاکم: ۱/ ۱۰۴۔ صحیح ابن حبان: ۱۰۲۷، حیی بن عبد اللہ صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ: 1541)

کفر اور فقیری سے پناہ

676۔ حضرت عبد الرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات کہتے سنا: أَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ، وَإِسْمِکَ الْعَظِيْمِ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ۔ "اے اللہ! میں تیرے بزرگ چہرے اور تیرے عظیم نام کے ساتھ کفر اور فقیری سے پناہ مانگتا ہوں۔"

ضعیف: الجامع الصغیر

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع الصغیر: ۱۲۰۴)

طمع اور لالچ سے پناہ

677۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ان چیزوں سے پناہ طلب کرو (اور یوں کہو) أَللّٰهُمَّ أَعُوْذُبِکَ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِي إِلَى طَبْعٍ، وَ أَعُوذُ بِکَ مِنْ طَمَعٍ حَيْثُ لَامَطْمَعٍ أَو فِيْ غَيْرِ مَطْمَعٍ "اے اللہ! میں تجھ ایسی طمع سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، جو کسی عیب اور کجی تک لے جائے اور میں ایسی طمع سے تیری پناہ چاہتا ہوں، جس میں طمع کا فائدہ نہ ہو۔"

ضعیف: مسند بزار: ۲۳۱۲، مسند احمد: ۵ / ۲۳۲، مستدرک حاکم: ۱ / ۱۶/۷۔ عبد اللہ بن عامر اسلمی ضعیف ہے

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 1373)

پناہ کی جامع دعا

678۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ کلمات سکھائے: أَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ ،أَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ ،أَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ ،وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ ،وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِيْ خَيْرًا "اے اللہ! میں تجھ سے ہر قسم کی خیر مانگتا ہوں جلدی ملنے والی اور دیر سے ملنے والی وہ بھی جس کا مجھے علم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں۔ اے اللہ! میں ہر قسم کے شر سے

تیری پناہ میں آتا ہوں، جلدی آنے والے سے بھی اور دیر سے آنے والے سے بھی (یا دنیا و آخرت کے شر سے) جس کا مجھے علم ہے، اس سے بھی اور جس کا مجھے علم نہیں اس سے بھی۔ یا اللہ! میں تجھ سے وہ خیر مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور تیرے نبی ﷺ نے مانگی ہے اور میں اس شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جس شر سے تیرے بندے اور تیرے نبی ﷺ نے پناہ مانگی ہے۔ یا اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس قول و عمل (کی توفیق) کا سوال کرتا ہوں جو اس سے قریب کرے اور میں (جہنم کی) آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور ہر اس قول و عمل سے پناہ مانگتا ہوں جو اس (جہنم) سے قریب کرے۔ اور میں یہ سوال کرتا ہوں کہ تو جو بھی فیصلہ کرے اسے میرے لیے بہتر بنا دے۔"

صحیح: سنن ابن ماجہ: ۳۸۴۶، صحیح ابن حبان: ۸۶۹، مسند احمد: ۶/ ۱۳۴، مسند ابو یعلی: 4473۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح الجامع: 1276)

679۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بہت سی دعائیں تھیں جن میں سے ہمیں کچھ بھی یاد نہ رہیں، تو ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے بہت سی دعائیں کیں جن میں سے ہمیں کوئی بھی یاد نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں ان دعاؤں کی جامع دعا نہ بتاؤں؟ تم یوں کہو:

أَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَ لُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَ لَکَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَ أَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ "اے اللہ! میں تجھ سے ان سب بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں جن کا سوال تیرے نبی محمد ﷺ نے کیا اور میں ان

تمام چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ مانگی، تو مدد کرنے والا ہے، تو ہی مقصد تک پہنچنے کا ذریعہ ہے اور نہیں نیکی کرنے کی ہمت اور نہ برائی سے بچنے کی طاقت مگر اللہ کی توفیق سے۔

ضعیف: جامع ترمذی:۳۵۲۱۔ لیث بن ابی سلیم ضعیف اور عبدالرحمن بن سابط کا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 3356)

680۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو اکثر یہ کلمات کہتے ہوئے سنا: أَللَّهُمَّ إِنِّى أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ، وَالْحُزْنِ، وَالْعَجْزِ، وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ ، وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔ ”اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں فکر و غم سے، عاجزی کمزوری سے، بخل سے اور بزدلی سے اور قرض کے بوجھ سے اور انسانوں کے غلبہ سے۔“

صحیح: صحیح بخاری: ۶۳۶۳، مسند احمد: ۱۲۶۲۲، الادب المفرد: ۶۶۹

681۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ”اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں

آگ کے عذاب سے بچا۔"

صحیح: صحیح بخاری:۶۳۸۹، صحیح مسلم:۲۶۹۰

682۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ فرماتے تھے: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ "اللہ تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اسی کی طرف توبہ کرتا ہوں۔"

صحیح: صحیح مسلم:۴۸۴، الزہد والرقائق:۱۱۳۰، ابن سعد:۲/ ۱۹۲

683۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے: يَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلَى دِيْنِكَ "اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔" میں نے کہا اے اللہ کے نبی ﷺ! ہم آپ کے ساتھ اور جو کچھ آپ لے کر آئے ہیں اس پر ایمان لائے ہیں تو کیا آپ ہمارے بارے میں ڈرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (کیونکہ) دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ جیسے چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔

حسن: جامع ترمذی:۳۵۲۲، مسند احمد:۶/ ۳۱۵، مسند ابو یعلی: ۶۹۱۹۔

شہر بن حوشب صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحۃ: 2091)

684۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے چچا (عباس رضی اللہ عنہ) سے کہا: عافیت کی بکثرت دعا کیا کرو

حسن: مستدرک حاکم:۱/ ۵۲۹، تہذیب الاثار للطبری:۴۸۷، طبرانی کبیر:۱۱۹۰۸

ہلال بن خباب صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحۃ:1523)

685۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ کلمات بکثرت کہا کرتے تھے: أَللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَخْشَاكَ حَتَّى كَأَنِّي أَرَاكَ أَبَدًا حَتَّى أَلْقَاكَ، وَأَسْعِدْنِي بِتَقْوَاكَ، وَلَا تُشْقِنِي بِمَعْصِيَتِكَ، وَخِرْ لِي فِي قَضَائِكَ، وَبَارِكْ لِي فِي قَدَرِكَ حَتَّى لَا أُحِبَّ تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ، وَلَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ، وَاجْعَلْ غِنَائِي فِي نَفْسِيْ، وَأَمْتِعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي، وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي، وَأَرِنِي فِيهِ ثَأْرِي، وَأَقِرَّ بِذَلِكَ عَيْنِي "اے اللہ! مجھے ہمیشہ اپنے سے بہت زیادہ ڈرنے والا کر دے گویا کہ میں تجھے دیکھ رہا ہوں تاوقتیکہ میں تجھ سے ملاقات کروں، مجھے اپنے تقوی کے فیض سعادت مند بنا، مجھے اپنی معصیت کے سبب بدبخت نہ بنا اور میرے لیے اپنے فیصلے میں بہتر انتخاب کر، اپنے فیصلے میں میرے لیے برکت دے حتی اس چیز کی تعجیل کو میں پسند نہ کروں، جس کو تونے مؤخر کیا ہے اور اسے چیز کی تاخیر کو پسند نہ کروں جس میں تو نے تعجیل کی ہے۔ میری تونگری میرے نفس میں رکھ دے، میرے کان اور میری آنکھیں میرے لیے مفید بنا اور انہیں میرا وارث بنا، جو مجھ پر ظلم کرے اس کے خلاف میری مدد کرے اور اس میں میرا انتقام مجھے دکھا اور اس سے میری آنکھوں کو ٹھنڈک دے۔"

ضعیف جداً: طبرانی اوسط: ۵۹۸۲، کتاب الدعاء للطبرانی: ۱۴۲۴۔ **ابراہیم بن خیثم بن عراک بن مالک بغدادی** متروک راوی ہے، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف جداً کہا ہے (الضعیفۃ: 7047) **نیز یہ روایت کئی اور طرق سے مروی ہے، جو کہ ضعیف اور ناقابل احتجاج ہیں۔**

686۔ عبد اللہ بن عمرو (بن العاص) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کثرت سے کیا کرتے تھے: أَللّٰهُمَّ إِنِّى أَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ وَالعِفَّةَ، وَحُسْنَ

الْخُلُقِ وَالرِضَا بِالْقَدَرِ "اے اللہ! میں تجھ سے صحت، پاک دامنی، اچھے اخلاق اور تقدیر پر راضی ہونے کا سوال کرتا ہوں۔"

ضعیف: الادب المفرد: ۳۰۷، شعب الایمان: ۸۵۴۰، الدعوات الکبیر: ۲۸۸، کتاب الدعاء للطبرانی: 1406، عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الجامع: 1191)

درود بھیجنے کی فضیلت

687۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

صحیح: صحیح مسلم: ۴۰۸، سنن نسائی: ۱۲۹۷، سنن ابو داؤد: ۱۵۳۰

688۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے فرشتے زمین میں گھومتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

صحیح: فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ از سماعیل بن اسحاق قاضی: 21۔

زاذان رحمۃ اللہ علیہ ثقہ راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ (الصحیحہ: 2853)

گھر میں درود پڑھنا

689۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنانا اور نہ تم اپنے گھروں کو قبرستان بناؤ، تم جہاں بھی ہو مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تم جہاں کہیں سے بھی مجھ پر درود بھیجو تمہارا درود (دعائے رحمت) مجھے پہنچتا ہے۔

حسن: سنن ابو داود: 2042۔ عبد اللہ بن نافع صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح الجامع: 7226)

درود نہ پڑھنے والا بخیل

690۔ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

حسن: مسند احمد: 2/254، جامع ترمذی: 3546، مسند ابو یعلی: 6776۔ عمارہ بن غزیہ اور عبد اللہ بن علی بن حسین صدوق راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح الجامع: 2878)

مجلس اور درود

10۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھیں جس میں اللہ کا ذکر کریں نہ اپنے نبی ﷺ پر درود بھیجیں تو وہ مجلس (قیامت کے دن) ان کے لیے باعث حسرت ہو گی۔ پھر اگر اللہ چاہے گا تو انہیں سزا دے گا اور اگر چاہے گا تو معاف کر دے گا۔

حسن: عمل الیوم واللیلہ لابن السنی: 450

691۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھی ہو اور وہ نبی ﷺ پر درود نہ پڑھے تو ان پر یہ (مجلس) باعث نقصان ہو گی۔

حسن: مسند احمد: ۲/ ۴۵۳، صالح بن نبہان مولی التوأمہ صدوق مختلط راوی ہے لیکن اس حدیث میں ان سے روایت کرنے والے راوی محمد بن عبد الرحمان بن مغیرۃ بن حارث بن ابی ذئب قرشی کا ان سے سماع اختلاط سے پہلے ہے۔ (تقریب التھذیب: ۲۸۹۲)

شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ (الصحیحہ: 4035)

درود وسلام کا جواب

692۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بھی مجھ پر سلام کہے تو اللہ میری روح کو میری طرف لوٹاتے ہیں اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

حسن: مسند احمد: 2/527، سنن ابوداود: 2041۔ حیوہ بن شریح اور ابو صخر حمید بن زیاد صدوق راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ: 2266)

جمعۃ المبارک اور درود

595۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے دنوں میں سے افضل دن جمعہ کا دن ہے۔ اس میں آدم پیدا کیے گئے، اس میں صور پھونکا جانا ہے اور اس میں بے ہوشی طاری ہوگی، سو اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو، کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس پر ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ پر درود پیش کیا جائے گا جب کہ آپ خاک ہو چکے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مٹی پر حرام کیا ہے کہ انبیاء کے جسموں کو کھائے۔

ضعیف: سنن ابوداود: 1047، سنن ابن ماجہ: 1085۔

عبدالرحمان بن یزید بن تمیم ضعیف راوی ہے۔

روزانہ سو مرتبہ درود

267۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص روزانہ مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجات پوری کرے

گا، ستر آخرت میں اور تیس دنیا میں۔

ضعیف جداً: جلاء الافہام: ص: 430،431۔ **ابو بکر ہذلی** متروک راوی ہے۔

صبح وشام درود

45۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص **صبح وشام** دس دس مرتبہ مجھ پر درود پڑھے گا اسے قیامت کے دن میری شفاعت حاصل ہو گی۔

ضعیف: الصلاۃ علی النبی لابن ابی عاصم: 61، جلاء الافہام: 1/428، 127، **ابراہیم بن محمد الالہانی** مجہول راوی ہے اور **خالد بن معدان** کا **ابو الدردا** سے سماع ثابت نہیں۔ (کتاب المراسیل از ابو حاتم رازی ص: ۹۵۲)

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 5788)

صبح وشام کی نماز کے بعد درود

257۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے صبح کی نماز کے بعد کسی سے کلام کرنے سے پہلے مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجات پوری فرمائے گا تیس دنیا میں اور ستر آخرت میں، اور مغرب میں بھی اسی طرح، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا آپ پر کیسے درود بھیجیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ﴿اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجو۔ اے اللہ! محمد ﷺ رحمت نازل فرما" حتیٰ کہ اس کو سو مرتبہ شمار کرے۔

ضعیف جداً: جلاء الأفہام: ص430۔ **ابراہیم بن الاشعث** منکر الحدیث راوی ہے

اذکار المسلم

قنوت اور درود

116۔ عبد اللہ بن حارث رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ابو حلیمہ معاذ رضی اللہ عنہ قنوت میں نبی ﷺ پر درود بھیجتے تھے۔

ضعیف: فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ لاسماعیل بن اسحاق القاضی: 107۔ قتادہ بن دعامہ کی تدلیس ہے۔

درود کے الفاظ

205۔ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں (حدیث کا) ایک تحفہ نہ دوں، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، میں نے عرض کیا: جی ہاں! مجھے یہ تحفہ عنایت کریں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کے اہل بیت پر کس طرح درود بھیجیں؟ اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے کا طریقہ ہمیں خود ہی سکھا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو: أَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، أَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. ”اے اللہ! محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر رحمتیں بھیج، جیسا کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر، رحمتیں بھیجیں، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے اور محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر برکت کر، جیسا کہ تو نے برکت کی ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بہت بزرگی والا ہے۔“

صحیح: صحیح بخاری: ۳۳۷۰، مستدرک حاکم: ۴۷۱۰، سنن بیہقی: ۲/۱۴۸

206۔ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ ﷺ پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو: أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ ”اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر، آپ ﷺ کی بیویوں پر اور آپ ﷺ کی اولاد پر جیسا کہ تو نے رحمت نازل فرمائی آل ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کی بیویوں پر اور ان کی اولاد پر، جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی آل ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بہت بزرگی والا ہے۔“

صحیح: صحیح بخاری: ۳۳۶۹، سنن ابو داؤد: ۹۷۹، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۵۹

693۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو: أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، فِي الْعَالَمِيْنَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

صحیح: صحیح مسلم: ۴۰۵، سنن ابو داود: ۹۸۰، جامع ترمذی: ۳۲۲۰۔

مختصر ترین درود

694۔ حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود پڑھو، کوشش سے دعا کرو اور یوں کہو: أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ

مُحَمَّدٍ۔ ”اے اللہ! محمد ﷺ اور محمد ﷺ کی آل پر رحمت بھیج۔“

صحیح: سنن نسائی: ۱۲۹۳

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (سنن نسائی)

سلام کے آداب

سلام کے الفاظ

695۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا تو وہ بیٹھ گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دس نیکیاں۔“ پھر دوسرا آدمی آیا تو اس نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ۔ آپ ﷺ نے اسے جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بیس نیکیاں۔“ پھر تیسرا آدمی آیا تو اس نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا اور فرمایا: ”تیس نیکیاں۔“

حسن: سنن ابوداود: ۵۱۹۵، جامع ترمذی: ۲۶۸۹، سنن دارمی: ۲۶۴۳، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۳۳۷، مصنف عبدالرزاق: ۱۹۴۵۲۔ جعفر بن سلیمان ضعبی صدوق اور باقی راوی ثقہ ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن کہا ہے (الکلم الطیب:198)

696۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ہمیں سلام کہتے تو ہم جواب میں یہ کلمات کہا کرتے تھے: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَ مَغْفِرَتُهُ۔ ”آپ ﷺ پر سلامتی ہو، اللہ کی رحمت، اس کی برکتیں اور

اس کی مغفرت ہو۔“

ضعیف: بخاری فی تاریخ الکبیر: ۱۰۳۷۔ ابراہیم بن مختار رازی ضعیف راوی ہے۔

سلام باعث محبت

697۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک تم ایمان نہیں لاتے اور اس وقت تک تم مومن نہیں بن سکتے جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہیں کرتے اور میں تم کو ایک ایسے عمل کی خبر نہ دوں جب تم وہ عمل کرو گے تو تم آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ (وہ یہ ہے کہ) آپس میں سلام عام کرو۔

صحیح: صحیح مسلم: ۵۴، سنن ابوداؤد: ۵۱۹۳، جامع ترمذی: ۲۶۸۸

ایمان کو جمع کرنے والا کام

698۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے تین چیزیں جمع کر لیں اس نے ایمان کو جمع کر لیا۔ اپنے نفس سے انصاف کرنا، تمام لوگوں کو سلام کرنا اور تنگ دست پر خرچ کرنا۔

صحیح: تہذیب الآثار للطبری ص: ۱۶۱، شعبہ بن حجاج کی ابو اسحاق سبیعی سے روایت اتصال پر مبنی ہے لہذا ابو اسحاق کا عنعنہ غیر قادح ہے۔ (فتح المبین ص ۴۳)

سب کو سلام

699۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ

تم کھانا کھلاؤ اور واقف اور ناواقف سب کو سلام کہو۔

صحیح: صحیح بخاری: 12، صحیح مسلم: ۳۹، سنن ابوداؤد: ۵۱۹۴

اللہ کے زیادہ قریب لوگ

700۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں اللہ کے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جو سلام میں پہل کرتے ہیں۔

صحیح: سنن ابوداؤد: ۵۱۹۷

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ: 3382)

ایک کا سلام

701۔ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ مرفوع بیان کرتے ہیں کہ جماعت کی طرف سے جب وہ (کسی مجلس کے پاس سے) گزریں ایک کا سلام کر دینا کافی ہے اور بیٹھے ہوؤں میں سے ایک کا جواب دے دینا کافی ہے۔

صحیح: سنن ابوداؤد: ۵۲۱۰، عمل الیوم واللیلہ ابن السنی: ۲۲۳

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (الصحیحہ: 1148)

بچوں کو سلام

702۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا۔

صحیح: صحیح بخاری: ۶۲۴۷، صحیح مسلم: ۲۱۶۸۔

پہلا سلام

703۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مجلس میں آئے تو سلام کہے، اگر اس کو بیٹھنے کی جگہ مل جائے تو بیٹھ جائے، پھر جب (جانے کے لیے) کھڑا ہو تو سلام کہے، پہلا سلام دوسرے سے زیادہ ضروری نہیں۔

صحیح: السنن الکبری للنسائی: ۱۰۲۰۲، عمل الیوم و اللیلہ للنسائی: ۳۷۰، مسند احمد: 439/2

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن کہا ہے (الصحیحہ: 183)

کافر کے سلام کا جواب

704۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم اس کے جواب میں صرف "وَعَلَيْكُمْ" کہو۔

صحیح: صحیح بخاری: ۶۲۵۸، صحیح مسلم: ۲۱۶۳

گھر میں داخل ہوتے وقت

131۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین افراد کی ذمہ داری اللہ کے ذمہ ہے، (1)۔ ایسا آدمی جو اللہ عزوجل کے راستے میں جنگ کے لیے نکلے تو یہ شخص اللہ تعالی کی ذمہ داری میں ہے تاوقتیکہ وہ اسے فوت کر کے جنت میں داخل کر دے یا اسے اجر و ثواب سے لوٹائے گا جو اس نے حاصل کیا ہو، (2)۔ ایسا شخص جو مسجد کی طرف چلے تو وہ اللہ تعالی کی حفاظت میں ہے حتی کہ وہ اسے فوت کر کے جنت میں داخل کر دے یا اسے اس اجر و ثواب سے لوٹائے گا، جو اس نے کمایا ہے

(3)۔وہ شخص جو گھر میں سلام کہہ کر داخل ہو اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے۔

صحیح: سنن ابو داود:2494، الادب المفرد:1094، سنن بیہقی:9/166، صحیح ابن حبان:499۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے (صحیح الجامع:3053)

705۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے بیٹے! جب تو گھر میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کہہ، یہ تیرے اور تیرے گھر والوں کے لیے برکت کا باعث ہو گا۔

ضعیف: جامع ترمذی: ۲۶۹۸، طبرانی اوسط: ۵۹۹۱، علی بن زید بن جدعان ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف ترمذی:509)

غیر آباد گھر میں داخل ہو تو

706۔ حضرت امام شعبہ بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے حضرت حکم بن عتیبہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت ﴿إِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا﴾ کی تفسیر پوچھی تو انہوں نے کہا: اس کی تفسیر یہ ہے کہ جب تو غیر آباد گھر میں داخل ہو تو یہ کلمات کہہ: اَلسَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ۔ ”ہم پر سلامتی ہو اور اللہ کے صالح بندوں پر۔“

حسن: بیہقی فی شعب الایمان: ۸۸۳۷ ، ابو عباس محمد بن یعقوب صدوق راوی ہے۔

توبہ و استغفار

707۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے (تین مرتبہ)① یہ کلمات کہے: أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ

أَتُوْبُ إِلَيْهِ،" میں بخشش طلب کرتا ہوں اس ذات سے کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ زندہ و تابندہ ہے اور اسی کی طرف توبہ کرتا ہوں"۔ اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ میدان جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگ آیا ہو۔

صحیح: سنن ابوداود: ۱۵۱۷، جامع ترمذی: ۳۵۷۷،

حسن ①: مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ: 2/118۔

ابو عباس محمد بن یعقوب صدوق راوی ہے۔

708۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کثرت سے استغفار کرتا ہے اللہ اس کے لیے ہر غم سے نجات، ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتے ہیں اور اس کو وہاں سے رزق دیتے ہیں جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔

ضعیف: سنن ابوداود: ۱۵۱۸، مستدرک حاکم: ۷۶۷۷، سنن ابن ماجہ: ۳۸۱۹، عمل الیوم و اللیلہ ابن السنی: ۳۶۶، عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۴۵۶، سنن بیہقی: ۳/۳۵۱، مسند احمد: ۲۲۳۸، حکم بن مصعب مخزومی مجہول راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 705)

اللہ تعالیٰ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کلمات

709۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو اللہ تعالیٰ کے محبوب کلام کی خبر نہ دوں؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اللہ تعالیٰ کے محبوب کلمات کی خبر دیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی محبوب کلام یہ ہے: "سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ" "پاک ہے اللہ اپنی تعریف کے ساتھ"۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۷۳۱

710۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند کلام یہ ہے کہ بندہ یوں کہے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ " اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، تیرا نام بہت بابرکت ہے، تیری بزرگی بلند تر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔" نیز اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بری بات یہ ہے کہ انسان کسی شخص کو کہے اللہ تعالیٰ سے ڈر، تو وہ کہے: تو اپنا خیال کر۔

ضعیف: عمل الیوم واللیلہ للنسائی: ۸۴۹، السنن الکبریٰ للنسائی ۹۳۴۹، شعب الایمان: ۶۵۰، کتاب التوحید لابن مندہ: ۲ / ۱۲۳، مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۴۱۸ سلیمان بن مہران اعمش اور ابراہیم بن یزید بن شریک تیمی کی تدلیس ہے۔

711۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو چار کلمات سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ سُبْحَانَ اللهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ۔ "اللہ پاک ہے، سب تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔"

ان میں سے جس سے بھی ابتداء کرلو کچھ مضائقہ نہیں۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۱۳۷

712۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں یہ کلمات کہوں: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ "اللہ پاک ہے، سب تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے" تو یہ کلمات مجھے اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۶۹۵

جنت میں کھجور کا درخت

713۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایک دفعہ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ، "اللہ عظمت والا پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ"، کہے اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

ضعیف: جامع ترمذی: 3464، 3465، مستدرک حاکم: 1/512، 501، طبرانی صغیر: 287۔ ابو زبیر مکی کی تدلیس ہے۔

اعرابی کے لیے وظیفہ

714۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: مجھے کوئی وظیفہ سکھایئے، جو میں کہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کلمات کہو: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اَللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ للهِ كَثِيرًا، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، اور تعریف اللہ کے لیے ہے بہت زیادہ، اللہ پاک ہے، سب جہانوں کا رب، برائی سے بچنے کی ہمت اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ بلند و بزرگ کے علاوہ کسی سے نہیں۔" اعرابی نے کہا یہ تو میرے رب کے لیے ہوئے اور میرے لیے کیا ہے؟ فرمایا: تم کہو: أَللَّهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ "اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا کر۔"

صحیح: صحیح مسلم: ٢٦٩٦

بہترین دعا اور ذکر

715۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ "تمام تعریف اللہ کے لیے ہے۔" اور سب سے بہتر ذکر لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں" ہے۔

حسن: جامع ترمذی: 3383، سنن ابن ماجہ: 3800، مستدرک حاکم: 1 / 503

موسیٰ بن ابراہیم بن کثیر صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن کہا ہے (الصحیحہ: 1497)

716۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: افضل علم لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں" ہے اور افضل دعا استغفار ہے اور یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ ﴾ "جان لے کہ اللہ ہی معبود حقیقی ہے اور اپنے گناہ کی بخشش طلب کر"

ضعیف: الدیلمی: ۱ / ۱ / ۱۲۸۔ عبد الرحمن بن زیاد بن انعم اور عبد الرحمن بن رافع تنوخی ضعیف ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 2842)

ترازو پر وزنی لیکن زبان پر آسان کلمے

717۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو کلمے جو زبان پر بہت ہلکے ہیں لیکن ترازو میں (آخرت میں) بہت وزنی اور رحمن کے ہاں انتہائی پسندیدہ ہیں (وہ یہ ہیں): سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ① / سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ، سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ②

"پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اللہ عظمت والا"

صحیح: صحیح بخاری: ٦٦٨٢، صحیح مسلم: ٢٦٩٤① / صحیح بخاری: 6406②

جنت کا خزانہ

718۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے یہ پڑھتے ہوئے سنا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ "برائی سے بچنے کی ہمت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی توفیق سے ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیوں نہیں (ضرور بتائیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہو: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ "برائی سے بچنے کی ہمت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی توفیق سے ہے۔"

صحیح: صحیح بخاری: ٦٣٨٤، صحیح مسلم: ٢٧٠٤

الباقیات الصالحات

719۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بچاؤ کے لیے ڈھال پکڑو، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول! کیا کوئی دشمن آگیا ہے، جس سے بچاؤ اختیار کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم جہنم سے بچاؤ کے لیے ڈھال پکڑو، تم (جہنم سے بچاؤ کے لیے) یہ کلمات کہو: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ للهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، "اللہ پاک ہے، سب تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔" بے شک یہ کلمات قیامت کے دن عذاب سے بچانے والے، پیش کردہ نیک اعمال ہیں اور یہی باقی رہنے والے نیک اعمال ہیں۔

ضعیف: مستدرک حاکم: 1/ 541، السنن الکبری للنسائی: 6/ 212،

مصنف ابن ابی شیبہ: 29729، محمد بن عجلان کی تدلیس ہے۔

720۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کثرت سے الباقیات الصالحات (باقی رہنے والے نیک عمل) کرو، پوچھا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: الملۃ، پوچھا گیا وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تکبیر، تہلیل، تسبیح، تحمید اور لَا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ (یعنی یوں کہو: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ للهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ)

ضعیف: حاکم: 1889، مسند احمد: 1171۔ دراج بن سمعان ضعیف راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (الضعیفہ: 517)

721۔ حضرت حارث مولیٰ عثمان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے عثمان رضی اللہ عنہ! باقی رہنے والے نیک اعمال کیا ہیں تو انہوں نے کہا: باقی رہنے والے نیک اعمال یہ ہیں : لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَسُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ للهِ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ پاک ہے، سب تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کی توفیق کے بغیر نہ کوئی نیکی کرنے کی طاقت ہے اور نہ گناہ سے بچنے کی قوت"

حسن: مسند احمد: 2/193۔ حارث ابو صالح مولی عثمان صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن لغیرہ کہا ہے (صحیح الترغیب: 366)

ہر جوڑ پر صدقہ

261۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب آدمی صبح کرتا ہے تو اس کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے پھر سُبْحَانَ اللهِ کہنا صدقہ ہے اور

اَلْحَمْدُ لله کہنا صدقہ ہے اور ہر بار لَا إِلَهَ إِلَّا الله کہنا صدقہ ہے اور اَللهُ أَكْبَرُ کہنا صدقہ ہے، اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب سے چاشت کی دو رکعتیں کافی ہو جاتی ہیں جن کو وہ ادا کر دیتا ہے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۷۲۰، مسند احمد: ۲۱۵۳۱، مسند ابو عوانہ: ۲۱۲۱

722۔ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پاکیزگی نصف ایمان ہے اور اَلْحَمْدُ لله میزان کو بھر دیتا ہے اور سُبْحَانَ الله اور اَلْحَمْدُ لله، جو کچھ آسمان وزمین کے درمیان ہے، اسے بھر دیتا ہے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۲۲۳، مسند ابو عوانہ: ۶۰۰، الدیلمی: ۳۹۷۶

اسلام کی اعلیٰ شاخ

723۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان کے ساٹھ یا ستر یا کچھ اوپر شاخیں ہیں، ان میں سے ادنیٰ درجہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے اور بلند ترین درجہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں" کہنا ہے اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔

صحیح: صحیح مسلم: ۳۵، سنن ابن ماجہ: ۵۷، سنن نسائی: ۵۰۰۸

عظیم کلمات

724۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے نے یہ کلمات کہے: يَارَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيمِ سُلْطَانِكَ "اے میرے رب! تیرے لئے ایسی تعریف ہے جو تیرے چہرے کے جلال اور عظیم بادشاہت کو لائق ہے۔" تو ان کلمات کو حیطہ

تحریر میں لانا دونوں فرشتوں کے لئے مشکل ہو گیا، انہیں یہ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ ان کلمات کو کیسے لکھیں؟ سو وہ آسمان کی طرف چڑھ گئے اور عرض کی: اے ہمارے رب! تیرے بندے نے کچھ کلمات کہے ہیں ہم نہیں جانتے ان کو کیسے لکھیں؟ اللہ عزوجل نے باوجود جاننے کے پوچھا کہ میرے بندے نے کیا کہا۔ ان دونوں نے عرض کیا: اے رب! اس نے یہ کلمات کہے ہیں: يَارَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلاَ لِ وَجْهِكَ وَعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ ”اے میرے رب! تیرے لئے ایسی تعریف ہے جو تیرے چہرے کے جلال اور عظیم بادشاہت کو لائق ہے۔“ تو اللہ نے ان دونوں سے ارشاد کیا: جو میرے بندے نے کہا اسے لکھ لو، یہاں تک کہ وہ مجھ سے ملے گا تو میں اس کو اس کی جزا دوں گا۔

ضعیف: سنن ابن ماجہ: ۳۸۰۱، طبرانی اوسط: ۹۲۴۹، طبرانی کبیر: ۱۳۲۹۷، شعب الایمان للبیہقی: ۴۳۸۷، صدقہ بن بشیر اور قدامہ بن ابراہیم مجہول راوی ہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے (ضعیف الترغیب: 963)

725۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی عورت کے پاس آئے، جب کہ اس کے سامنے گٹھلیاں یا سنگریزے تھے، جن پر وہ تسبیحات پڑھ رہی تھی تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: میں تجھے اس سے آسان اور افضل طریقہ کار نہ بتاؤں؟ یوں کہہ: سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ بَيْنَ ذٰلِكَ، وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَاهُوَ خَالِقٌ ”اللہ پاک ہے اپنی مخلوق کی اس تعداد کے برابر، جو اس نے آسمان میں پیدا کی، اللہ کی تسبیح ہے اس مخلوق کی تعداد میں جو اس نے زمین

میں پیدا کی، اللہ کی تسبیح اس مخلوق کی تعداد کے برابر جو اس نے اس دونوں کے درمیان پیدا کی، اللہ کی تسبیح ہے اس مخلوق کی تعداد کے برابر جو وہ پیدا کرنے والا ہے۔" اَللّٰہُ اَکْبَرُ بھی اسی طرح، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بھی اسی طرح، اَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بھی اسی طرح اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بھی اسی طرح۔

حسن: سنن ابوداود: ۱۵۰۰، جامع ترمذی: ۳۵۶۷۔

سعید بن ابی ہلال صدوق راوی ہے۔

جنت کی کھیتی

726۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں معراج کی رات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا تو انہوں نے کہا: اے محمد ﷺ! اپنی امت کو میرا سلام کہنا اور ان کو بتانا کہ جنت کی زمین زرخیز اور اس کا پانی بہت عمدہ ہے اور وہ ایک چٹیل میدان ہے اور اس کی کھیتی یہ کلمات ہیں: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ "اللہ پاک ہے، سب تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔"

ضعیف: طبرانی کبیر: ۱۰۳۶۳، طبرانی اوسط: ۴۱۷۰، طبرانی صغیر: ۵۳۹۔ جامع ترمذی: ۳۴۶۲، سیار بن حاتم اور عبد الرحمن بن اسحاق بن سعد حارثی ضعیف راوی ہیں۔ نیز اس معنی کی تمام روایات ضعیف و ناقابل اعتبار ہیں۔

تسبیح کا نبوی ﷺ طریقہ

727۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ دائیں ہاتھ کے ساتھ تسبیح شمار کیا کرتے تھے۔

ضعیف: سنن بیہقی: 2/253، ۱۸۷، سنن نسائی: ۱۳۵۶، سنن ابوداود: ۱۵۰۲، جامع

ترمذی:۳۴۱۰، مستدرک حاکم: ۲۰۰۵، صحیح ابن حبان:۸۴۳۔ سلیمان بن مہران اعمش کی تدلیس ہے۔

728۔ حضرت یسیرہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ تکبیر (اللّٰہُ اَکْبَرُ)، تقدیس (سُبْحَانَ اللہ) اور تہلیل (لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ) کا اہتمام کیا کریں اور انہیں انگلیوں پر شمار کیا کریں کیونکہ (قیامت کے دن) وہ (انگلیاں) سوال کی جائیں گی اور انہیں قوت گویائی عطا کی جائے گی۔

ضعیف: سنن ابوداود:۱۵۰۱، مستدرک حاکم:۲۰۰۷، صحیح ابن حبان:۸۴۲، جامع ترمذی:۳۵۸۳، ہانی بن عثمان اور حمیضہ بنت یاسر مجہول ہیں۔

76۔ حضرت (عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ ان تسبیحات کو اپنی انگلیوں پر شمار کرتے تھے۔

صحیح: سنن نسائی:۱۳۴۹، سنن ابوداود: ۵۰۶۵، جامع ترمذی:۳۴۱۰

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ (صحیح الترغیب:606)

اذکار المسلم

شریعت اسلامی میں عبادات اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان مناجات کا نام ہے اور بندے کا اپنے خالق سے قلبی تعلق کا اظہار ہے۔ ایک مسلمان جب اپنی غمی، خوشی اور زندگی کے دیگر معاملات میں اللہ سے رہنمائی حاصل کرتا ہے تو اس کا یہ تعلق اس کے رب سے اور بھی گہرا ہو جاتا ہے۔ عبادات کا ایک حصہ ان دعاؤں پر مشتمل ہے جو ایک مسلمان چوبیس گھنٹوں میں شارع ﷺ کی دی ہوئی رہنمائی کے مطابق بجالاتا ہے۔ اور یقیناً مومن کے لیے سب سے بہترین ذریعہ دعا ہی ہے جس کے توسل سے وہ اپنے رب کو منالیتا ہے اور اپنی دنیا و آخرت کی مشکلات سے نجات پاتا ہے۔

اپنی مشکلات اور مناجات کے حل کے لیے ہمیں دنیا میں سب سے برگزیدہ ہستیاں یعنی انبیاء کرام علیہم السلام بھی اپنے رب کے سامنے سربسجود ہوتے، گڑگڑاتے اور ہاتھوں کو بارگاہ الٰہی میں پھیلاتے نظر آتے ہیں اور جب بندہ اس کے حضور التجاؤں سے بھرپور درخواست کرتا ہے تو خالق کائنات اپنے بندے کی ان اداؤں کو دیکھتے ہوئے اسے معاف اور اس کی حاجات کو پورا کر دیتے ہیں کیوں کہ وہ اس بندے سے راضی ہو جاتا ہے اور دنیا میں اللہ کو راضی کرنا ہی مقصود شریعت ہے۔